ایجوکیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ

اسباق کی مکمل منصوبہ بندی

اسلامیات

رہنما برائے اساتذہ

آٹھویں جماعت کے لیے

ایڈریس: F-77 بلاک-B نارتھ ناظم آباد، کراچی۔ فون : 021-36624151,36626236 ای۔میل: contact@eri.edu.pk ویب سائٹ: www.eri.edu.pk

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

حرف اوّل

محترم اساتذۂ کرام،

السّلا م علیکم و رحمۃ اللّٰہ و بر کا تہ

ایجوکیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی جانب سے القرآن سیریز کی کتب کی تدریس کو مؤثر، آسان اور دلچسپ بنانے کے لئے راہ نما برائے استاد ترتیب دے دی گئی ہے۔ جس کی مدد سے اساتذہ نصاب کی تدریس جدید اسلوب کے مطابق اس طرح کرنے کے قابل ہوسکیں گے کہ القرآن سیریز میں دیئے گئے مواد کو دل نشین انداز میں کمرۂ جماعت میں لاسکیں خاص طور پر اسباق کی منصوبہ بندی کی وضاحت کے لئے علیحدہ دیئے گئے وضاحتی نکات، مشقی سوالات کے جوابات اور گروپ ڈسکشن کے ممکنہ نکات کو اس طرح ضبطِ تحریر میں لانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اساتذہ دورانِ تدریس کسی الجھاؤ کا شکار بھی نہ ہوں اور طلبہ کے ذہنوں میں آنے والے سوالات کو بھی واضح کرتے چلیں۔ ان اسباق کی تدریس کے لئے، متنوع طریقے دئے گئے ہیں تا کہ اساتذہ اور طلبہ یکسانیت سے اکتا کر جمود کا شکار نہ ہوں اور کمرہ جماعت میں جمود کے بجائے بیداری اور حرکت کا ماحول بن سکے۔ امید کی جاتی ہے کہ راہ نما درج بالا تمام نکات کے حصول کے ساتھ ساتھ طلبہ کے دلوں میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت اور اسلام کی ہمہ گیریت کو اجاگر کرنے اور زندگیوں میں اسلامی اُصولوں کی پاسداری رکھنے میں بھی مؤثر و مددگار ثابت ہوگی۔ انشااللہ

اشاعت : ۲۰۲۳

القرآن سیریز کا تعارف

اسلامیات کی روایتی نصابی کتب عموماً خشک ،مشکل زبان سے آراستہ اور بھاری اصطلاحات سے بوجھل ہیں جو طلبہ کو عملی زندگی سے کاٹ کر ایک ماورائی دنیا میں لے جاتی ہیں ۔القرآن سیریز لکھنے کا مقصد طلبہ کو دلچسپ اور آسان انداز میں دین کا علم دینا ہے تا کہ ان میں دین کی سمجھ پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ عمل کا شوق اور اسلام کی برتری کا احساس پیدا ہو۔

القرآن سیریز کی نصابی کتب میں مقاصد کے حصول کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھا گیا ہے۔

۱۔انداز تحریر: ان کتب کے اندازِ تحریر کو سہل اور دلچسپ رکھا گیا ہے تا کہ طلبہ شوق سے پڑھیں اور آسانی سے سمجھ کر عمل کے لئے آمادہ ہو سکیں۔

۲۔زبان:

ان کتب کی زبان کو مشکل، بوجھل اور نامانوس الفاظ سے اجتناب کرتے ہوئے حتی الامکان آسان، عام فہم اور طلبہ کی ذہنی سطح کے مطابق رکھا گیا ہے۔

۳۔متوازن نصاب

ان کتب کے نصاب کو متوازن رکھتے ہوئے اس میں قرآن، حدیث، فقہ، سیرتِ نبی ﷺ، تاریخِ اسلام اور عربی کو شامل کیا گیا ہے۔پہلی سے آٹھویں کی کتاب تک ان تمام سلسلوں کو تدریج کے ساتھ بڑھاتے ہوئے تفصیل اور گہرائی کا زیادہ سے زیادہ احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۴۔بنیادی نظریات:

اسلام کے بنیادی نظریات کی بے حد عام فہم اور آسان انداز میں وضاحت کی گئی ہے تا کہ نظریات کی درستگی اس کی پختگی کا بھی باعث ہو۔

۵۔حقیقی زندگی سے قریب:

کتب کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے حقیقی زندگی سے قریب تر مثالیں دی گئی ہیں تا کہ طلبہ میں ان کتب کو پڑھنے کے بعد اپنی زندگی میں مشاہدہ کرنے کے بہتر طریقہ سے فہم حاصل کرنے اور عمل کرنے کا شوق ابھر سکے۔

۶۔بنیادی ماخذ: اسلام کو روایات کے بجائے اس کے بنیادی ماخذ یعنی قرآن و حدیث سے سیکھنے کی تربیت کے لئے قرآنی آیات و احادیث شامل کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر غور و فکر کی ترغیب دی گئی ہے۔

۷۔دلچسپ مہارتی سرگرمیاں:

طلبہ کی بنیادی مہارتوں مثلاً مشاہدہ، شناخت کرنا، اخذ کرنا فہم، انطباق، تجزیہ اور غور وفکر وغیرہ کی نشو نما لے لئے دلچسپ مہارتی سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں۔

۸۔عملی ترغیب: کتب میں دئے گئے علم کو طلبہ کے سیرت و کردار کا حصہ بنانے کے لئے عملی ترغیب مؤثر اور بھرپور انداز میں دی گی ہے۔

۹۔فقہ کو حقیقی زندگی سے جوڑنے کے لئے:

فقہ کو قانونی انداز کے بجائے عام فہم زبان اور عملی انداز میں لکھا گیا ہے تا کہ طلبہ کے لئے سمجھنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہو جائے۔

۱۰۔عربی سے واقفیت

قرآنی آیات و احادیث کا عربی متن شامل کر کے انہیں حفظ اور ان کی لفظی اور رواں ترجمہ کرانے اور خوشخط لکھنے کی مشق کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۱۱۔تدریسی تجربے کا نچوڑ: ان کتب کے مواد کو بار بار کمرۂ جماعت میں آزمانے اور مکمل تدریسی مراحل سے گذارنے کے بعد تحریری شکل دی گئی ہے۔

۱۲۔آئندہ جماعتوں میں آسانی:

ان کتب کو پڑھنے کے بعد طالب علم کے لئے ثانوی تعلیمی بورڈ کا مرتب کیا ہوا نصاب پڑھنا اور پرچۂ سوالات حل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

تجاویز برائے تدریس

اس رہنما سے بہتر طور پر استفادہ کے لئے ان تجاویز و ہدایات پر عمل مفید ہوگا۔

ا۔گزارش ہے کہ کلاس میں جانے سے پہلے سبق کی تیاری Lesson Planing ضرور کرلیں تا کہ تمام نکات اور مراحل کے سامنے واضح ہوں اور بہتر نتائج حاصل کئے جاسکیں۔

۲۔یکساں طریقہ تدریس، تدریس کے عمل کو غیر مؤثر بنادیتا ہے لہٰذا کوشش کی گئی ہے کہ سبق میں طریقہ تدریس کو کچھ تبدیل کیا جائے۔

۳۔رہنما میں مذکور طریقہ ہائے تدریس کی وضاحت آسان انداز میں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اگر ان پر صرف سرسری نظر ڈال کر نہ گذرا جائے تو ان کو کوئی تدریسی کورس کئے بغیر بھی سمجھا سکتا جا ہے۔

۴۔ہر سبق کی منصوبہ بندی تین یا چار پیریڈز کے لئے کی گئی ہے۔اساتذہ اس منصوبہ بندی کو دستیاب وقت اور دونوں کے لحاظ سے کمی یا اضافہ کررہے ہیں

۵۔مشق میں دیا گیا تمام تحریری کام سبق کے اختتام پر نہ کرایا جائے بلکہ سبق کے جس حصے کی وضاحت ہو جائے مشق میں شامل اس سے متعلق سوالات اسی وقت کرالئے جائیں۔یہ طریقہ زیادہ مؤثر رہے گا۔

۶۔اس کتاب میں تحریری کام کے تحت سوالات کے جوابات دئے گئے ہیں جو صرف اساتذہ کی سہولت کے لئے ہیں۔امید ہے کہ اساتذہ طلبہ کے جوابات لکھوانے کے بجائے ان کو خود حل کرنے کا موقع دیں گے تا کہ ان کی مہارتوں کے نشوونما پانے میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔

۷۔اس کتاب میں کئی مقامات پر آیا تو احادیث سے متعلق چند سوالات دئے گئے ہیں۔اس کا مقصد طلبہ کی غور وفکر اور فہم کی صلاحیتوں کو نشوونما دینا ہے۔یہ طلبہ کو خود کرنے دیں اور اگر ان کو زیادہ وقت محسوس ہو تو ان سوالات پر کلاس میں تبادلہ خیال کرلیا جائے پھر انشاءاللہ طلبہ اس کو خود کرسکیں گے۔

۸۔ہر سبق میں قرآنی آیات واحادیث کو عربی متن کے ساتھ شامل کیا گیا ہے اور ان کو مشق میں بھی شامل رکھا گیا ہے تا کہ طلبہ میں دین کے اس بنیادی ماخذ سے سیکھنے کا رجحان پیدا ہو اور عربی زبان سے آشنائی ہو۔آیات واحادیث کلاس میں آویزاں کی جائیں۔طلبہ ان کو کاپیوں میں لکھیں،اور لفظی اور رواں ترجمہ کریں۔

۹۔طالبات کے قرآنی آیات لکھنے کے سلسلے میں تدریسی مقاصد کے لئے دی گئی نرمی کو اختیار کرتے ہوئے آیات لکھوایا جائے۔طالبات پر بھی اس بات کو واضح کردیا جائے۔

۱۰۔جو آیات واحادیث حفظ کرنے کے لئے ہیں ان کو یاد کروانے پر توجہ دی جائے۔ان کا یاد کرنا زیادہ مشکل نہیں ہے۔اس طرح طلبہ کو قرآنی احادیث یاد کرنے کی عادت ہوگی جو مسلمان کے لئے ایک قیمتی سرمایہ ہے اور آئندہ بڑی کلاسوں کے امتحان میں مددگار ثابت ہوگا۔

۱۱۔فقہ سے متعلق اسباق کے بعد چند فرضی مگر عملی زندگی سے قریب مسائل دئے گئے ہیں۔اس کتاب میں اساتذہ کی رہنمائی کے لئے ان کے جوابات دئے گئے ہیں مگر اساتذہ یہ مسائل طلبہ کو خود حل کرنے دیں تا کہ ان میں عملی انطباق کی صلاحیت پیدا ہو۔اگر طلبہ نہ کرسکیں تو کلاس میں یہ سوال زبانی پوچھے جائیں اور طلبہ سے درست جواب حاصل کرنے کے بعد سبق کے متعلقہ جملے کی طرف توجہ دلائی اور اس کی وجہ بتائی جائے۔انشاءاللہ طلبہ سبق پڑھ کر مسائل کا حل تلاش کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

۱۲۔تحقیقی کام کے تحت قرآن پاک یا دیگر کتب مواد جمع کرنے کا کام دیا گیا ہے۔اس سے طلبہ کی جستجو میں اضافہ اور تحقیق کرنے کی صلاحیت مقصود ہے۔
قرآن پاک کے سلسلے میں طلبہ کو دقّت محسوس ہو تو ان کو سورة کا نام بتادیا جائے۔دیگر تحقیقی کام کے لئے طلبہ کو اسکول لائبریری سے کتب فراہم کی جائیں۔
اگر یہ ممکن نہ ہو تو طلبہ کو کسی اور ذریعہ سے کتب حاصل کرنے یا چند طلبہ کو یہ کتب خریدنے کی ہدایت کی جائے۔اگر پوری کلاس میں پانچ چھ کتب بھی دستیاب

ہوسکیں تو طلبہ کتب کا تبادلہ کر کے کام کر لیں اور اگر ایک یا دو کتب ہی مل سکیں تو اس میں متعلقہ حصہ پڑھ کر سنا دیا جائے تا کہ سب اپنے الفاظ میں لکھ لیں۔

۱۳۔ تحقیقی کام مشقی کام سے علیحدہ ہے اس لئے تحقیقی کام سبق کی ابتدا ہی میں کرنے کے لئے دے دیا جائے اور اس کام کے لئے ایک ہفتے کا وقت دیا جائے۔

۱۴۔ ہر سبق میں گروپ ڈسکشن دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد طلبہ میں آپس میں تبادلہ خیال کر کے کسی نتیجہ پر پہنچنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔ اسی وجہ سے ان کے موضوعات غور وفکر کے حامل ہیں۔ ذیل میں گروپ ڈسکشن کا طریقہ کار دیا گیا ہے۔

☆ چار چار طلبہ کے دو گرپ بنا دئے جائیں۔

☆ ہر گروپ کو ایک نمبر یا نام دے دیں۔

☆ طلبہ کو تبادلہ خیال کر کے لکھنے کے لئے ۱۰ سے ۱۵ منٹ یا کوئی متعین وقت دیں۔

☆ اس دوران معلم صرف جائزہ لے اور اس بات پر نظر رکھے کہ گروپ کے تمام لوگوں کو کام کرنے کا یکساں موقع مل رہا ہے یا نہیں۔

☆ وقت پورا ہوتے ہی ان کو روک دیا جائے اور سب معلم کی جانب متوجہ ہو جائیں۔

☆ ہر گروپ سے ایک طالب علم کھڑا ہو کر اپنے گروپ کے نکات باری باری بتائے یا طلبہ کو کاپی پر جواب لکھنے کا وقت تقریباً ۵ سے ۱۰ منٹ کی جائیں۔

☆ اس طرح ہر گروپ کے تمام طلبہ کا جواب یکساں ہوگا۔

بار بار کے تجربے سے گروپ ڈسکشن بہت نظم وضبط کے ساتھ اور تیزی سے ہونے لگے گا اور اساتذہ وطلبہ دونوں اس کے فوائد کو محسوس کریں گے۔

۱۵۔ معلوماتی جال دراصل کسی بھی موضوع کی تمام تر تفصیلات کو ایک نظر میں واضح کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ جال کو بنانے کے لئے معلومات کو جال کی شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے جس میں موضوع کا نام نکات میں لکھ کر نکات کی شاخیں در شاخیں نکال دی جاتی ہیں۔

۱۶۔ سمعی وبصری تدریسی سرگرمیاں سیکھنے کے عمل کو آسان اور مؤثر بناتی ہیں لہٰذا ان کو حتی الامکان تدریسی عمل میں شامل رکھا جائے۔

۱۷۔ حوالہ جاتی کتب اساتذہ کے لئے سبق کی تیاری میں معاون ومددگار رہوتی ہیں لہٰذا حتی الامکان سے استفادہ کرنے کی کوشش کی جائے۔

۱۸۔ بلند خوانی اسلامیات کے مضمون کے لئے مؤثر نہیں ہے لہٰذا اس سے اجتناب کیا جائے۔

۱۹۔ یہ راہ نما حرفِ آخر نہیں لہٰذا اس پر من وعن عمل ضروری نہیں ہے۔ اس سے رہنمائی ضرور لی جائے۔ البتہ اساتذہ اگر اس سے بہتر طریقے اختیار کر سکیں تو ضرور کوشش کریں۔

حوالہ جاتی کتب

اصولِ فقہ اسلام

تاریخ فقہ

نظریہ: فقہ شریعت کو سمجھنے کا نام ہے لہذا شریعت پرعمل کے لئے چاروں فقہی مسالک میں سے کسی بھی فقہ کی پیروی کی جاسکتی ہے۔

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر طلبہ

☆ فقہ کی ترتیب کا کام کیسے ہوا؟ تحریر کرسکیں۔

☆ فقہی اختلاف کیوں پیدا ہوئے؟ وجوہات مثالوں کے ساتھ بیان کرسکیں۔

☆ فقہی اختلافات میں درست رویہ بیان کرسکیں۔

طریقہ تدریس: اس سبق کو پڑھانے کے لئے دریافتی طریقہ (Discovery Mathod) استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقہ کے تحت استاد طلباء سے اس ترتیب سے سوالات کرتا ہے کہ طلباء اپنے قوت تخیل، عقل عام اور جستجو کے ذریعے معلومات حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
پہلا دن (دورِ رسالت وصحابہ ۱۷۔۱۸) آمادگی: طلبہ سے کوئی فقہی مسئلہ دریافت کیا جائے مثلاً کل نماز پڑھتے ہوئے قعدہ اول بھول گئے تو کیا کرنا چاہیے تھا؟ س۔ اگر کبھی اس قسم کے مسئلہ کا حل معلوم کرنے کے لئے کیا کریں گے۔ (فقہ کی کتاب یا فقہ جاننے والے افراد سے) س۔ رسول اللہ کے زمانے میں جب مسلمانوں کو اس قسم کے مسئلے درپیش ہوتے ہونگے تو وہ کیا کرتے ہونگے؟ (رسولؐ سے دریافت کرتے ہونگے) طلبہ کو واقعہ نمبر ا سنائیں س۔ وصالِ رسولؐ کے بعد بھی ایسے مسئلے پیدا ہوتے تھے؟ اس دور میں ایسے مسئلے کم ہوتے ہوں گے یا زیادہ ہوتے تھے؟ س۔ مسئلے زیادہ کیوں سامنے آتے ہوں گے؟ (تینوں وجوہات کی وضاحت کیجیے) س۔ رسول اللہ کے وصال کے بعد خلفائے راشدین کے دور میں جب ایسے مسئلے ہوتے ہونگے تو کیا جاتا ہوگا؟ (صحابہ سے دریافت کیا جاتا) طلباء کے جوابات سننے کے بعد ان کو واقعہ نمبر ۲ سنائیں۔ طلباء کو ۳ منٹ کے لئے صفحہ نمبر ۱۷، ۱۸ کا خاموش مطالعہ کرنے کی ہدایت کریں تا کہ اس میں سے سوالات پوچھے جائیں۔	**واقعہ نمبر ا:** حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت حمزہ بن عمرہؓ نے نبی ﷺ سے عرض کیا ''کیا میں سفر کی حالت میں روزہ رکھوں؟ رسولؐ نے فرمایا تمہارا جی چاہے تو رکھ لو نہ جی چاہے تو نہ رکھو (متفق علیہ) ایک بار ایک بدؔو آپ کی خدمت میں آیا اور نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھا آپؐ نے اس کو مدینہ میں ٹھہرا لیا آپؐ نے ایک دن نمازیں اول وقت میں ادا کیں اور دوسرے دن تمام نمازیں آخر وقت میں ادا کیں پھر اس کو بلا کر فرمایا یہی ہیں ہماری نمازوں کے وقت ☆ وصالِ نبوی ﷺ کے بعد فقہی مسائل زیادہ پیدا ہونے کی وجوہات ا۔ اسلام افریقہ، ایران، افغانستان تک پھیل گیا تھا۔ مختلف معاشرت تمدن کے لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ ۲۔ بہت سے ایسے لوگ مسلمان ہوئے جنہوں نے کبھی مکہ مدینہ اور رسول کو نہیں دیکھا تھا۔ ۳۔ عرب کی سادہ زندگی کا خاتمہ ہوگیا۔ **واقعہ نمبر ۲:** حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے جب پوچھا جاتا تھا کہ کیا کوئی شخص دوسرے کے بدلے روزے رکھ سکتا ہے یا کوئی شخص کسی دوسرے کی جگہ نماز پڑھ سکتا ہے تو آپؐ فرماتے نہ کوئی کسی کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ کسی کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ (موطا امام مالک)

سوالات:

ا۔ رسول اللہ کے دور میں اجماع کیوں نہیں کیا گیا؟ ۲۔ فقہ کی ابتدائی ترتیب کیسے ہوئی؟

۳۔ خلفائے راشدین نے دینی تعلیم کے کیا انتظامات کئے۔ ۴۔ اس دور میں تعلیم دینے والے اہم صحابہؓ کون تھے۔ H.W س (i) (ii)

ا۔ نظریہ: ہر سبق میں کچھ اسلامی نظریات شامل کئے گئے ہیں جو ایک اسلامی ذہن کی تعمیر میں معاون ہیں استاد دورانِ تدریس ان نظریات کو پیشِ نظر رکھے۔

۲) مقاصد: اس سبق کی تدریس کے واضح مقاصد جن کے ذریعے سبق کے اختتام پر جانچا جاسکے کہ یہ مقاصد حاصل ہوئے یا نہیں اور استاد کے ذہن میں واضح طور پر متعین ہو کہ اس سبق کی تدریس کیوں کرنی ہے۔

۴) منصوبہ بندی: سبق کی منصوبہ بندی کے تحت یہ سبق کلاس میں کس طرح پیش کیا جائے گا اور کس طرح آگے بڑھایا جائے گا تا کہ مطلوبہ مقاصد حاصل ہوسکیں

حوالہ جاتی کتب:
وہ کتب جن سے اس سبق کی منصوبہ بندی میں مدد لی گئی ہے۔ استاد کے لئے بھی ان کتب کا مطالعہ اس سبق کے پڑھانے میں معاون ثابت ہوگا

۶) وضاحتی نکات
منصوبہ بندی کے ان نکات کی وضاحت جہاں استاد کی تدریس کے عمل کو مؤثر بنانے کے لئے رہنمائی اور وضاحت کی ضرورت محسوس کی گئی

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

فہرست مضامین

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	سورۃ الصّف	۸
۲۔	اُصولِ حدیث	۱۰
۳۔	تاریخِ فقہ	۱۵
۴۔	نماز	۱۹
۵۔	زکوٰۃ	۲۳
۶۔	حج	۳۰
۷۔	صبر	۳۴
۸۔	حیا	۴۱
۹۔	اجتماعیت	۴۶
۱۰۔	خلافتِ راشدہ (حصّہ اوّل)	۵۲
۱۱۔	خلافتِ راشدہ (حصّہ اوّل)	۵۷
۱۲۔	خلافتِ راشدہ (حصّہ اوّل)	۶۱
۱۳۔	خلافتِ راشدہ (حصّہ اوّل)	۶۶

حوالہ جاتی کتب دستیاب تمام تفاسیر

سورۃ الصّف

مقاصد:

☆ طلبہ کوقرآن پاک کا فہم حاصل کرنے کی ترغیب وترتیب دینا

☆ غوروفکر کی صلاحیتوں کی نشونما دینا۔

☆ طلبہ قرآن کے چند بنیادی نظریات دین حق ،غلبہ دین، جہاد، انصار اللہ کا فہم دینا

طریقہ تدریس:

سورۃ الصّف کی تدریس کے لئے تبادلہ خیال کا طریقہ تدریس استعمال کیا جائے۔اس طریقہ تدرتس کے تحت طلبہ کے گروپ بنادئے جاتے ہیں۔طلبہ اپنے اپنے گروپ میں اس پر تبادلۂ خیال کر کے ایک دوسرے سے سیکھتے ہوئے نتائج تک پہنچتے ہیں۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
پہلا دن؛ آمادگی: بذریعہ سوالات س۔صف کے کیا معنی ہیں؟(قطار) س۔سورۃ صف مدنی ہے یا مکی؟ س۔اس کا موضوع کیا ہے؟ س۔ہم سورۃ الصّف پر غور کر کے اس کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ تبادلہ خیال کے لئے چار یا پانچ طلبہ کے گروپ بنائیں (اس سے بڑے گروپ میں تبادلہ خیال مشکل ہوتا ہے) ''وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اُسے تمام ادیان پر غالب کردے خواہ یہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار ہو۔'' کتاب کے سوالات کے ساتھ یہ سوالات بھی تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔	☆ طلبہ کوگروہی تبادلۂ خیال کا طریقہ واضح طور پر بتادیا جائے(طریقہ کار تجاویز وتدبیر میں دیا گیا ہے) ☆ طلبہ کو بتایا جائے کہ ایک آیت پر تبادلۂ خیال کا وقت ۱۰ منٹ ہے اس کے بعد ہر گروپ اپنے نکات مختصراً کلاس کے سامنے بیان کرے گا۔پھر ۱۰ منٹ کے لئے دوسری آیت پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ ☆ تبادلۂ خیال کو آسان بنانے اور درست راہ پر رکھنے کے لئے کچھ سوالات دیئے گئے ہیں۔یہ سوالات اور کتاب کے سوالات تختہ سیاہ پر تحریر کر دیئے جائیں۔ طلبہ کو ہدایت کی جائے کہ سوالات کاپی میں نہ اتاریں۔ان کے جوابات تبادلۂ خیال کے بعد مختصراً نکات کی شکل میں اپنی کاپیوں پر لکھیں۔ ☆ دونوں دنوں کا طریقہ تدریس یکساں ہوگا۔

س۔ہدایت سے کیا مراد ہے؟

س۔رسول کون ہوتا ہے؟ س دین حق کا کیا مطلب ہے؟ س۔تمام دینوں پر غالب کرنے کا کیا مطلب ہے؟

س۔دین حق کیسے غالب ہوگا؟ س۔مشرک کیا چاہتے ہیں؟ س۔رسولؐ کے بعد یہ کام کس کا ہے؟(یہ کتاب کے سوالات)

تبادلہ خیال کا وقت ختم ہونے کے بعد ہر گروپ سے اس کے تحریر کردہ نکات سن لئے جائیں۔پھر دوسری آیت کا ترجمہ اور سوالات تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

''اے لوگوں جو ایمان لائے ہو میں بتاؤں تم کو وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے۔ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں مالوں اور جانوں سے یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔''

i)''سچے ایمان سے لازمی طور پر جہاد کا رویہ پیدا ہوتا ہے کیسے؟ ii) ''ایمان لا کر جہاد کرنا مسلمان ہی کے لئے بہتر ہے'' کیسے؟

تبادلۂ خیال کا وقت ختم ہونے کے بعد ہر گروپ سے اس کے تحریر کردہ نکات سن لئے جائیں۔

H.W س۵(i)

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات

دوسرا دن:

آمادگی: گزشتہ دن سورۃ الصّف کی دو آیات پر تبادلہ خیال کے بارے میں تاثرات معلوم کئے جائیں۔چند طلبہ کے تاثرات سننے کے بعد بقیہ آیات پر غوروفکر کے لئے گروہی تبادلۂ

خیال کی ابتدا کروائیں۔

''اللہ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور ابدی قیام کی جنتوں میں تمہیں بہترین گھر عطا فرمائے گا۔ یہ ہے بڑی کامیابی اور وہ دوسری چیز جو تم چاہتے ہو وہ بھی تمہیں دے گا۔ اللہ کی طرف سے مدد اور قریب ہی حاصل ہونے والی فتح۔ اے نبیؐ اہل ایمان کو اس کی بشارت دے دو۔''

کتاب کے سوالات کے ساتھ یہ اضافی سوالات تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

س۔ یہاں گناہوں کی معافی اور جنت کے حصول کا کیا طریقہ بتایا گیا ہے؟

س۔ جنت کی کونسی چار صفات بتائی گئی ہیں؟

س۔ جنت کا حصول عظیم کامیابی کیسے ہے؟ (بقیہ کتاب کے دو سوالات)

تبادلۂ خیال کا وقت ختم ہونے کے بعد ہر گروپ سے اس کے نکات لئے جائیں پھر اگلی آیت کا ترجمہ اور سوالات تختہ سیاہ پر تحریر کیجیے۔

''اے لوگوں جو ایمان لائے ہو اللہ کے مددگار بنو جیسے عیسیٰ ابنِ مریم نے حواریوں سے کہا تھا'' کون ہے اللہ کی طرف سے میرا مددگار'' اور حواریوں نے جواب دیا تھا'' ہم ہیں اللہ کے مددگار۔ اس وقت بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرے نے انکار کیا ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلے میں تائید کی اور وہی غالب ہو کر رہے''

س۔ اللہ کس کو حکم دے رہا ہے؟

س۔ کیا حکم دے رہا ہے؟

س۔ اللہ کے مددگار سے کیا مراد ہے؟

س۔ حواری کون تھے؟

س۔ حضرت عیسیٰ نے ان سے کس قسم کی مدد چاہی تھی؟

س۔ کتنے حواریوں ننے اللہ کا مددگار بننے کا اعلان کیا تھا؟

س حواریوں نے اللہ کا مددگار بن کر اپنا فرض کیسے ادا کیا؟ س۔ اللہ نے کس کی مدد کی؟

س۔ کیسے کی؟ (بقیہ کتاب کے سوالات)

تبادلہ خیال کا وقت ختم ہونے کے بعد ہر گروپ سے اس کے نکات مختصراً سن لئے جائیں

H.W س ۵ (ii)

تحریری کام کے وضاحتی نکات

اس سبق کا تمام تحریری کام طلبہ باہمی تبادلہ خیال کے ذریعہ کریں گے۔ جس سے ان میں غور و فکر اور فہم کی صلاحیتیں نشونما پائیں گی طلبہ کو آزادانہ تبادلہ خیال کرنے کا موقع دیا جائے تو انشاءاللہ بہترین نکات سامنے آئیں گے مزید کسی رہنمائی کی ضرورت نہ ہوگی۔

اُصول حدیث

حوالہ جاتی کتب	
حدیث وفقہ	نزہت رئیس
حدیث وفقہ	عبدالقیوم ناطق
بی۔اے اسلامک اسٹڈیز کی تدریسی کتب	

نظریہ: حدیث کی تحقیق بلند ترین معیار پر کی گئی لہذا ذخیرہ حدیث مستند اور قابل اعتبار ہے۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واجب الطاعت ہونا قرآنی آیات سے ثابت کر سکیں۔

☆ دیۓ گئے اصول حدیث کی وضاحت کر سکیں۔

☆ ذخیرۂ حدیث کے محفوظ قابل اعتماد ہونے کے دلائل دے سکیں۔

طریقہ تدریس: اس سبق کو پڑھانے کے لئے استقرائی طریقہ تدریس استعمال کیا جاسکتا ہے اس طریقہ کار کے تحت طلبہ کو معلوم سے نامعلوم کی طرف لے جایا جاتا ہے۔طلبہ کے مشاہدے اور علم میں موجود قریبی مثالوں کے ذریعہ ان کو نئے اُصول وحقائق سے روشناس کرایا جاتا ہے۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
پہلا دن: (حدیث کی ضرورت اُصول روایت درایت) آمادگی: ان آیات کا ترجمہ غور سے سنیں پھر ان سے متعلق سوال کیا جائیگا (دی گئی چار آیات قرآنی کا ترجمہ سنائیں) س۔ان آیات سے دین میں رسولؐ کی کیا حیثیت متعین ہوتی ہے؟ ☆ سوال تختہ سیاہ پر لکھ دیا جائے۔ ہر کوئی اپنے پاس ایک سطر میں جواب لکھ لے۔ ☆ چند طلبہ سے جواب سن لیں۔ نتیجہ: محمدؐ اللہ کے رسول اور نمائندے ہیں ان کی اطاعت فرض ہے۔لہذ احدیث کو بھی محفوظ ہونا چاہیۓ تھا۔ س۔کیا حدیث محفوظ، مستند اور قابل اعتبار ہے؟ (قرآن کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے براہِ راست ذمہ لیا مگر اپنے بندوں کے ذریعہ محفوظ کرایا۔	☆ ہر آیت کا ترجمہ دو دفعہ پڑھیں اس دوران مکمل خاموشی ہو آیات کا ترجمہ ا۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسولؐ اللہ کے آگے پیش قدمی نہ کرو۔ (الحجرات:۱) ۲۔رسولؐ جو کچھ تمہیں دیں لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ۔ (الحشر:۷) ۳۔کہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ (آل عمران:۳۱) ۴۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسولؐ کی۔ (انفال:۲۰)

س۔آپ کے پاس حدیث کے محفوظ اور قابل اعتبار ہونے کے کیا دلائل ہیں؟

طلبہ دلائل دیتے ہوئے حدیث کی تحقیق کا نکتہ بیان کریں تو بہتر ورنہ ان کے دلائل سننے کے بعد بتائیں ایک دلیل حدیث کی تحقیق کا اعلیٰ ترین معیار بھی ہے۔

مسلمانوں نے حدیث کی تحقیق اور چھان پھٹک کے لئے بہت اُصول بنائے (لفظ اصول کی وضاحت کیجیے)

☆ طلبہ کو پرنسپل کا کوئی انوکھا حکم بتائیں جسے ان کا ذہن قبول نہ کرے مثلاً کل سے یونیفارم کی پابندی یا حاضری لینے کا نظام ختم کر دیا جائے گا طلبہ ملے جلے ردِعمل کا اظہار کریں گے ان سے پوچھا جائے۔

س۔کوئی کسی اہم فرد کا اہم پیغام پہنچائے تو پیغام کو فوراً قبول کر لیتے ہیں یا اس کے درست ہونے کا اطمنان کرتے ہیں؟

س۔اطمینان کرنے کے لئے کن باتوں پر غور کرتے ہیں؟ (ا۔بتانے والا کون ہے کیسا ہے؟ ۲۔بات کیسی ہے؟)

س۔کنفیوز کیوں ہوئے؟ کیونکہ بتانے والا قابلِ اعتبار مگر بات ناقابل اعتبار تھی حدیث کو ان دو بڑے اُصولوں پر پرکھا گیا۔

☆ اُصول روایت اور اصول درایت کا تعارف کرائیں کتاب کے مواد کی روشنی میں دونوں اصولوں کی وضاحت کیجیے۔

HW س ا (i) (iii) تحقیقی اور عملی کام

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات

دوسرا دن: (اصُول غریب الحدیث ،اسماء الرجال جرح وتعدیل)

آمادگی: طلبہ سے کہیں اس شعر کا مطلب بتائیں۔

☆ طلبہ مطلب بتائیں تو ان کو بتائیں اس شعر میں چند مشکل الفاظ ہیں ہمیں جب تک ان کے درست معنوں کا علم نہیں ہوگا ہم شعر کا مطلب نہیں جان سکتے۔

☆ہر زبان کا ایک ادب ہوتا ہے۔
☆اس کے محاورے ہوتے ہیں جن کے لفظی معنی کچھ اور حقیقی معنی کچھ اور ہوتے ہیں۔ کچھ الفاظ متروک ہو جاتے ہیں جن کے درست معنی جاننا ضروری ہوتے ہیں۔
☆جب ایک شعر کو سمجھنے کے لئے اس کے الفاظ کے درست معنوں کا تعین ضروری ہے تو حدیث کو سمجھنے کے لئے اس کے الفاظ کو سمجھنا کتنا ضروری ہوگا۔ اس ضمن میں بھی محدثین نے بہت تحقیق کی یہ اصول غریب الحدیث کہلاتا ہے (تختہ سیاہ پر لکھیں)
☆اصول غریب الحدیث کی وضاحت کریں مثالوں سے سمجھائیں۔
س۔ یہ تو حدیث کے الفاظ کی تحقیق ہے کیا حدیث روایت کرنے والوں کے بارے میں بھی تحقیق کی گئی؟
☆اُصول اسماء الرجال کا تعارف کرائیں (تختہ سیاہ پر لکھیں)
س۔ آپ کے خیال میں راویوں کے بارے میں کیا کیا معلوم کیا جاتا ہوگا۔

وضاحتی نکات

دوسرا دن:
☆شعر
ایک دانش برہانی ایک دانش یزدانی
یہ دانش برہانی حیرت کی فراوانی
یزدانی: خدائی دانش: عقل برہانی دلیل کی
مثال: یہ اردو کے الفاظ ہیں جن کے دو معنی ہیں اور دونوں میں بہت فرق ہے۔
☆عرض گزارش چوڑائی
☆ فرض کام خیال
☆ اُصول غریب الحدیث: عربی میں غریب کے معنی اجنبی اور نامانوس کے ہیں

(طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات تختہ سیاہ پر لکھتے جائیں آخر میں بقیہ نکات بھی شامل کر دیں۔) کتنے راویوں کے حالاتِ زندگی تحریر کئے گئے ہونگے؟
س۔ یہ سب کچھ کیوں کیا گیا؟ س۔ کیا حدیث کے درست اور مستند ہونے کے تعین کے لئے حدیث روایت کرنے والوں کے حالات زندگی تحریر کرنا کافی تھا؟
☆ طلبہ کو بتائیں راویوں کے حالات زندگی کی تحقیق کے بعد اُن کے لئے اُصول جرح وتعدیل بنایا گیا (تختہ سیاہ پر لکھیں)
س۔ اُصول جرح وتعدیل کے تحت کیا بحث کی جاتی تھی؟ س۔ جرح وتعدیل کے لفظی معنی کیا ہیں؟
س۔ یہ جرح وتعدیل کیوں ضروری تھی؟ س۔ یہ جرح کن لوگوں نے کی؟
(حدیث روایت کرنے والے تابعین اور تبع تابعین پر) س۔ کیا یہ بے ادبی نہیں تھی؟
س۔ امام حنبلؒ نے فرمایا یہ غیبت نہیں نصیحت ہے اس کا کیا مطلب ہے؟
س۔ اس اصول سے کیا فائدہ ہوا؟
H.W س ا (v) (iv)

تیسرا دن: (اُصول ناسخ ومنسوخ، مشکلات الحدیث تطبیق الحدیث)
آمادگی: قرآنی آیت کا ترجمہ سنیں اس سے متعلق سوال کیا جائے گا
(ترجمہ پڑھ کر سنائیں)
س۔ کیا روزہ رکھنے کی قدرت ہونے کے باوجود روزہ کے بدلے فدیہ دیا جا سکتا ہے؟
☆طلبہ کو بتائیں یہ ابتدائی حکم تھا پھر حکم آیا (دوسری آیت کا ترجمہ سنائیں)
اس کے بعد پورے مہینے کے روزے رکھنا فرض ہوگیا۔
وضاحت: اسلام میں احکام تدریجاً آئے ہیں مثلاً پہلے حکم آیا شراب اور جوا گندے کام ہیں پھر حکم آیا جب تم نشے میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ اور اس کے بعد شراب کے حرام ہونے کا کھلا حکم آ گیا۔
☆جب بعد کا حکم آ گیا تو پہلے کا حکم منسوخ ہوگیا۔
☆پہلے والا حکم منسوخ اور بعد کا حکم ناسخ کہلاتا ہے۔

وضاحتی نکات

تیسرا دن:
اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے شاید کہ تم تقوی اختیار کرو۔ چند مقررہ دنوں کے روزے ہیں اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کر لے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں پھر نہ رکیں تو فدیہ دیں۔
(سورۃ البقرہ ۱۸۴)
☆اب سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اس کو لازم ہے کہ اس کے پورے روزے رکھے۔
☆اسلام کے ابتدائی دور میں جب ایمان اتنے پختہ نہیں ہوئے تھے اور قبروں پر مشرکانہ رسوم کا رواج تھا قبروں کی زیارت سے روکا گیا جب لوگوں کے ایمان بہتر ہو گئے شرک کا خطرہ نہ رہا تو عبرت کی غرض سے قبروں کی زیارت کی اجازت دے دی گئی۔

منصوبہ بندی

س۔کیا حدیث میں بھی ایسا ہوتا ہے؟(ہاں)

طلبہ کو زیارت قبور اور قربانی کے گوشت سے متعلق حدیث سنا کر اس کی وضاحت کریں۔

☆ اُصول ناسخ اور منسوخ کی وضاحت کریں۔

س۔اُصول ناسخ اور منسوخ میں کیا تحقیق کی جاتی ہے؟

س۔یہ تحقیق کیوں ضروری ہے؟

☆ طلبہ کو بتائیں ایک حدیث میں حکم ملتا ہے کہ ہر اس چیز کو کھانے کے بعد وضو کیا جائے جسے آگ پر پکایا جاتا ہو اور یہ بھی ملتا ہے کہ رسول ؐ اللہ نے کوئی آگ میں پکائی ہوئی چیز کھائی اور پھر نماز پڑھی علماء حدیث نے تحقیق کے بعد بتایا کہ پہلا حکم ابتدائی زمانے کا ہے جبکہ رسول ؐ اللہ کا یہ عمل بعد کے دور کا ہے لہذا پہلے کا حکم بعد کے حکم سے منسوخ ہو گیا۔

☆ طلبہ کو بتایا جائے کہ کچھ حدیثیں ایسی ہیں جو روایت کے لحاظ سے بہت مضبوط ہیں ان کا جھوٹ ہونا ممکن نہیں مگر ان کے مفہوم کا تعین نہ کریں تو عام افراد ان کا غلط مفہوم لے کر بھٹک سکتے ہیں اس کے لئے اُصول مشکلاتِ حدیث بنایا گیا ہے جس کے تحت مشکل باتوں کے مفہوم کا تعین کیا جاتا ہے۔

س۔اُصول مشکل الحدیث کیا ہے؟

س۔اس اُصول کے تحت کیا تحقیق کی جاتی ہے؟ س اُصول کی کیا اہمیت ہے؟

☆ طلبہ کو یہ دو حدیثیں پڑھ کر سنائیں یا لکھ کر کلاس میں آویزاں کریں۔

س۔ان دونوں حدیثوں میں کیا بات نظر آتی ہے؟(دونوں میں متضاد باتیں کہی گئیں ہیں)

س۔دونوں باتیں متضاد ہیں تو درست بات کا فیصلہ کیسے کریں گے؟

☆ ناسخ و منسوخ کے لحاظ سے تحقیق کی جائے گی روایت کے لحاظ سے تحقیق کی جائے گی کہ کس حدیث کے راوی کون ہیں کیسے ہیں۔پھر بھی فیصلہ نہ ہو تو دونوں حدیثوں کو قبول کرتے ہوئے قرآن و حدیث کے ٹھوس دلائل کے ذریعہ ان کے مفہوم میں تعارض کو دور کر کے مطابقت پیدا کی جائے گی یہ تحقیق اُصول تطبیق الحدیث کے تحت کی جاتی ہے۔

> ### وضاحتی نکات
>
> ☆ پہلی حدیث
>
> ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ رفع حاجت سے فارغ ہوئے تو کسی نے آپ ﷺ کو سلام کیا۔آپ ؐ نے سلام کا جواب نہیں دیا بلکہ فرمایا مجھے وضو کے بغیر کے بعد اللہ کی یاد پسند نہیں۔
>
> ☆ دوسری حدیث
>
> رسول ؐ اللہ نے فرمایا کہ ''میں اپنے رب کو ہر حالت میں یاد رکھتا ہوں''
>
> ☆ اس حدیث کی تطبیق کے لئے محدثین لکھتے ہیں کہ جہاں ہر وقت ذکر کا کہا گیا ہے اس سے مراد ذکر قلبی ہے اور جہاں بغیر طہارت کے ذکر نہ کرنے کی بات ہے اس سے مراد زبان سے ذکر کرنا ہے۔

☆ کتاب میں دی گئی مثال کی وضاحت کیجیے۔

H.W س ا(iii) ، س ۴

منصوبہ بندی

چوتھا دن:

آمادگی (بذریعہ سوالات)

س۔فتنہ وضع حدیث کیا تھا؟ لوگوں نے جھوٹی حدیثیں کیوں پھیلائیں تھیں؟ س۔اس صورتحال کے سدباب کے لئے کچھ کیا گیا؟

☆ تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔اُصول الموضوعۃ الحدیث ☆ لفظ موضوع کی وضاحت کریں ☆ اُصول موضوع الحدیث کی وضاحت کریں ☆ طلبہ کو بتائیں علمائے حدیث نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ حدیث بھی موضوع ہے ''علم حاصل کرو چاہے چین جانا پڑے''۔

س۔اُصول موضوعۃ الحدیث کے تحت کیا تحقیق کی جاتی ہے؟ س۔اس تحقیق سے کیا فائدہ ہوا؟

☆ طلبہ سے سوال کریں۔

س۔اُصول درایت کے تحت کس سے بحث کی جاتی ہے؟

س۔اُصول روایت کے تحت کیا تحقیق کی جاتی ہے؟

س۔اگر یہ تحقیق نہ کی جاتی تو کیا ہوتا؟

☆ طلبہ کو بتائیں روایت کے لحاظ سے حدیثوں کی درجہ بندی کی گئی ہے۔یہ کام اُصول طبقات الحدیث کے تحت کیا جاتا ہے۔تختہ سیاہ پر عنوان تحریر کیجیے۔

''اُصول طبقات الحدیث''

☆ اُصول طبقات الحدیث کی وضاحت کریں۔ ☆ایک ایک نکتہ لکھ کر اس کی وضاحت کرتے جائیں۔

چار چار طلبہ کے گروپ بنا کر مشقی کام میں گروپ ڈسکشن موضوع پر تبادلہ خیال کر کے لکھنے کا کام دیں۔☆ پانچ منٹ بعد ہر گروپ سے اس کے نکات سن لیں۔

H.W س۲۔۳

مشقی کام	مشقی کام کے وضاحتی نکات
س ا(i) اصولِ حدیث سے مراد وہ علم ہے جس کے ذریعے احادیث کے راویوں کے بارے مکمل تحقیق کی جاتی ہے نیز احادیث کے متن کی جانچ پرکھ کی جاتی ہے وراحادیث کے متن کو ٹھوس دلائل پر پرکھا جاتا ہے۔ (ii) اصول حدیث، حدیثوں کی تحقیق اور سخت ترین چھان پھٹک کے لئے بنائے گئے تاکہ حدیثوں میں کوئی ایسی بات شامل نہ ہونے پائے جو رسولؐ اللہ کے ارشاد یا عمل نہ ہو۔ (ii) علم روایت کے تحت حدیث کی سند سے بحث کی جاتی ہے اور حدیث کو رویت کرنے واے راویوں کے بارے میں تحقیق کی جاتی ہے۔ علم روایت میں حدیث کے متن پر بحث کی جاتی ہے اور اس کے الفاظ اور اس کے مفہوم کی وضاحت اور مدعا سمجھا جاتا ہے۔ (iii) علم ناسخ و منسوخ میں حدیث کے زمانے کی تحقیق کر کے یہ واضح کیا جاتا ہے کہ کونسی حدیث پہلے کی اور کونسی بعد کی ہے تاکہ اگر دونوں حدیثوں میں کوئی تعارض ہے تو تعین کیا جائے کہ کونسی حدیث ناسخ ہے اور اس کی وجہ سے دوسری حدیث منسوخ ہوگئی ہے۔ (iv) اصول جرح اور تعدیل کے تحت راویوں پر جرح کسی کے عیب ٹٹولنے کے لئے نہیں بلکہ ان کی روایت کردہ حدیث کے مستند ہونے کے تعین کے لئے کی جاتی تھی۔اس سے راوی عمدہ اوصاف کی بناء پر حدیث کے مستند ہونے کا یقین بڑھا تا یا راوی کی کمزوریوں کی وجہ سے حدیث کو قبول نہ کیا جاتا اس طرح یہ تنقید غیبت نہیں بلکہ نصیحت تھی۔ (v) احادیث میں کچھ ایسی بھی ملتی ہیں جنھیں پڑھ کر ذہن الجھ جاتا ہے اور ان کا مفہوم سمجھ نہیں آتا یا ان میں بتائی گئی یہ بات قرآن پاک اور عقل کے خلاف محسوس ہوتی ہے۔علماء نے ایسی احادیث پر تفصیلی بحث کی ہے اور ان مشکل باتوں کی وضاحت اور تشریح کی ہے اور ان کا درست مفہوم کیا ہے۔ س۲۔محدثین نے احادیث کو قبول کرنے کے لئے جن بنیادی نکات کو سامنے رکھا ہے: i. احادیث کے راویوں کے بارے میں مکمل تحقیق کی جاتی۔ii۔احادیث کے متن کی جانچ پرکھ کی جاتی،اس کے لئے اصولِ روایت اور اصولِ درایت سے کام لیا گیا۔ iii۔لاکھوں راویانِ حدیث کے حالاتِ زندگی قلم بند کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے اخلاق و کردار،عقل و فہم اور دیگر خوبیوں اور خامیوں کے بارے میں باریک بینی سے تحقیقات کیں۔ محدثین کی یہ کاوشیں دو سو سال پر محیط ہیں۔	س ا۔یادداشت اور فہم کو جانچنے والے بیانیہ طرز کے سوالات ہیں ان کے تفصیلی جوابات لکھنے کی ہدایت کریں۔ س۲۔۴: یہ دونوں سوالات معروضی نوعیت کے فرق و شناخت کرنے والے سوالات ہیں جو طلبہ کی یادداشت و فہم کو بہتر طریقے سے جانچنے میں مدد دینگے س۳: مختصر وضاحت کا سوال ہے۔ س ۵۔یہ سوال طلبہ میں حقائق سے استنباط اور دلائل دینے کی صلاحیت کو نشو و نما دے گا گروپ ڈسکشن کا مقصد ایک دوسرے سے سیکھنے اور غور و فکر کی تربیت ہے۔یہ کام نکات یا مضمون کی شکل میں کرایا جا سکتا۔ تحقیقی اور عملی کام کا مقصد طلبہ میں مطالعہ اور تحقیق و جستجو کی ترغیب ہے۔

س۳۔(i)صول الموضوعۃ الحدیث (ii) اصول غریب الحدیث (iii)اصول طبقات الحدیث (iv) اصول جرح وتعدیل

س۴۔(۱) حدیث موضوع اور حدیث ضعیف: جھوٹی اور من گھڑت حدیث کو حدیثِ موضوع کہتے ہیں جبکہ ضعیف حدیث سے مراد وہ احادیث ہیں جن کی سند میں کوئی ایک یا ایک سے زیادہ راوی عدل، حافظہ یا کسی اور پہلو سے کم تر درجے کے ہوں یا کوئی دو راویوں کی آپس میں ملاقات ہونا ثابت نہ ہو۔

(۲) اصولِ درایت: اس علم کے تحت حدیث کے متن یا نفسِ مضمون سے بحث کی جاتی ہے۔قرآن اور عقل وشعور کی روشنی میں حدیث کو جانچا جاتا ہے۔

اصولِ روایت: یہ علم حدیث کی سند سے بحث کرتا ہے۔اس کے تحت حدیث روایت کرنے والے افراد کے بارے میں تحقیق کی جاتی ہے۔

(۳) ناسخ ومنسوخ اور تطبیق الحدیث: کسی حکم کو ختم کرنے کو منسوخ کہتے ہیں اور اس کی جگہ دوسرا حکم دیا جائے اس کو ناسخ کہتے ہیں جبکہ تطبیق الحدیث میں تطبیق کے معنی مطابقت پیدا کرنے کے ہیں ایسی احادیث جن کے مفہوم بظاہر ایک دوسرے سے متضاد نظر آتے ہیں اور دونوں احادیث کا بیک وقت درست ہونا سمجھ نہیں آتا، علماء نے ایسی احادیث کے مفہوم میں قرآن وحدیث کے ٹھوس دلائل سے مطابقت واضح کی ہے۔

س۵: حدیثِ صحیح: اس کی سند میں موجود تمام راوی عادل، قابلِ اعتبار، اچھے حافظے والے اور خصوصیات کے اعتبار سے بلند درجے کے ہوں اور ان کی آپس میں ملاقات بھی ثابت ہو۔حدیثِ حسن: حدیث کے حسن ہونے کے لئے ضروری ہے کہ سند میں موجود راوی اصولِ حدیث کے مقرر کردہ معیارات کے لحاظ سے بلند ترین درجے میں تو نہ ہوں مگر بہتر درجے میں ہوں اور ان کی آپس میں ملاقات بھی ثابت ہو۔

س۶۔(i)اسماء الرجال (ii)جرح وتعدیل (iii)غریب الحدیث (iv) جرح وتعدیل (v) مختلف الحدیث

عملی کام :احادیث کا ذخیرہ بالکل محفوظ اور قابل اعتبار ہے کیونکہ

۱۔احادیث کو یاد کرنے اور بیان کرنے میں صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین نے ہمیشہ حد درجہ احتیاط سے کام لیا۔

۲۔حدیث کو لکھنے کا کام رسول اللہ ﷺ کے دور سے ہی شروع ہو گیا تھا صحابہ کرامؓ کے دور میں یہ کام مزید بڑھا بعد کے ادوار میں اسی تحریری سرمایہ پر تحقیقی کام ہوا۔

۳۔احادیث کو کتب میں جمع کرنے کا کام دو افراد یا چند سالوں نہیں بلکہ سو سال کے عرصہ میں ہزاروں افراد نے اپنی پوری پوری زندگیاں لگا کر کیا۔

۴۔احادیث کے تحقیق کا کام سخت ترین معیاروں پر ہزاروں افراد نے سالہا سال کی سخت محنت سے کیا گیا بارہ سو سال گزر جانے کے باوجود آج بھی کسی راوی یا کسی حدیث کی تحقیق کا حال جان سکتے ہیں۔

حوالہ جاتی کتب

اصولِ فقہ اسلام

تاریخ فقہ

نظریہ: فقہ شریعت کو سمجھنے کا نام ہے لہٰذا شریعت پر عمل کے لئے چاروں فقہی مسالک میں سے کسی بھی فقہ کی پیروی کی جا سکتی ہے۔

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر طلبہ

☆ فقہ کی ترتیب کا کام کیسے ہوا؟ تحریر کر سکیں۔

☆ فقہی اختلاف کیوں پیدا ہوئے؟ وجوہات مثالوں کے ساتھ بیان کر سکیں۔

☆ فقہی اختلافات میں درست رویہ بیان کر سکیں۔

طریقۂ تدریس: اس سبق کو پڑھانے کے لئے دریافتی طریقہ (Discovery Method) استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس طریقہ کے تحت استاد طلبہ سے اس ترتیب سے سوالات کرتا ہے کہ طلبہ اپنے قوت تخیل، عقل عام اور جستجو کے ذریعے معلومات حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔

منصوبہ بندی

پہلا دن (دور رسالت وصحابہ ۱۷، ۱۸)

آمادگی: طلبہ سے کوئی فقہی مسئلہ دریافت کیا جائے مثلاً کل نماز پڑھتے ہوئے تعداد اول بھول گئی تو کیا کرنا چاہئے تھا؟

س۔ اگر کبھی اس قسم کے مسئلہ ہو تو حل معلوم کرنے کے لئے کیا کریں گے۔

(فقہ کی کتاب یا فقہ جاننے والے افراد سے)

س۔ رسول ﷺ کے زمانے میں جب مسلمانوں کو اس قسم کے مسئلے درپیش ہوتے ہونگے تو وہ کیا کرتے ہونگے؟ (رسولؐ سے دریافت کرتے ہونگے)

طلبہ کو واقعہ نمبر۱ سنائیں

س۔ وصال رسولؐ کے بعد بھی ایسے مسئلے پیدا ہوتے تھے؟

اس دور میں ایسے مسئلے کم ہوتے ہوں گے یا زیادہ ہوتے تھے؟

س۔ مسئلے زیادہ کیوں سامنے آتے ہوں گے ؟ (تینوں وجوہات کی وضاحت کیجیے)

س۔ رسول اللہؐ کے وصال کے بعد خلفائے راشدین کے دور میں جب ایسے مسئلے ہوتے ہونگے تو کیا کیا جاتا ہوگا؟ (صحابہ سے دریافت کیا جاتا) طلبہ کے جوابات سننے کے بعد ان کو واقعہ نمبر۲ سنائیں۔

طلبہ کو ۳ منٹ کے لئے صفحہ نمبر ۱۷، ۱۸ کا خاموش مطالعہ کرنے کی ہدایت کریں تاکہ اس میں سے سوالات پوچھے جائیں۔

سوالات:

۱۔ رسول اللہؐ کے دور میں اجماع کیوں نہیں کیا گیا ؟

۲۔ فقہ کی ابتدائی ترتیب کیسے ہوئی؟

۳۔ خلفائے راشدین نے دینی تعلیم کے کیا انتظامات کئے ۔

۴۔ اس دور میں تعلیم دینے والے اہم صحابہؓ کون تھے ۔

H.W س(i) (ii)

وضاحتی نکات

واقعہ نمبر۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت حمزہ بن عمرہؓ نے نبی ﷺ نے عرض کیا ’’ کیا میں سفر کی حالت میں روزہ رکھوں؟ رسولؐ نے فرمایا تمہارا جی چاہے تو رکھو نہ جی چاہے تو نہ رکھو (متفق علیہ)

ایک بار ایک بدّو آپؐ کی خدمت میں آیا اور نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھا آپؐ نے اس کو مدینہ میں ٹھہرالیا آپؐ نے ایک دن نمازیں اول وقت میں ادا کیں اور دوسرے دن تمام نمازیں آخر وقت میں ادا کیں پھر اس کو بلا کر فرمایا یہی ہیں ہماری نمازوں کے اوقات۔

☆ وصالِ نبوی ﷺ کے بعد فقہی مسائل زیادہ پیدا ہونے کی وجوہات

۱۔ اسلام افریقہ، ایران، افغانستان تک پھیل گیا تھا۔ مختلف معاشرت تمدن کے لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔

۲۔ بہت سے ایسے لوگ مسلمان ہوئے جنہوں نے کبھی مکہ مدینہ اور رسول کو نہیں دیکھا تھا۔

۳۔ عرب کی سادہ زندگی کا خاتمہ ہو گیا۔

واقعہ نمبر۲: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے جب پوچھا جاتا تھا کہ کیا کوئی شخص دوسرے کے بدلے روزے رکھ سکتا ہے یا کوئی شخص کسی دوسرے کی جگہ نماز پڑھ سکتا ہے تو آپؓ فرماتے نہ کوئی کسی کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ کسی کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے۔

(موطا امام مالک)

وضاحتی نکات	منصوبہ بندی

دوسرا دن (دور تابعین صفحہ نمبر ۱۸)

آمادگی (بذریعہ سوالات)

س۔وصال نبوی ﷺ کے سو سال بعد جب زیادہ تر صحابہؓ وفات پا گئے اس وقت اسلامی دنیا کے حالات کیا تھے؟

س۔اسلامی مملکت کی سرحدیں کہاں کہاں تک پھیل چکی تھیں؟

س۔مسلمانوں کے مالی حالات رہن سہن میں کیا تبدیلی آئی ؟

س۔اسلام پر عمل کی کیا صورتحال تھی؟ س۔مسلمانوں کا عملی رجحان کیسا تھا؟

س۔تابعین کا حصول علم کے بارے میں کیا رویہ تھا؟ س۔کیا اس زمانے میں نئے نئے فقہی مسائل پیدا ہوتے ہونگے؟

دوسرا دن:

☆ طلبہ کو بتائیں چار فقہی مسالک ہیں پانچواں فقہ فقہ جعفریہ واضح تحریری شکل میں نہیں ہے اس وجہ سے اہل سنت اس کو فقہ نہیں مانتے۔

☆ خاموش مطالعہ کے لئے تین سے چار منٹ کا وقت دیں۔مطالعہ کے وقت دوسرے تمام کام روک کر خاموشی کروادیں۔وقت مکمل ہونے کے بعد کتابیں بند کرواکر سوالات کریں۔

☆ اگر کتب دستیاب نہ ہوں اور عملی کام کرانا ممکن نہ ہو تو H.W مین دیا گیا کام یا اس کا کچھ حصہ c.w میں کروالیں۔

س۔ان مسائل کے حل کے لئے مسلمان کیا کرتے ہونگے؟ س۔ان مسائل کے حل کے لئے مسلمان کیا کرتے ہونگے؟

س۔اس زمانے میں کیا کسی فقہ کی باقاعدہ ترتیب کی جانب توجہ دی؟

(امام ابوحنیفہ کے بارے میں تفصیلی معلومات دی جائیں)

س۔امام ابوحنیفہؒ کے علاوہ اور کس کس نے فقہ کی ترتیب کا کام کیا؟ س۔علماء کے ترتیب کردہ فقہ کیا کہلاتے ہیں؟ س۔ان مسالک پر عمل کرنے والے کیا کہلاتے ہیں؟

صفحہ نمبر ۱۸ کا خاموش مطالعہ کرنے کی ہدایت کریں تاکہ اس میں سوالات کئے جائیں۔خاموش مطالعہ کے بعد اس صفحے میں سے کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ دس سوالات کریں عملی کام کرائیں۔

H.W س ا (iii)، س ۳

تیسرا دن: (مسالک کے اختلافات کی حقیقت)

آمادگی: کوئی اختلافی مسائل پوچھا جائے مثلاً میں رکوع کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھاتی ہوں، میری دوست نہیں اٹھاتی کون درست ہے؟ (بحث کے بعد اس نتیجے پر پہنچا جائے کہ دونوں درست ہیں۔)

☆ ایک وقت میں دونوں درست کیسے ہیں وضاحت کیجیے؟ طلبہ کو بتائیں فقہی مسائل کے درمیان اختلاف بنیادی باتوں میں نہیں بلکہ تفصیلات میں ہے۔

س۔اب علماء کے درمیان اختلاف بنیادی باتوں میں نہیں بلکہ تفصیلات میں ہے۔

س۔سب علماء نے شریعت کو سمجھنے کی کوشش کی تو اختلاف کیسے پیدا ہوا؟ اختلاف کی کیا وجوہات ہوسکتی ہیں؟ طلبہ کو خود اندازہ کرنے کا موقع دیں۔اگر طلبہ کی جانب سے کتاب میں بیان کردہ وجوہات میں سے ایک یا ایک سے زائد وجوہات آجائیں تو ان کو تختہ سیاہ پر لکھ کر ان کی تفصیلی وضاحت کی جائے۔اس کے بعد کتاب میں دی گئی باقی وجوہات کی وضاحت کی جائے۔

طلبہ کو فقہی اختلاف کی چند مثالیں بتائی جائیں۔حاصل بحث واضح طور پر سامنے رکھیں۔

حاصل بحث: فقہ اسلام پر عمل کو آسان بنانے کے لئے نہ کہ مشکل بنانے کے لئے۔

مسالک کا اختلاف بھی آسانی کا ذریعہ ہے تمام احکام قرآن وحدیث سے ہی لئے گئے ہیں اور درست ہیں۔

H.W۔ س ا (vi) س ۴

تیسرا دن وضاحتی نکات

☆ وضاحت کے لئے تختہ سیاہ پر تحریر کریں

شریعت : اللہ کا قانون

فقہ: شریعت کو تفصیلی دلائل سے سمجھنا

شریعت ایک ہے فقہ میں اختلاف ہے

☆ فقہی اختلاف کی مثالیں

۱۔ نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد آمین آہستہ سے

۲۔ وضو میں گردن کا مسح سنت ہے یا مباح ہے

۳۔ مدینہ میں شکار جائز ہے یا نہیں۔

۴۔ ایک وقت میں دی گئی تین طلاقیں ایک ہوتی ہے یا تین

۵۔ مہر کی کم سے کم مقدار کیا ہونی چاہئے

۶۔ مچھلی کے علاوہ کون کون سے سمندر جانوری جانور حلال ہیں

۷۔ کیسے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے

۸۔ موزوں پر مسح کی مدت کتنی ہے

☆ اس بحث میں بالکل نہ الجھیں کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط۔جو جس امام کی چاہے پیروی کرے تمام امام درست ہیں۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
چوتھا دن (فقہی اختلافات کے بارے میں درست رویہ صفحہ ۲۱) آمادگی: طلبہ کو ایک واقعہ سنائیں ۔ برصغیر ہندو پاک میں انگریز حکومت کے دور میں ایک مسجد میں جھگڑا ہو گیا جس میں بہت سے لوگ زخمی بھی ہوئے جھگڑے کی وجہ نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہنا تھی کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ آمین آہستہ کہنا یعنی آمین بالسر درست ہے دوسروں کا کہنا تھا کہ آمین زور سے کہنا یعنی آمین بالسر درست ہے دوسروں کا کہنا تھا کہ آمین زور سے کہنا یعنی آمین	☆صفحہ ۲۱ کی سطریں ان کا اختلاف ذاتی خواہش اور تعصب کی بنیاد پر نہ تھا بلکہ علم کی بنیاد پر تھا اسی لئے انہوں نے اختلاف کرنے والے کو کبھی مخالف نہیں سمجھا ۔ ☆ آخری سطر تختہ سیاہ پر لکھیں ۔ تمام فقہا نے شریعت ہی کی وضاحت کی اور سارے مسلمان شریعت پر عمل کے لئے کسی بھی فقہی مسلک کی پیروی کر سکتے ہیں ۔

بالجہر درست ہے ۔ انگریز جج نے فیصلہ لکھا یہ نہ آمین بالسر ہے اور نہ آمین بالجہر ہے آمین بالشر ہے یعنی کہ شر پھیلانے والی آمین اس لئے مقدمہ خارج کیا جاتا ہے اور دونوں گروہ اپنی جماعتیں علیحدہ کر لیں ۔

س ۔ آج عام طور پر دوسرے فقہ کے بارے میں کیا رویہ ہوتا ہے؟

س ۔ تابعین کے دور میں جب با قاعدہ لکھا گیا آئمہ کی رائے میں اختلاف ہوا اس وقت اختلاف کے بارے میں ان کا کیا رویہ ہوگا؟ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد ان کو کتاب میں دی گئی امام شافعیؒ، امام حنبلؒ اور امام مالکؒ کی مثالیں تفصیل کے ساتھ بتائیں ۔

س ۔ اس رویے کی وجہ کیا تھا؟ طلبہ کے جواب سننے کے بعد نمبر ۱۹ کی آخری دو سطروں کی وضاحت کریں اور پھر سبق کی آخری سطر تختہ سیاہ پر لکھ کر اس کی وضاحت کریں ۔

س ۔ فقہی اختلاف میں درست رویہ کیا ہونا چاہیے؟ مثال (حرم میں تمام مسالک کے لوگ ایک امام کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں)

گروپ ڈسکشن: گروپ ڈسکشن کے طریقہ کار کے مطابق مشق میں دیا گیا گروپ ڈسکشن کروائیں ۔ ۱۰ منٹ کے بعد گروپوں سے ان کے نکات سن لیں ۔

H.W س۲

مشقی کام	وضاحتی کام برائے مشقی کام
۱ ۔ (i) اس زمانے میں اسلام عرب کے چند علاقوں تک تھا طرزِ زندگی بہت سادہ تھا جو مسئلہ ہوتا براہ راست رسول اللہ ؐ سے دریافت کر لیا جاتا ۔ (ii) جب طرزِ زندگی بدلنے اور اسلام کے دور دور پھیل جانے کی وجہ سے نئے نئے مسائل پیدا ہونے لگے تو عام افراد کو واضح رہنمائی کی ضرورت محسوس ہوئی لہذا فقہ کی با قاعدہ ترتیب کی ضرورت کو محسوس کیا گیا ۔	س ۱ ۔ اس سوال کا مقصد طلباء کی یاداشت اور فہم جانچنا ہے ۔ طلباء کو اتنے طویل جواب لکھنے کی ہدایت کریں کہ وضاحت ہو جائے اور کوئی ابہام نہ رہے ۔ س ۲ ۔ س سوال کا مقصد طلباء کی غور و فکر اور حقائق تک پہنچنے کی صلاحیتوں کی نشوونما ہے ۔ ان کو وہ تفصیلی یا مختصر جیسا کرنا چاہیں کریں صرف وضاحت ہو جانا شرط ہے ۔
(iii) جب علماء نے قرآن و حدیث سے شریعت کی تفصیلات کو سمجھنے کی کوشش کی تو ان میں اختلاف پیدا ہوا ۔ جس کو جو بات درست اور بہتر لگی اسی کا فتویٰ دیا اور تفصیلات کو ترتیب دیا ۔ اس طرح چار واضح فقہی مسالک وجود میں آئے ۔ (iv) سب فقہاء نے قرآن سنت سے شریعت کو سمجھا جو احکام قرآن و سنت میں بالکل واضح ہیں مثلاً بنیادی عقائد نماز، روزہ، زکوٰۃ کی فرضیت، شراب اور سود کی حرمت وغیرہ، ان میں کوئی اختلاف نہیں ہوا مگر ان احکامات کی جو تفصیلات قرآن و سنت میں واضح نہیں تھیں، ان کو سمجھنے میں اختلاف ہوا ۔	س ۳ ۔ یہ یاداشت کی جانچ والے مختصر سوالات ہیں ۔ س ۴ ۔ اس سوال کا مقصد غور و فرق کرنے کی جانچ ہے اس سے طلبہ کو علم ہوگا کہ اختلاف کسی نوعیت کے احکامات میں ہے بنیادی یا جزوی ۔ گروپ ڈسکشن : گروپ ڈسکشن آپس میں ایک دوسرے سے سیکھنے کا ذریعہ ہے ۔ طلبہ کو آزادانہ کام کرنے کا موقع دیں ۔ اگر ان کو دقت ہو تو کچھ رہنمائی کر دیں ۔

س۲ ۔

(i) ان کا خیال تھا کہ مخالف فتویٰ دینے والے عالم نے ان کے دلائل کو تو قبول نہیں کیا مگر حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کی ہے لہذا یہ ایک علمی اختلاف ہے ۔

(ii) وہ نہیں چاہتے تھے کہ زبردستی اپنی علمی تحقیق پر چلنے پر مجبور کریں۔

(iii) کیونکہ اب رسولؐ کی ذات موجود نہیں تھی جو فیصلہ فرمادیتے لہٰذا اختلافی مسائل میں تمام علماء کے اتفاق سے کوئی فیصلہ کیا جاتا ہے۔

(iv) کیونکہ تمام مسالک شریعت کی تفصیلات ہی ہیں اور سب درست ہیں۔

(v) تبع تابعین کے دور تک مسلمانوں کا اندازِ زندگی رسولؐ اللہ کے زمانے کی سادہ زندگی سے بہت مختلف ہو چکا تھا۔ علوم وفنون میں بہت ترقی ہو چکی تھی، عبادات و معاملات میں کثرت سے ایسے مسائل پیدا ہو گئے تھے اور مزید پیدا ہوتے جا رہے تھے جن سے متعلق قرآن وسنت میں کوئی حکم نہیں ملتا تھا۔ ان حالات میں علماء قرآن وسنت کی روشنی میں عوام کی رہنمائی کرتے تھے مگر عام افراد کے لئے کسی واضح مجموعہ قرآن کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ امام ابوحنیفہؒ نے اس ضرورت کو محسوس کیا اور چالیس علماء پر ایک مجلس قائم کی۔ کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو اس پر مجلس میں بحث ہوتی اور ہر عالم اپنی دلیل دیتا۔ بحث کے بعد جب کوئی فیصلہ ہو جاتا تو اس کو لکھ لیا جاتا۔

س۳۔ (i) امام ابوحنیفہؒ (ii) فقہ دینے والے چار امام (iii) امام ابوحنیفہ امام مالکؒ، امام احمف بن حنبلؒ، امام شافعیؒ

س۴۔ (i) متفق ہیں۔ (ii) اختلاف ہے (iii) متفق ہیں (iv) متفق ہیں (v) متفق ہیں

(vi) اختلاف ہے (vii) متفق ہیں (viii) متفق ہیں (ix) اختلاف ہے (x) متفق ہیں

س۵: ۱۔ دورِ رسالت: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جب قرآن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے احکامات نازل ہوتے تو ان بنیادی احکامات کی مزید وضاحت اور اس سے اخذ ہونے والے اصول وضوابط کی تفصیلات اللہ کے رسول ﷺ خود فرمادیتے۔ اگر کوئی غیر معمولی بات پیش آتی یا کوئی بات سمجھ نہ آتی تو صحابہ اکرامؓ اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیتے یا اللہ کے رسول ﷺ خود ضرورت محسوس کرتے تو وضاحت اور رہنمائی کر دیتے، اسی لئے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں فقہ کو باقاعدہ ترتیب نہیں دیا گیا۔

۲: دورِ صحابہ: حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت ابی بن کعبؓ حضرت عبالّلی بن عباسؓ

۳: دورِ تابعین: سفیان ثوریؒ، حماد بن سلمہؒ، عبدالرحمٰن اوزاعیؒ اور عبداللہ بن مبارکؒ

۴: دورِ تبع تابعین: امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام حنبلؒ

س۶: (۱) تابعین: تابعی کی جمع تابعین ہے۔ ایمان کی حالت میں صحابی رسول ﷺ سے ملاقات کرنے اور اسی ایمان کے ساتھ فوت ہونے والے کو تابعی کہتے ہیں۔

(۲) شریعت: اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے مجموعہ قوانین کو شریعت یا شریعی قوانین کہتے ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ قانون شریعت کہلاتا ہے۔

(۳) فقہی مسالک: عام افراد میں سے کسی نے ایک امام کے بتائے ہوئے احکام پر عمل کیا تو کسی نے دوسرے امام کے احکامات پر، اس طرح مختلف فقہی مسالک وجود میں آگئے۔

(۴) قیاس: قیاس کے لفظی معنی اندازہ کرنے کے ہیں۔ فقہی اصطلاح میں قیاس سے مراد دو مسئلوں میں وجہ یا جواز ایک ہونے کی صورت میں جو حکم ایک مسئلہ کا ہے وہی حکم دوسرے مسئلہ کا قرار دینا ہے۔

گروپ ڈسکشن: (نکات یہ بھی ہو سکتے ہیں)

☆ اگر فقہ کی باقاعدہ تدوین نہ ہوتی تو

(۱) دین پر مکمل عمل بہت مشکل ہوتا۔ (۲) یہ معلوم کرنا ناممکن ہوتا کہ سنت ہے کیا نفل ہے اور کیا مکروہ

(iii) جدید حالات میں پیدا ہونے والے مسائل کا حل معلوم کرنا ناممکن ہو جاتا۔

(iv) فرض اور بنیادی احکام کی تفصیلات واضح نہ ہوتیں لہٰذا ان پر بھی مکمل عمل مشکل ہو جاتا۔

(v) فقہی اختلاف کئی گنا بڑھ جاتے۔

☆ فقہی اختلاف میں موزوں رویہ کیا ہونا چاہئے؟

(۱) چاروں اماموں کا احترام ملحوظ رکھیں۔

(۲) کسی دوسرے فقہ پر عمل کرنے والوں کو اپنا دینی بھائی سمجھتے ہوئے اس کے حقوق کا خیال رکھیں۔ (۳) فقہی معاملات میں بلاوجہ بحث نہ کریں۔

(۴) دوسرے کے فقہی نظریات کو غلط نہ کہیں بلکہ صرف بتادیں کہ ہمارے فقہی نظریات یہ ہیں۔

(۵) اپنی فقہی معلومات میں اضافہ کی کوشش کریں۔

حوالہ جاتی کتب:
آسان فقہ (حصہ اول) اسلامی پبلیکیشنز
تعلیم الاسلام مفتی محمد کفایت اللہ

نماز

نظریہ: اسلام آسان دین ہے۔ اس کے احکام میں سختی نہیں ہے اس میں انسان کی حقیقی مجبوریوں کے لحاظ سے آسانیاں رکھی گئی ہیں۔

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر طلبہ:

☆ نماز فحش اور برے کاموں سے روکنے کا ذریعہ کیسے ہے، بیان کر سکیں۔

☆ اسلام احکام میں آسانیاں کیسے فراہم کرتا ہے، واضح کر سکیں۔

☆ بیماری کی حالت میں نماز، نماز قصر اور قضاء نماز کے بنیادی مسائل بتا سکیں۔

طریقہ تدریس:

اس سبق کی تدریس کے لئے تبادلہ خیال اور کوئز (ذہنی آزمائش) کا طریقہ کار استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جس کے تحت طلبہ کے مختلف گروپوں کو مختلف موضوعات پر سوالات تیار کرنے کا کام دیا جاتا ہے۔ ہر گروپ بقیہ کلاس سے اپنے تیار کردہ سوالات پوچھتا ہے اس طرح طلبہ سوالات تیار کرنے، سوالات کے جوابات کی تیاری کرنے اور کوئز کے دوران معلومات حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات

پہلا دن: (صفحہ نمبر ۲۴)

آمادگی (بذریعہ سوالات)

س۔ نماز کون پڑھتا ہے؟ س نماز کے بارے میں اللہ تعالی نے کیا فرمایا ہے؟

(طلبہ کے جوابات سننے کے بعد سورۃ العنکبوت: ۴۵ ترجمہ کے ساتھ تختہ سیاہ پر تحریر کریں)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے''

طلبہ کے ساتھ تبادلۂ خیال کریں نماز بُرے کاموں سے روکنے کا ذریعہ کیسے ہے؟

☆ آیت

ان الصلوۃ تنحیٰ عن الفحشاء و المنکر

بے شک نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

☆ طلبہ پر واضح کریں کہ نماز کو سمجھ کر نہ پڑھنے کی وجہ سے ان فوائد و اثرات سے محروم ہیں۔

طلبہ کے جوابات سننے کے بعد اُن کو ان نکات تک لائیں۔

• بار بار نماز کے لئے کھڑے ہونے سے اللہ کے معبود اور خود کے بندہ ہونے کا احساس رہتا ہے

• اللہ کے سامنے جوابدہی کا تصور بار بار ہوتا رہتا ہے۔ • شیطان کے دھوکوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے

طلبہ پر واضح کریں کہ اسی اہمیت کی وجہ سے نماز اسلام کا بنیادی رکن اور دائمی فریضہ ہے دائمی اس طرح کہ ایمان لانے یا بالغ ہونے سے مرتے دم تک ہر ایک ہر ہر دن میں بار بار فرض ہے نماز چھوڑنے کی کسی حالت میں اجازت نہیں ہے۔

س۔ کسی حال میں نماز چھوڑنے کی اجازت نہ ہونا کیا ایک مشکل کام ہے؟

طلبہ کے جوابات سننے کے بعد ان کو بتائیں۔

اسلام کا ایک اہم اُصول ہے **لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا** ترجمہ: اللہ کسی پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ وضاحت کریں اسلام انسان کو تخلیق کرنے والے رب کا دیا ہوا دین ہے اس لئے یہ فطرت کے عین مطابق ہے۔ یہ انسان کی ضروریات اور مجبوریوں کو سمجھتا اور ان کی رعایت کرتا ہے۔ مخصوص حالات میں آسانیاں دیتا ہے۔

وضاحت کے بعد سوال نمبر ۵ کرنے کی ہدایت کریں سوال و جواب (Pair) جوڑوں میں تبادلہ خیال کر کے تحریر کیا جائے۔

☆ آخر میں طلبہ کو تین گروپوں میں تقسیم کر کے ان موضوعات پر سوالات بنانے کا کام دیا جائے تا

وضاحتی نکات

تمام گروپوں کو ہدایات کی جائے کہ

☆ اپنے موضوع سے متعلق زیادہ سے زیادہ سوالات تیار کر لیں (کم از کم دس)

☆ سوالات آئندہ کلاس سے پہلے ٹیچر سے چیک کرا لئے جائیں۔

☆ سوالات واضح اور مختصر ہوں۔

☆ چند سوالات فرضی صورتحال میں ان فقہی اُصولوں کے اطلاق سے متعلق بھی بنائے جائیں۔

☆ سوالات موضوع کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوں۔

کہ آئندہ دنوں میں گروپ کوئز کروایا جائے۔

پہلا گروپ: بیمار کی نماز

دوسرا گروپ: قضا نماز

تیسرا گروپ: قصر نماز

آئندہ کلاس میں پہلے دو گروپ سوالات کریں گے۔

نوٹ: اگر کم ہو تو سوال نمبر ۵ کلاس میں کرانے کے بجائے ہوم ورک میں دیا جاسکتا ہے H.W س ا(i)

منصوبہ بندی	

دوسرا دن: **موضوع: (بیمار کی نماز + قضا نماز)**

آمادگی: کوئز کے اعلان کے ذریعے

☆ طلبہ کو طریقہ سے آگاہ کیا جائے

❁ پہلا گروپ سوالات کرے گا دوسرا تیسرا گروپ باری باری جوابات دے گا۔

❁ گروپ کا کوئی بھی ممبر جواب دے سکتا ہے۔

❁ جواب کے لئے متعین وقت دیا جائے گا اور ایک ہی جواب حتمی ہوگا۔

❁ غلط جواب کی صورت میں مخالف گروپ سے پوچھا جاسکتا ہے۔

❁ ہر درست جواب کے پانچ نمبر ہونگے

❁ تختہ سیاہ پر حاصل کردہ نمبر لکھیں جائیں۔

☆ پہلا گروپ بقیہ دونوں گروپوں سے بیمار کی نماز کے موضوع پر سوالات پوچھے۔

اس دوران استاد نگرانی و ہنمائی کرتے ہوئے تمام کاروائی کے بہتر طریقے سے ہونے کو یقینی بنائے

۱۵ منٹ کے بعد دوسرا گروپ قضا نماز سے متعلق سولات کرے پروگرام کے اختتام پر گروپوں کے مجموعی نمبر نوٹ کر لئے جائیں۔

H.W س ا(ii), (iii) س ۳

(اگر کلاس میں کوئز کی کاروائی جلد ختم ہو جائے تو ہوم ورک کا کچھ حصّہ کلاس میں بھی کرایا جاسکتا ہے)

تیسرا دن:

آمادگی: کوئز کے اعلان کے ذریعے

استاد مختصر اور واضح الفاظ میں طریقہ کار بتائے۔

☆ کوئز شروع کیا جائے تیسرا گروپ بقیہ دونوں گروپوں سے قصر نماز کے موضوع پر سوالات کرے۔

☆ کوئز کے اختتام پر تمام گروپوں کے حاصل شدہ نمبروں کے مطابق پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والے گروپ کا اعلان کیا جائے۔

☆ اس کے بعد استاد طلبہ سے بیمار کی نماز قضا نماز اور قصر نماز کے بنیادی فقہی مسائل کے بارے میں کوئی ابہام یا سوال ہو تو معلوم کرے۔

☆ طلبہ کی جانب سے آنے والے سوالات کی ترتیب وار وضاحت کردی جائے۔ H.W س ۲-۴ (اگر کلاس میں وقت ہو تو سوال نمبر ۲ کلاس میں بھی کرایا جاسکتا ہے)

مشقی کام	وضاحتی نکات
س ا(i) نماز دائمی فریضہ اس طرح ہے کہ ایمان لانے سے یا شعور آنے سے مرتے دم تک تمام زندگی میں پانچ بار نماز ادا کرنا فرض ہے۔ (ii) بیمار کے لئے نماز کی ادائیگی کے طریقے میں رعایت ہے وہ اگر کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر ادا کرسکتا ہے اور اگر بیٹھ بھی نہ سکے تو لیٹ کر نماز ادا کرسکتا ہے۔	س ا۔ ان سوالات کا مقصود یادداشت جانچنا ہے۔ یہ بیانیہ طرز کے سوالات ہیں ان کے اتنے تفصیلی جوابات تحریر کرنے کی ہدایت کریں کہ وضاحت ہو جائے اور کوئی ابہام نہ رہے۔ س ۲۔ یہ سوالات علومات کو جانچنے کے لئے ہے۔ انشاللہ طلبہ با آسانی کرلیں گے۔

(iii) نماز صرف اس صورت میں معاف ہے جبکہ کوئی شخص بے ہوش ہو جائے یا اتنا کمزور ہو جائے اور اشاروں سے بھی نماز ادا نہ کر سکے اور یہ کیفیت مسلسل پانچ نمازوں سے زیادہ وقت کے لئے رہے تو یہ نمازیں معاف ہیں۔اور ان کی قضا واجب نہیں ہے۔

(iv) قصر کے معنی ہیں مختصر کرنا اور اس سے مراد سفر کے دوران نماز کو مختصر کر کے چار رکعت کی جگہ دو رکعت ادا کرنا ہے۔

س۳۔ یہ سوال فرق وشناخت کرنے کی صلاحیت کی نشونما کے ساتھ قرآنی آیات کے الفاظ کی شناخت اور ترجمہ کرنے کی صلاحیت کی نشونما میں معاون ہوگا۔

س۴۔ اس سوال کا مقصد طلبہ میں پڑھ کر معلومات اخذ کرنے کی صلاحیت کو پروان چڑھانا ہے۔

س۵۔ اس سوال کا مقصد طلبہ کی غور وفکر اور تحقیق کی صلاحیتوں کو ابھارنا ہے۔

س۲۔(i) اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو (ii) نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ (iii) نماز کا مقصد اللہ کی یاد اور اس کا ذکر (iv)۔ا نماز کے ذریعے ہم اللہ سے قریب ہوتے ہیں۔ ۲۔نماز پڑھنے والا، اللہ کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھتا ہے۔

۳۔نماز پڑھنے سے بندگی رب کا احساس پیدا ہوتا ہے

س۳۔فقہی جوابات طلبہ سے ڈسکشن کے ذریعے حل کئے جائیں۔

س۴: ا۔مسافر: ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے والے کو مسافر کہتے ہیں۔

۲۔ مقیم: اگر کوئی شخص کسی جگہ سفر کر کے جائے اور پندرہ دن سے زیادہ ٹھرنے کا ارادہ کرے تو وہ پھر مسافر نہیں بلکہ فقہ کی رو سے مقیم کہلائے گا۔

۳۔قصر نماز: قصر کا مطلب ہے مختصر کرنا، اس سے مراد چار رکعتوں والی فرض نمازوں کو کم کر کے صرف دو رکعتیں ادا کرنا ہے۔

۴۔قضاء نماز: ہنگامی یا مجبوراً چھوٹ جانے والی نمازوں کو قضا کہتے ہیں۔

۵۔ادا نماز: کوئی فرض یا واجب نماز اپنے وقت کے اندر پڑھی جائے تو وہ ادا نماز کہلاتی ہے۔

۶۔شرعی معذور: شرعاً معذور ایسے معذور کہا جاتا ہے جس کو وضو توڑنے کے اسباب میں سے کوئی سبب مسلسل پیش آتا رہتا ہو اور ایک نماز کے مکمل وقت اس کو اتنا وقت بھی نہ ملتا ہو کہ وہ باوضو ہو کر وقتی فرض ادا کر سکے۔

س۵: صلوٰۃ القصر سے متعلق فقہی احکامات درج ذیل ہیں:

(i) ۸۴ میل یا اس سے زیادہ فاصلے کے سفر کے لئے نکلنے والا شخص مسافر ہے اور اس کو قصر نماز ادا کرنا واجب ہے۔

(ii) نمازِ قصر میں وتر نماز پوری پڑھی جاتی ہے کیوں کہ وہ واجب ہے۔

(iii) مسافر کو سنت نمازوں کے بارے میں اختیار ہے کہ چاہے پڑھے یا نہ پڑھے۔

(iv) نمازِ قصر کی ابتداء گھر سے سفر کی نیت سے نکلتے ہی ہو جاتی ہے۔

(v) اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ جائے جہاں کا وہ مستقل رہائشی ہو یا جہاں اس کے گھر والے اور خاندان والے رہتے ہوں تو وہاں وہ مسافر نہیں بلکہ مقیم ہوگا چاہے جتنے بھی دن ٹھرے اور وہ پوری نماز ادا کرے گا۔(vi) مسافر کو سنت نمازوں کے بارے میں اختیار ہے کہ چاہے پڑھے یا نہ پڑھے۔

س۶(i)

ان الصلوۃ	کانت	علی المومنین	کتابا	موقوتا
بے شک	ہے	مومنوں پر	فرض کی گئی	وقت کے ساتھ
بے شک نماز مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔				

(ii)

واقم	الصلوۃ	لذکری
قائم کرو	نماز	میری یاد کے لئے
اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔		

(iii)

والمنکر	عن الفحشاء	تنھی	ان الصلوۃ
اور برائی سے	فحش سے	روکتی ہے	بے شک نماز
بے شک نماز فحش اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔			

گروپ ڈسکشن: اس اُصول کا عبادت میں اطلاق اس طرح نظر آتا ہے۔

۱۔ جو شخص بیمار ہو کہ روزہ نہیں رکھ سکتا وہ روزہ کے بعد فدیہ دے سکتا ہے۔

۲۔ جو اتنا بوڑھا یا بیمار ہو کہ روزہ نہیں رکھ سکتا وہ روزہ کے بعد فدیہ دے سکتا ہے۔

۳۔ زکوۃ صرف اس پر فرض ہے جس کے پاس ضرورت اصلیہ کے بعد نصاب کے برابر مال ہو اس مال پر سال گزر جائے۔

۴۔ اگر کوئی صاحب نصاب ہو مگر اس مال سے زیادہ ٹھہرنے کے اخراجات نہ ہوں تو اس پر حج کرنا فرض نہیں ہے۔

۵۔ اگر کسی شخص کے پاس حج کا خرچہ تو ہو مگر جن گھر والوں کو گھر پر چھوڑ کر جائے گا حج کی مدت کے دوران ان کے اخراجات کا بندوبست نہ کر سکے تو اس پر بھی حج فرض نہیں ہے

۷۔ نابالغ بچہ پر زکوٰۃ اور حج فرض نہیں چاہے وہ مالدار ہی ہو۔

زکوٰۃ

حوالہ جاتی کتب:
آسان فقہ یوسف اصلاحی حصہ دوئم

نظریہ:

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہوسکیں کہ

- زکوٰۃ کے معنی ومفہوم کو بیان کرسکیں۔
- زکوٰۃ مال کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے واضح کریں۔
- مصافِ زکوٰۃ کی مدات کے بارے میں تفصیلات بیان کرسکیں۔

طریقہ تدریس: اس سبق کی تدریس کے لئے تبادلۂ خیال کا طریقہ کا (Discussion Method) اختیار کیا جائے جس میں متعلقہ موضوع پر طلبہ سے تبادلہ خیال کیا جاتا ہے طلبہ کی رائے لی جاتی ہے اوران کے ذہنوں میں اُٹھنے والے سوالات کے جواب میں ان کو موضوع سے متعلق معلومات فراہم کی جاتی ہے۔اس طریقہ کار کے کامیابی کے لئے تمام طلبہ کو شریک تبادلۂ خیال رہنا اور سوالات کرنے کی آزادی ہونا شرط ہے۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
پہلا دن: (زکوٰۃ کی اہمیت اور پاکیزگی کی ذریعہ نمبر ۳۱) آمادگی: ابتداء صفحے پر دی گئی سورۃ المزمل کی آیت سے جاسکتی ہے۔ ۔ترجمہ سنانے کے بعد طلبہ سے پوچھا جائے ۔اس آیت میں کون سے دو بنیادی دین کے احکامات کا ذکر ہے (نماز اور زکوٰۃ) ۔طلبہ کو بتایا جائے قرآن کی مومنین کی خصوصیات میں سے ایک خاصیت زکوٰۃ کی ادائیگی بھی بتائی گئی۔ ۔طلبہ کو سورۃ التوبہ ۳۴ کی آیت اور ترجمہ پڑھ کر سنایا جائے اس کے بعد یہ سوالات کئے جائیں۔ ۱۔صدقہ کسے کہتے ہیں؟ ۲۔مال کو پاک کرنے کا کیا مطلب ہے؟ ۴۔تزکیہ کے کیا معنی ہیں؟ ۳۔صدقہ سے کس طرح مال پاک ہوسکتا ہے؟ ۵۔زکوٰۃ کی ادائیگی سے نفس کا تزکیہ کیسے ہوتا ہے؟ ان تمام سوالات سے متعلق طلبہ سے آنے والے جوابات کے نکات تختہ سیاہ پر تحریر کرلئے جائیں اور طلبہ کو ہر نکات سے متعلق مزید وضاحت کے ساتھ تبادلۂ خیال کیا جائے۔ گروپ ڈسکشن: طلبہ کو چار چار گروپ میں مندرجہ ذیل موضوع پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے کہا جائے۔ (س۸)۔زکوٰۃ پاکیزگی کا ذریعہ کیسے ہے (کم ازکم دس نکات) گروپ ڈسکشن کے طریقہ کار کے مطابق ان نکات کو سن لیا جائے اور کاپی میں تحریر کرنے کے لئے کہا جائے۔ H.W س۱(vi)	آمادگی میں پوچھے گئے سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں۔ ۱۔صدقہ انفاق فی سبیل اللہ کو کہتے ہیں حدیث میں اس کا نام صدقہ ہے۔اس کے لغوی معنی نیکی کے ہیں اس کو ہی خیرات بھی کہتے ہیں (مزید وضاحت جماعت ششم کی کتاب کے سبق انفاق فی سبیل اللہ حصہ دوئم میں دیکھیں)۔ ۲۔زکوٰۃ کے لفظی معنٰی ہی پاکیزگی کے ہیں مال کو پاک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے مطابق حلال ذرائع سے کمایا گیا مال بھی ناپاک ہوتا ہے اگر اس پر زکوٰۃ نہ نکالی جائے صدقہ کرنے سے انسان مال کو اپنا نہیں بلکہ اللہ کا عطا کردہ انعام سمجھتا ہے اور اس کو اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر خرچ کرتا ہے۔ ۳۔تزکیہ کے معنی نفس کو برے خیالات وجذبات سے پاک کرنے کے ہیں۔ ۵۔زکوٰۃ کی ادائیگی سے نفس کا تزکیہ اس طرح ہوتا ہے کہ جب انسان اپنی کمایا ہوا مال اللہ کی راہ میں دیتا ہے تو وہ اس کو اپنی نہیں اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ مال سمجھتا ہے۔جس سے اس کے دل کی تنگی ختم ہوتی ہے۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
دوسرا دن (مصارف زکوٰۃ) آمادگی: طلبہ سے سوال کیا جائے کہ مصرف کسے کہتے ہیں؟ (خرچ کرنے کی مد) بچوں کو بتایا جائے کہ مصارف لفظ مصرف کی جمع ہے۔ ۔ مصارف زکوٰۃ کا کیا مطلب ہے؟ (وہ جگہ جہاں زکوۃ خرچ کی جا سکتی ہے۔)	ہر مصرف کے لئے کچھ مثالیں دی گئیں ہیں جو کہ طلبہ کو عام زندگی میں موجود افراد کو شناخت کرنے میں مدد دے گی کہ کون سا فرد زکوٰۃ کا مستحق ہے اور کون سا نہیں ہے۔ اس طرح طلبہ کو عملی مثالیں دے کر وضاحت کی جائے۔

۔ ہمیں کیسے معلوم ہو کہ ہم اپنی زکوٰۃ کی رقم کس کو دے سکتے ہیں اور کس کو نہیں؟ قرآن کی سورۃ توبہ کی آیت ۶۰ ترجمے کے ساتھ تختہ سیاہ پر لکھی (یا لکھی ہوئی آویزاں کی جائے) جس میں مصارف زکوٰۃ بیان کئے گئے ہیں۔

آیت کا ترجمہ سنانے کے بعد مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جائیں۔

۱۔ مصارف زکوٰۃ کتنے بیان کئے گئے ہیں؟ (آٹھ)

۲۔ کون کون سے مصارف کے نام طلبہ سے پوچھ پوچھ کر تختہ سیاہ پر لکھے جائیں۔

۳۔ ان مدات کے علاوہ زکوٰۃ کی رقم کہاں کہاں خرچ کی جا سکتی ہے؟ (کہیں نہیں)

<u>۱۔فقراء:</u> کتاب میں موجود فقراء کی تعریف کا خاموش مطالعہ کرنے کو کہا جائے مطالعہ کے بعد طلبہ سے سوال کیا جائے۔

۱۔فقراء کسے کہتے ہیں؟

۱۔فقراء کی پہچان کے لئے طلبہ کو کچھ مثالیں فراہم کی جائیں جس سے طلبہ کو معلوم ہو سکے کہ کون کون افراد فقراء میں شامل ہیں۔

مثالیں: مندرجہ ذیل میں کس فرد پر زکوٰۃ خرچ کرنا درست ہے۔ ۱۔ محلے میں سبزی والے کے بچوں کو کچھ افراد زکوٰۃ کی رقم سے تعلیمی اخراجات میں مدد کرنا چاہتے ہیں (زکوٰۃ خرچ کی جا سکتی ہے)

۲۔حسن کے ابو کے کاروبار میں مسلسل خسارہ ہو رہا ہے۔ ان کے پاس زکوٰۃ کے نصاب کے مطابق رقم موجود ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے ماموں ان کو زکوٰۃ کی رقم سے اس خسارہ سے نکلنے میں مدد کریں۔ (کتاب میں موجود فقراء کی تعریف کا خاموش مطالعہ کرنے کا کہا جائے مطالعہ کے بعد طلبہ سے سوال کیا جائے)

۱۔ محلے میں سبزی والے کے بچوں کو افراد زکوٰۃ کی رقم سے تعلیمی اخراجات میں مدد کرنا چاہتے ہیں (زکوٰۃ خرچ کی جا سکتی ہے)

۲۔حسن کے ابو کے کاروبار میں مسلسل خسارہ ہو رہا ہے۔ ان کے پاس زکوٰۃ کے نصاب کے مطابق رقم موجود ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے ماموں ان کو زکوٰۃ کی رقم سے خسارہ سے نکلنے میں مدد کریں۔ وہ فقراء میں نہیں آتے صاحب نصاب ہیں زکوٰۃ نہیں لے سکتے)

<u>۲۔مساکین:</u> ان سوالات کے بعد طلبہ کو کتاب سے مساکین کی تعریف پڑھنے کے لئے کہا جائے۔ اور مندرجہ ذیل سوالات کئے جا سکیں۔

۱۔مساکین کا کیا مطلب ہے؟ ۲۔مساکین کون سے لوگ ہوتے ہیں؟ ۳۔مساکین کی پہچان کیسے کی جا سکتی ہے؟

مندرجہ ذیل میں سے کون سے افراد مسکین ہیں اور کون سے نہیں جن پر زکوٰۃ خرچ کی جا سکتی ہے۔

۱۔رقیہ ایک بیوہ خاتون ہے وہ کپڑے سی کر اپنا گزارہ کرتی ہے جو کہ آمدنی کا واحد ذریعہ ہے۔ اتنی قلیل آمدنی میں ان کا گزارہ بہت مشکل ہے جس کی وجہ سے ان کی پڑوسن اپنی زکوٰۃ کی رقم سے ان کی مدد کرنا چاہتی ہیں۔ (مسکین کی تعریف میں شامل ہیں زکوٰۃ خرچ کر سکتے ہیں)

۲۔فاروق جو کہ پرچون کی دکان میں ملازم ہے اس کی آمدنی کم ہے لیکن اس کے پاس دس ہزار روپے جمع ہیں۔ فاروق اپنی کم آمدنی کا رونا ہر آنے والے گاہک سے روتا ہے تاکہ سب لوگ اس کی مدد کریں اس کے ان حالات کو دیکھ کر نعمان صاحب نے اپنی زکوٰۃ کی آمدنی سے اس کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا ہے (فاروق صاحب نصاب ہے اس پر زکوٰۃ خرچ نہیں کر سکتے ہیں)

<u>۳۔عامل صدقات:</u>

طلبہ کو عامل صدقات کی تعریف کتاب سے پڑھنے کے لئے کہا جائے اور مندرجہ ذیل سوالات کئے جائیں۔

۱۔عامل صدقات میں کون کون سے افراد شامل ہیں؟

۲۔ان کی تنخواہ کی ادائیگی کس رقم سے کی جا سکتی ہے؟
مندرجہ ذیل مثالیں دے کر بتایا جائے کہ یہ افراد کون کون سے ہو سکتے ہیں۔
ا۔زبیر ایک فلاحی ادارہ میں ہے جو کہ زکوٰۃ کی وصولی کا کام بہت بڑے پیمانے پر کرتا ہے کل وقتی ملازم ہے۔اس ادارے کے تمام کل وقتی ملازمین کی تنخواہیں ادارے میں جمع شدہ زکوٰۃ کی رقوم سے ادا کی جاتی ہے۔(ملازمین چونکہ کل وقتی ہیں لہذا تنخواہ کی ادائیگی زکوٰۃ سے ہو سکتی ہے)
۲۔یکم رمضان کو بینک میں موجود رقم میں سے زکوٰۃ منہا کر لی جاتی ہے کیا بینک کے ملازمین کی تنخواہیں زکوٰۃ کی رقم سے ادا کی جا سکتی ہے؟ (بینک کے ملازمین کی تنخواہ زکوٰۃ سے ادا نہیں ہوسکتی کیونکہ وہ زکوٰۃ کے امور کے ملازم نہیں بینک کے ملازم ہیں)
H.W س ا (i) (vi)
تیسرا دن:
۴۔مولفۃ القلوب: مولفۃ القلوب کی تعریف کا خاموش مطالعہ کرنے کے بعد مندرجہ ذیل سوالات دریافت کئے جائیں۔
ا۔مولفۃ القلوب کے کیا معنی ہیں؟
۲۔اس مد میں زکوٰۃ کب خرچ کی جاتی ہے؟
واقعہ:غزوہ حنین کے بعد جب سارا مال غنیمت ملا تو رسولؐ نے اس میں فتح مکہ کے بعد ایمان لانے والے نئے مسلمانوں کو بہت کچھ دیا،اس صورتحال پر انصار مدینہ تنگ دل ہوئے اور کہنے لگے کہ مکہ والے رسولؐ اللہ کے رشتہ دار اور پڑوسی ہیں اس لئے انہیں زیادہ دیا گیا۔جبکہ ہم نے زیادہ قربانیاں دیں۔رسولؐ اللہ کو ان سب باتوں کا علم ہوا تو آپؐ نے ان سب کو بلایا۔آپؐ نے پہلے تو بے حد جذباتی انداز میں ان کی قربانیوں اور خود پر کئے گئے احسانات کا اعتراف کیا پھر فرمایا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو بھیڑ بکریاں لے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے جاؤ۔وہ سب پکار اٹھے ہم راضی ہیں اور اس بات کو سمجھ گئے کہ ان نئے مسلمانوں کو زیادہ دینے کا مقصد تالیف قلب ہے۔
۵۔گردنیں چھڑانا: خاموش مطالعہ کے بعد سوالات پوچھے جائیں۔
ا۔گردنیں چھڑانے کے کیا معنی ہیں؟
۲۔موجودہ دور میں اس کا اطلاق کیسے ممکن ہے؟
مثالیں:
عائشہ چار سال سے سینٹرل جیل کے خواتین سیکشن میں قید ہے۔اس پر منشیات کی منتقلی کا الزام ہے جواب تک ثابت نہیں ہو سکا ہے اس کی ضمانت کے لئے ۵۰،۰۰۰ روپے کی رقم ہے اس کی رہائی کے لئے امی جان زکوٰۃ کی رقم استعمال کرنا چاہ رہی ہیں۔(زکوٰۃ کی رقوم استعمال ہوسکتی ہے۔کیونکہ یہ گردن چھڑانے کی مد میں شامل ہے۔)
۶۔قرض دار: خاموش مطالعہ کے بعد مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جائیں۔
ا۔قرض دار کسے کہتے ہیں؟
مثالیں
ا۔صبیحہ کے اوپر ۵۰،۰۰۰ روپے قرض ہیں وہ قرض ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتی ان کی ادائیگی کے لئے زکوٰۃ کی رقم ادا کی جا سکتی ہے۔(اس کی رقم کی ادائیگی زکوٰۃ کی رقم سے ہوسکتی ہے۔
مثالیں
ا۔جس کے پاس ۵۰،۰۰۰ روپے موجود ہے اس سے اگر وہ اپنا قرض ادا کردے تو وہ صاحب نصاب نہیں رہے گا۔اس کے قرض کی ادائیگی کے لئے زکوٰۃ کی رقم دی جا سکتی ہے؟ اس کی قرض کی ادائیگی زکوٰۃ کی رقم سے ہوسکتی ہے۔)
۷۔فی سبیل اللہ
ا۔فی سبیل اللہ کے کیا معنی ہیں؟ ۲۔کیا فی سبیل اللہ سے مراد صرف مجاہد پر خرچہ ہے؟
۳۔کون سے فلاحی کام فی سبیل اللہ میں نہیں آتے؟

مثالیں (i) ایک اشاعتی ادارہ جو کہ اسلام کی تبلیغ کے لئے کتابوں کی مفت تقسیم کرتا ہے اس میں صاحب اپنی زکوٰۃ کی رقوم دینا چاہتے ہیں (زکوٰۃ کی رقم کا استعمال درست ہے
(ii) خالہ جان نے اپنے سارے زیورات کی زکوٰۃ جہاد فنڈ میں ڈال دی (زکوٰۃ کی رقم جہاد کے لئے دے سکتے ہیں)
(iii) ایک فلاحی ادارہ ہنر سکھانے کا کام کرتا ہے کیا اس ادارے کی زکوۃ سے مدد کی جاسکتی ہے (نہیں کیونکہ وہ کسی کی مالی مدد نہیں کرتا اور نہ ہی دین کی اشاعت کا ذریعہ ہے)
۸۔ مسافر: کتاب سے موضوع پر خاموش مطالعہ کروانے کے بعد سوال پوچھا جائے کہ
ا۔ مسافر سے کسی وجہ سے ان کا یہ دورہ خاصا طویل ہو گیا سفر کے اخراجات کے لئے وہ جتنی قم لے کر نکلے تھے وہ سب ختم ہو گئی اور بینک سے ان کو رقم جب تک ملے گی اس وقت تک ان کا ٹھہرنا ممکن نہیں ان کے دوست ان کی مدد زکوٰۃ کی رقم سے کرنا چاہتے ہیں۔ (زکوٰۃ کی رقم سے مدد ہوسکتی ہے)
H.W س ا (i) (ii)، (iii) س (٦)

چوتھا دن: (وہ لوگ جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں + عشر)

آمادگی: طلبہ کو بتایا جائے کہ میرے دادا سخت بیمار ہیں ان کے آپریشن کے لئے دو لاکھ روپے کی ضرورت ہے میرے والد اور چچا اپنی اپنی زکوٰۃ کی رقم جمع کر کے ان کا آپریشن کرانا چاہتے ہیں کیا یہ درست ہے؟
☆ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد ان کو بتایا جائے کہ والد کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی اس لئے یہ غلط ہے۔
☆ وہ لوگ جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ ایک ایک نکتہ تختہ سیاہ پر لکھ کر اس کی وضاحت کرتے جائیں۔
☆ کتاب میں موجود عُشر کی تعریف پڑھوائی جائے اور مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جائیں۔
ا۔ عُشر کے لفظی معنی کیا ہیں؟ (دسواں حصہ) ۲ شریعت میں عشر کسے کہتے ہیں؟ (زمین سے حاصل ہونے والی پیداوار)
۳۔ قدرتی پانی سے سیراب ہونے والے کھیت یا باغ کا کتنا حصہ عشر نکالا جاتا ہے (دسواں حصہ)
۴۔ مصنوعی آبپاشی کے ذرائع سے سیراب کئے جانے والے کھیت کی پیداوار کا کتنا حصہ نکالا جاتا ہے (بیسواں حصہ)
۵۔ عُشر واجب ہونے کی کیا شرائط ہیں؟ (ہر فصل پر عُشر واجب ہے) ٦۔ عُشر کا نصاب کیا ہے؟ (کوئی نصاب نہیں ہے)
۷۔ عُشر کے مصارف کیا ہیں (زکوٰۃ کے مصارف عشر کے بھی مصارف ہیں) ۸۔ عشر کس شکل میں دا کیا جاتا ہے (پیداوار کی شکل میں بھی اور نقد رقم کی شکل میں بھی)
اس کے بعد طلبہ و طالبات سے س۲ کے سوالات ڈسکس کر لئے جائیں C.W سوال نمبر۲ H.W سوال نمبر۳

پانچواں دن: (زکوٰۃ کا اجتماعی نظام)

آمادگی: طلبہ سے پوچھا جائے کہ
س۔ زکوٰۃ کے علاوہ مسلمان اور کس مد میں اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں (صدقہ خیرات جسے انفاق فی سبیل اللہ بھی کہتے ہیں)
س۔ مسلمانوں میں نسل در نسل مال کی تقسیم کا کیا اُصول قرآن میں دیا گیا ہے (وراثت کا قانون)
س۔ اسلامی نظامِ معیشت میں پیسے کی کس شکل کا لین دین حرام قرار دیا ہے (سود)
☆ طلبہ کو اسلامی نظام معیشت کے چار بڑے اجزاء کے بارے میں بتایا جائے۔ (i) زکوٰۃ (ii) حرمتِ سود (iii) قانون وراثت (iv) انفاق فی سبیل اللہ

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
س۔ان چاروں اجزاء کے معاشرے پر کیا اثرات ہوتے ہیں (پیسہ ایک جگہ جمع نہیں ہوتا بلکہ معاشرے میں گردش میں رہتا ہے جس سے اس کے فوائد زیادہ لوگوں تک پہنچتے۔ ہیں لوگوں میں مال کی محبت میں کمی آتی ہے اور لوگوں کی ذہنیت میں خود غرضی تنگی کے بجائے وسعت آتی ہے۔ لہٰذا اللہ سے تعلق میں اضافہ کے ساتھ ساتھ بندوں کے آپس میں تعلقات بھی بہتر ہوتے ہیں۔ س۔زکوٰۃ کی ادائیگی کے باوجود ہمارے معاشرے میں اس کے فوائد کیوں نظر نہیں آتے۔طلبہ کے جوابات سننے کے بعد یہ نکات واضح کیئے جائیں۔ (i) حرمتِ سود اور قانونِ وراثت پر عمل نہیں ہو رہا۔ (ii) زکوٰۃ اور انفاق پر جزوی عمل ہو رہا ہے۔ (iii) اسلام کا اجتماعی نظام نہ ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ انفرادی طور پر ادا کی جاتی ہے جس سے فرض تو ادا ہو جاتا ہے مگر اس کے ثمرات نظر نہیں آتے۔ س۔بینک سے جو زکوٰۃ کٹتی ہے وہ بیت المال کے نظام کا نعم البدل کیوں نہیں ہے؟ ☆طلبہ کے جوابات سننے کے بعد واضح کیا جائے۔	☆زکوٰۃ کے معاشرے پر اثرات ۔پیسہ جمع نہیں ہوتا ۔خوشی سے رقم دی جاتی ہے۔ ۔رقابت اور دشمنی کا خاتمہ ہوتا ہے ۔محنت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ۔پیسہ گردش میں رہتا ہے۔ طلبہ کو بتایا جائے اسلام کا نظام معیشت دراصل ایک فلاحی معیشت ہے ۔جس میں عوام کی فلاح کا پہلو خاص ہوتا ہے اس نظام میں پیسہ جمع ہو نے کے بجائے گردش کرتا ہے جس سے معیشت مضبوط اور متوازن ہو تی ہے۔ دوسرے تمام نظام پیسہ کو جمع کرنے کی ترغیب دیتے ہیں لیکن اسلامی نظام معیشت کے تمام اجزاء پیسہ کو حق دار کے پاس پہنچاتے ہیں۔جس سے معاشرے میں سکون اور امن کی فضا قائم ہوتی ہے۔

•عوام کی اکثریت کو حکومت کے اس نظام پر اعتماد و بھروسہ نہیں ہے اس وجہ سے وہ اپنی رقم کٹوتی پہلے نکلوا لیتے ہیں۔ •بینک کے ذریعے جمع کی گئی زکوٰۃ تمام ملک میں ادا کی گئی زکوٰۃ کا 20% بھی نہیں ہوتی۔

•زکوٰۃ کی شدہ رقم کی تقسیم کے طریقہ کار میں بہت خامیاں اور کمزوریاں ہیں۔ •زکوٰۃ کی شدہ رقم کی تقسیم میں بڑی بڑی ناانصافیاں اور بددیانتیاں سامنے آئی ہیں۔

•اس کے بعد سوال نمبر ۴ پر تبادلہ خیال کر لیا جائے۔ H.W س ا (v . iv) س(4)

مشقی کام	وضاحتی نکات
(i) زکوٰۃ فقراء، مساکین، عاملینِ زکوٰۃ، گردنیں چھڑانے، قرض دارر، فی سبیل اللہ، مسافر اور تالیف قلب کے لئے خرچ کی جاسکتی ہے۔ (ii) آج کل مصارف زکوٰۃ کی ان مدات پر عمل نہیں ہو رہا۔ ا۔گردنیں چھڑانا: کیوں کہ اب غلامی کا رواج نہیں رہا ۲۔عامل زکوٰۃ: اسلامی نظام اور بیت المال نہ ہونے کی وجہ سے اس پر بھی عمل نہیں ہو رہا۔ (iii) زکوٰۃ چھ قسم کے افراد کو دینا جائز نہیں۔ ا۔ماں باپ ۲۔اولاد ۳۔شوہر کا بیوی کو اور بیوی کا شوہر کو ۴۔صاحبِ نصاب مالدار شخص ۵۔غیر مسلم ۶۔اولاد بنی ہاشم یعنی سید (iv) عُشر سے مراد زمین سے حاصل ہونے والی پیداوار کی زکوٰۃ ہے اور اس کی ادائیگی زمین اور پیداوار کے مالک پر فرض ہے۔	س ا۔یہ طلبہ کے فہم اور یادداشت کو جانچنے والے بیانیہ طرز کے سوالات ہیں۔ان کے اتنے تفصیلی جوابات لکھنے کی ہدایت کریں کہ وضاحت ہو جائے اور کوئی ابہام نہ رہے۔ س۲۔قرآنی آیت کی اس تفہیم کا مقصد غور و فکر کی ترغیب ہے ان سوالات کے مختصر جواب تحریر کیئے جائیں گے۔ س۳۔اس کا مقصد زکوٰۃ سے متعلق چند فقہی اصطلاحات کا فہم جانچنا ہے۔ س۴۔اس سوال کا مقصد طلبہ میں تجزیہ کی صلاحیت کو نشو نما دینا ہے۔وجوہات مختصراً لکھنے کی ہدایت کیں۔ س ۵۔قرآنی آیات کی قربت و علم بڑھانے والا یہ سوال طلبہ انشاء اللہ بآسانی کر لیں گے س ۶۔یہ خالی جگہیں یادداشت کو جانچنے والی ہیں۔ س ۷۔فرضی صورتحال کے یہ سوالات طلبہ میں علم کے عملی انطباق کی صلاحیت کو بڑھانے میں معاون ہونگے۔طلبہ کو اپنے جواب کی وجہ واضح طور پر لکھنے کی ہدایت کریں۔ س ۸ گروپ ڈسکشن کا مقصد طلباء میں تبادلہ خیال کے ذریعہ تجزیہ و فہم کی صلاحیت کو بڑھانا ہے۔طلبہ کو آزادانہ کام کرنے کا موقع دیں۔ان کے تحریر کردہ یکساں نہیں ہونگے۔ ان امیں بڑا تنوع ہوگا۔یہی بات ان کے ذہنوں کو وسعت دے گی۔تحقیقی کام کا مقصد طلبہ میں تحقیق و جستجو کی صلاحیت پروان چڑھانا ہے۔

(v) اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری دی ہے۔ قرآن پاک کی سورۃ التوبہ، آیت نمبر ۳۴ ''جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انھیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں خوشخبری دے دو دردناک عذاب کی۔

(vi) زکوٰۃ ادا کرنے والا شخص مال کی محبت سے پاک ہو جاتا ہے اس میں لالچ ہوس اور کنجوسی جیسی برائیاں ختم ہو جاتی ہیں اس میں اللہ کی رضا کے حصول کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس میں غریبوں سے محبت ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

س۲۔ (i) اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی راہ میں وہ پاک چیزیں خرچ کرو جو تم کماتے ہو اور جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا۔

(ii) یہاں اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے مخاطب ہے۔

(iii) یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔

(iv) 'جو زمین سے نکالا' سے مراد زمینی پیداوار اور اناج، پھلوں، سبزیوں کی فصلیں ہیں۔

(v) اس آیت سے عُشر کا فقہی حکم ثابت ہوتا ہے۔

س۳ (i)

۱) فقیر غنی کے مقابلے میں بولا جاتا ہے اور اس سے مراد وہ ایسا شخص ہے جو کہ اپنی بنیادی ضرورتیں تو پوری کر لے لیکن دیگر وسائل پورے نہ کر سکے۔ یتیم، بیوہ، اپاہج اور محتاج جو صاحبِ نصاب نہ ہوں۔ اسی مد میں شمار ہوتے ہیں۔

۲) **عامل صدقات:** زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے اسلامی بیت المال کی طرف سے جو شخص مقرر ہوتا ہے اس کی تنخواہ بھی زکوٰۃ کے مال میں سے دی جائے گی چاہے وہ غنی ہی ہو۔

۳) **فی سبیل اللہ:** اس سے مراد راہِ خدا میں جہاد ہے یعنی خدا کی راہ میں، مجاہدین بھی نظامِ کفر کو مٹا کر دینِ حق کو غالب کرنے میں مصروف ہو یا دین کا علم حاصل کرنے والے طلبہ ہوں۔

۴) **مسکین:** اس سے مراد وہ خوددار تنگ دست لوگ ہیں جو انتہائی مفلوک الحال ہوں جن کے پاس دوسرے وقت کا کھانا بھی نہ ہو جو بلکل ہی خالی ہاتھ ہوں، لیکن چل پھر کر سوال نہ کرتے ہوں۔

۵۔ **مولفۃ القلوب:** اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی تالیف قلب مطلوب ہو۔ اسلام اور اسلامی مملکت کے مفاد میں ان کو ہموار رکھنا اور مخالفت کے جوش کو ٹھنڈا رکھنا پیش نظر ہو اور وہ مسلمان جو نو مسلم ہو ان کی مالی مدد مطلوب ہو۔

۶۔ **مصارف زکوٰۃ :** مصارف مصرف سے نکلا ہے جس کے معنی صرف کرنے کے ہیں۔ مصارفِ زکوٰۃ سے مراد وہ افراد ہیں جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے قرآن میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ''صدقات تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہیں اور ان لوگوں کے لئے ہیں جو صدقات کے کام پر مامور ہوں اور ان کے لئے ہیں جن کی تالیف قلب مطلوب ہو، گردنوں کے چھڑانے اور قرض داروں کی مدد کرنے کے لئے ہیں اور خدا کی راہ میں اور مسافر نوازی میں صرف کرنے کے لئے ہیں ایک فریضہ خدا کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا و بینا ہے''۔ (سورۃ التوبہ آیت نمبر ۶۰)

س۴۔ (i) کیونکہ ان افراد کی کفالت کی ذمہ داری ہی ان کی ہے۔

(ii) کیونکہ بیت المال کی ملازمت اس کا ذریعہ معاش ہے وہ حقیقتاً زکوٰۃ نہیں بلکہ خدمت کا معاوضہ حاصل کر رہا ہے۔

(iii) زکوٰۃ کا نظام مسلمانوں کو مضبوط کرنے کے لئے ہے۔

(iv) کیونکہ دیارِ غیر میں وہ ضرور تمند ہوتا ہے اور اپنی دولت کو وہاں استعمال نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس طرح وہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ رشتہ داروں کی خبر گیری بھی کی جاتی ہے۔ اور یہ نیکیاں ہو جاتی ہیں۔ (v) حاجت مند رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا، معاشرتی اور خاندانی استحکام میں مدد دیتا ہے اور معاشرے میں بگاڑ کی فضا کا خاتمہ کرتا ہے۔

س ۵۔ (i) صدقات۔ والعملین۔ فی الرقاب۔ وابن سبیل علیم

یہ صدقات تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہیں اور ان کے لئے جو صدقات کے کام پر مامور ہیں اور ان کے لئے جن کی تالیف قلب ہو اور گردنوں کو چھڑانے اور قرض داروں کی مدد کے لئے اور اللہ کی راہ میں مسافروں پر صرف کرنے کے لئے ہیں۔ یہ ایک فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جانے والا اور حکمت والا ہے۔

(ii) انفقو۔ اخرجنا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو اس پاک مال میں سے جو تم نے کمایا اور اس میں سے جو کچھ ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا۔

(iii) خُذۡ۔ صَدَقَةً۔ اے نبی ﷺ آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے کر انھیں پاک کیجئے اس سے ان کا تزکیہ کیجئے۔

س۶۔(i) آٹھ (ii) بیت المال (iii) بنی ہاشم (iv) دسواں (v) عشر (vi) پیداوار

(vii) فرض (viii) والدین (ix) پاک (x) دلجوئی

س۷۔(i) دے سکتے ہیں کیونکہ یہ فی سبیل اللہ کی مد کے تحت جائز ہے۔ (ii) نہیں دے سکتے کیوں کہ غیر مسلموں کی زکوٰۃ سے مدد نہیں کی جا سکتی۔

(iii) دے سکتے ہیں کیوں کہ وہ مستحق ہیں اور رشتہ دار ہونے کی وجہ ست دوہرا اجر ملے گا۔

(iv) نہیں کرانا چاہئے کیونکہ دادا کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی زکوٰۃ کے علاوہ مدد کرنا چاہئے

(v) بالکل جائز ہے ایسا کر سکتے ہیں وہ مستحق ہے۔

(vi) نہیں دے سکتے کیونکہ زکوٰۃ کی رقم سے مسجد کی تعمیر نہیں کی جا سکتی

(vii) نہیں کرنا چاہئے کیونکہ زکوٰۃ کی کسی مد کے تحت نہیں آتا۔

(viii) نہیں کرنا چاہئے کیونکہ زکوٰۃ کی کسی مد کے تحت نہیں آتا

(ix) جائز ہے کر سکتی ہے اگر وہ صاحب نصاب نہ ہو تو۔ (x) جائز ہے کر سکتے ہیں کیونکہ فی سبیل اللہ کی مد میں آتا ہے۔

س۸۔گروپ ڈسکشن

☆ گروپ ڈسکشن کے ممکنہ نکات یہ ہو سکتے ہیں۔

۱۔زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال پاک ہوتا ہے۔ ۲۔انسان کو اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ۳ معاشرے میں آپس مین ہمدردی اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ ملتا ہے

۴۔کمزوروں کی بنیادی ضروریات پوری ہونے سے جرائم میں کمی ہوتی ہے۔ ۵۔انسان میں مال کی محبت کم ہو جاتی ہے ۶۔حقوق العباد کا احساس اور فکر پیدا ہوتی ہے۔ ۷۔مال کے بارے میں اپنا ہونے کے بجائے اللہ کا احساس ہوتا ہے۔ ۸۔معاشرہ مال کی نمائش اور اسراف سے پیدا ہونے والے مسائل سے پاک ہو جاتا ہے۔

۹۔امیر اور غریب کا فرق کم ہو جاتا ہے۔ ۱۰۔غریب کی قوت خرید بڑھنے سے معیشت مضبوط ہوتی ہے۔

حج

حوالہ جاتی کتب

ا۔آسان فقہ(دوم)	محمد یوسف اصلاحی
۲۔رہنمائے حج	ادارہ حج واوقاف پاکستان

نظریہ :اسلامی عبادات بہت پُرحکمت اور بے شمار فوائد کے حصول کا ذریعہ ہیں

مقاصد:اس سبق کے اختتام پرطلباء اس قابل ہوجائیں کہ

☆حج کے انفرادی اوراجتماعی اثرات کا تجزیہ کرسکیں۔

☆فرائض حج کے بارے میں وضاحت کرسکیں۔

☆واجبات ِ حج بیان کرسکیں۔

طریقہ تدریس:اس سبق کو پڑھانے کے لئے منصوبہ طریقہ تدریس(Project Method)اختیار کیا جاسکتا ہے۔اس طریقہ تدریس کے تحت طلبہ کو واضح اہداف کے ساتھ کوئی عملی منصوبہ تفویض کیا جاتا ہے۔طلبہ واضح کئے گئے خطوط اور طریقہ کار کے تحت منصوبہ کو عملی شکل دے کر اس کی پیشکش(Presentation) کرتے ہیں۔منصوبہ تفویض کرنے سے پیشکش کرنے تک کے تمام مراحل میں طلبہ صلاحیتوں کی تربیت کے ساتھ ساتھ معلومات حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
پہلا دن (سروے کا اعلان۔منصوبہ پر کام) آمادگی: کتاب میں صفحہ نمبر ۲۹ پر سورۂ حج کی آیت پڑھ کر سنائیں۔ س۔اس آیت میں کس چیز کے اذن عام دینے کا حکم ہے؟(حج) س۔کس قسم کے فائدوں کے مشاہدے کا تذکرہ ہے؟ ☆اخروی فائدے کا مشاہدہ ممکن نہیں اس لئے یہاں دینی و دنیاوی انفرادی اجتماعی فائدوں کا ذکر ہے۔ ☆طلبہ سے کہا جائے کہ ان فوائد کا اندازہ کرنے کے لئے کتاب کی مشق میں دیا گیا سروے کریں گے۔ اس مقصد کے لئے چار چار طلبہ کے گروپ بنائے جائیں۔ •ہر گروپ چار چار حاجیوں سے انٹرویو کرے گا اس طرح ہر طالب علم ایک حاجی کا انٹرویو کرے گا۔	☆سروے رپورٹ تحریر کرنے کا طریقہ کار •سرورق پر گروپ کا نام اور گروپ ممبرز کے نام تحریر کریں •پہلے صفحہ پر انٹرویو کئے جانے والے حاجیوں کا تعارف(نام عمر حج کا سال وغیرہ) تحریر کریں • سوالوں کی ترتیب کے لحاظ سے حاجیوں کے جوابات تحریر کریں یعنی کہ پہلا سوال اور اس کے حاصل شدہ جوابات پھر دوسرا سوال اور اس کے حاصل شدہ جوابات نوٹ:پروگرام کی نوعیت اور ذمہ داریوں کی تقسیم کو طلبہ پر چھوڑا جاسکتا ہے اگر وہ منظم طریقے سے کام کرسکتے ہوں۔پروگرام کی نوعیت۔گفتگو۔ڈرامہ (Role play) تصاویر یا دستاویزی(تصاویر یا چارٹس کے ذریعہ) ہوسکتی ہے۔

•انٹرویو تحریری شکل میں جمع کرنے کے بعد ایک ممبران کو پورٹ کی شکل میں یکجا کرکے لکھے گا۔

•یہ سروے سبق شروع ہونے کے بعد تیسری کلاس تک ٹیچر کے پاس جمع کروادی جائے۔

اس کے بعد عملی منصوبہ کا اعلان کیا جائے۔

منصوبہ:

چھ گروپ بنائے جائیں ہر گروپ کو گفتگو کا ایک ٹی وی پروگرام تیار کرنا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے موضوع سے متعلق معلومات ناظرین تک پہنچائے گا۔

طریقہ کار:طلبہ کو ان کے کردار بتادئے جائیں۔کردار یا ذمہ داریاں یہ ہوسکتی ہیں۔

(i)ڈائریکٹر (ii) اسکرپٹ رائیٹر (iii) میزبان (iv) مہمان افراد (دو یا دو سے زائد)

موضوعات:گروپ(۱)حج کے انفرادی اثرات (۲)حج کے اجتماعی فوائد (۳)احرام (۴) وقوف عرفات (۵)طواف ِزیارت (۶)حج کے واجبات

☆نمبرز ہر گروپ کو مجموعی کارکردگی پر نمبرز دئے جائیں گے۔ہر گروپ کے حاصل کردہ نمبرز ہر گروپ ممبرز کے انفرادی نمبرز ہونگے۔

☆بتادیا جائے کہ آئندہ کلاس میں پہلے تین گروپ اور اس کے بعد کی کلاس میں بقیہ تین گروپ اپنی پیشکش دینگے۔

☆ بقیہ وقت طلبہ کو اپنے اپنے گروپ میں آزادانہ کام کرنے کا موقع دیا جائے۔

<table>
<tr><th>وضاحتی نکات</th><th>منصوبہ بندی</th></tr>
<tr><td>دوسرا دن:
☆ گروپوں کی پیشکش کے دوران استاد ان کی کارکردگی کا مشاہدہ کر کے نمبر دے۔
نمبروں کی تقسیم اس طرح ہو سکتی ہے۔
اسکرپٹ ۲ معیار ۲ مواد ۲
پرفورمنس ۲ کل نمبرز ۱۰
نوٹ: اگر وقت کو کم محسوس کرے تو پیشکش تین دن میں بھی کرائی جا سکتی ہے پھر اسی لحاظ سے H.W میں تبدیلی کی جائے۔</td><td>دوسرا دن:
آمادگی: گروپ پیشکش کے اعلان کے ذریعہ
☆ ابتدا میں استاد طریقہ کار مختصر واضح الفاظ میں بتائے۔
• ہر گروپ کو دس منٹ دیئے جائیں گے۔
• اضافی وقت نہیں دیا جائے گا۔
• گروپ کی پیش کش کے دوران بقیہ کلاس خاموشی سے سنے کوئی مداخلت نہیں کرے گا
• اس دوران بقیہ طلبہ اہم نکات نوٹ کریں۔</td></tr>
</table>

☆ استاد اگر پیشکش کے دوران علم کے ابلاغ میں کوئی کمی یا جھول دیکھے تو مداخلت نہ کرے بلکہ نوٹ کر لے اور پیشکش مکمل ہو جانے کے بعد اس کی مختصر وضاحت اور درستگی کر دے۔

☆ باری باری ابتدائی تین گروپوں کو پیشکش کا موقع دیا جائے۔

H.W س ا (i) (iv) س۲

تیسرا دن: دوسرے دن کے طریقہ کار کے مطابق تین گروپوں کو پیشکش کا موقع دیا جائے۔

H.W س ا (ii) (iii) س۳

چوتھا دن (سروے رپورٹ + گروپ ڈسکشن)

آمادگی: سروے رپورٹس پر تبصرے کے ذریعہ

☆ استاد سروے رپورٹس کے بارے میں بتائے کہ کتنی رپورٹس تھیں اور مجموعی طور پر کتنے افراد کے انٹرویو کئے گئے۔

☆ طلبہ کے سروے کے دوران اور تجربات اور تاثرات پر بات کریں۔

☆ حاصل شدہ جوابات پر ترتیب وار تبصرہ کریں کہ سوال نمبر ایک کے مجموعی طور پر اس قسم کے جوابات آئے اور سوال نمبر دو کے یہ جوابات آئے۔

☆ طلبہ سے تبادلۂ خیال کریں کہ حاجیوں کے اثرات معلوم ہونے کے بعد آپ کا حج کے انفرادی اور اجتماعی فوائد کے بارے میں کیا رائے ہے؟

☆ تبادلۂ خیال کے بعد گروپ ڈسکشن کے طریقہ کار کو مدنظر رکھتے ہوئے مشقی کام میں دیا گیا گروپ ڈسکشن کرایا جائے۔

☆ گروپ ڈسکشن مکمل ہونے کے بعد ہر گروپ کے نکات سن لئے جائیں۔ H.W س۴-۵

مشقی کام:

س ا-(i) حالتِ احرام مین فحش بات کرنا لڑائی، جھگڑا، شکار، خوشبو کا استعمال، ناخن اور بال کاٹنا مردوں کے لئے سلے ہوئے کپڑے پہننا اور سر اور چہرے کو ڈھانپنا جبکہ عورتوں کے لئے چہرے کو ڈھانپنا حرام ہو جاتے ہیں۔

(ii) وقوفِ عرفات کی اہمیت یہ کہ رسولؐ نے وقوف عرفات کو ہی حج قرار دیا ہے۔ یہ حج کا رکن اعظم ہے۔ جو وقوفِ عرفات نہ کرے جبکہ باقی مناسک ادا کرے تو اس کا حج نہیں ہو گا وقوفِ عرفات کی تلافی یا کفارہ کا بھی کوئی ذریعہ نہیں ہے جبکہ وقوفِ عرفات کرنے والے کا حج ہو جائے گا چاہے چند منٹ کے لئے ہی یہاں ٹھہرے۔

(iii) طوافِ کعبہ میں ان باتوں کا اہتمام کرنا چاہیے ۔۱۔ طہارت ۲۔ ستر کا اہتمام ۳۔ ابتداء حجر اسود ۴۔ طواف داہنی جانب سے شروع کرنا ۵۔ کوئی عذر نہ ہونے کی صورت میں پیدل طواف کرنا ۶۔ حطیم کو طواف میں شامل کرنا ۷۔ سات اشواط مکمل کرنا ۸۔ طواف کے بعد مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نفل ادا کرنا ۹۔ احرام کی حرمتوں کا خیال رکھیں۔

(iv) احرام کا فقیرانہ لباس پہن کر ساری دنیا کی زیب و زینت اور شان و شوکت ترک کے انسان کا اپنی حقیقت کا اعتراف سکھاتا ہے اور یہ بات انسان کو اپنے رب سے قریب کرتی ہے۔

احرام کی پابندیوں سے بھی عاجزی کا احساس بڑھتا ہے۔یہی چیز اللہ کے قرب کا ذریعہ بنتی ہے۔

س۲۔(i) حلق (ii) جمرات (iii) احرام (iv) میقات

(v) ساترلباس (vi) تقصیر (vii) محرم (viii) سعی

س۳۔رمی: ۱۰،۱۱اور۱۲ ذی الحجہ کو علامتی شیطان حجرہ اولی، حجرہ وسطی اور حجرہ عقبیٰ کو کنکریاں مارنا رمی کہلاتا ہے۔

سعی: طواف کعبہ کے بعد قریبی دو پہاڑیوں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانا سعی کہلاتا ہے۔

نحر: ۱۰ذی الحج کو رمی کرنے کے بعد اللہ کی راہ میں بکرا، بھیڑ ،گائے یا اونٹ ذبح کرنا نحر کہلاتا ہے۔

رمل: طواف کعبہ کے دوران پہلے تین چکروں میں مردوں کا شانے ہلا کر تیز چلنا رمل کہلاتا ہے۔

س۴۔(i) قربانی حلق سے پہلے اور رمی کے بعد کی جاتی ہے۔

(ii) طواف کعبہ کی ابتداء حجر اسود سے کی جاتی ہے۔

(iii) ایک طواف میں کل سات اشواط ہوتے ہیں۔

(iv) سعی صفا اور مروہ نامی پہاڑوں کے درمیان کی جاتی ہے۔

(v) احرام کے معنی حرام کرنا ہے احرام میں بہت سے مباح کام حرام ہو جاتے ہیں اس لئے اسے احرام کہا جاتا ہے۔

(i) جمرات تین اور منیٰ سے کچھ فاصلے پر ہیں۔

(x) بھیڑ کی صورت میں استلام دور سے اشارے سے کیا جا سکتا ہے۔

س۵۔(i) طواف زیارت اور طواف افاضہ میں کوئی فرق نہیں دونوں ایک ہی کے نام ہیں۔

(ii) وقوف عرفات ۹ ذی الحج کے دن میں میدانِ عرفات میں جبکہ وقوفِ مزدلفہ ۹ ذی الحجہ کی رات کو مزدلفہ میں کیا جاتا ہے۔

(iii) حلق سے مراد پورے بال منڈوانا ہے جبکہ تقصیر کے معنی بال کتروانا ہے۔مرد حلق کراتے ہیں اور عورتیں تقصیر۔

(iv) طواف قدوم مکہ پہنچنے کے بعد پہلا طواف ہوتا ہے جبکہ طواف وداع مکہ سے رخصت ہوتے ہوئے آخری طواف کو کہتے ہیں۔

گروپ ڈسکشن (ممکنہ نکات)

حج امت مسلمہ کی مضبوطی کا ذریعہ

۱۔تمام دنیا کے مسلمان ایک جگہ جمع ہوتے ہیں جس سے اتحاد پیدا ہوتا ہے۔

۲۔دنیا کے ہر خطے کے مسلمان ایک حلیہ میں ایک سے مناسک ادا کرتے ہیں۔

۳۔سب ایک اللہ کی طرف متوجہ اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔جس سے سب میں ایک ہونے کا شعور ہوتا ہے۔

۴۔مساوات کا عملی مظاہرہ ہوتا ہے جس سے محبت بڑھتی ہے۔

۵۔رنگ ،نسل ،زبان، علاقے امیر، غریبی غرض تمام امتیازات مٹ جاتے ہیں جس سے وسعتِ قلب پیدا ہوتی ہے۔

وضاحتی نکات برائے مشقی کام

س۱۔یہ یادداشت وفہم جانچنے والے بیانیہ طرز کے سوالات ہیں۔

س۲۔اسلامی فقہی اصطلاحات سے متعلق یہ سوال طلبہ کی فقہی اصطلاحات کے فہم کا جانچنے کا ذریعہ ہوگا۔

س۳۔حج چند مناسک کی وضاحت کا مقصود طلبہ کی یادداشت وفہم کا جانچنا ہے۔طلبہ کو اتنی وضاحت تحریر کرنے کی ہدایت کریں کہ کوئی ابہام نہ رہے۔

س۴۔مختصر جوابات پر مشتمل یہ سوال حج سے متعلق معلومات کو جانچنے کا ذریعہ ہوگا۔

س۵۔حج کی چند فقہی اصطلاحات سے متعلق یہ سوال طلبہ کے فہم کو جانچنے کے لئے ہے۔

گروپ ڈسکشن:

گروپ ڈسکشن کا مقصد طلبہ میں آپس میں تبادلۂ خیال کر کے کسی نتیجہ پر پہنچنے کی صلاحیت کی نشونما ہے۔طلبہ کو آزادانہ کام کرنے کا موقع دیں ان کے تحریر کردہ نکات یکساں نہیں ہونگے یہی بات ان کے ذہن کو وسعت دے گی۔یہاں صرف اساتذہ کی رہنمائی کے لئے ممکنہ نکات دئے جا رہے ہیں۔

تحقیقی کام: اس کا مقصد طلبہ میں تحقیق وجستجو کا رجحان پیدا کرنا ہے۔یہ کام طلبہ کو خود کرنے دیا جائے۔

سروے: اس سرگرمی کا مقصد طلباء میں مشاہدے اور تجزیہ کی صلاحیت کی نشوونما ہے۔

طلبہ ان شاء اللہ اس کو شوق ودلچسپی سے کر لیں اور بہت کچھ سیکھیں گے۔

۵۔ تحقیقی کام:

(i) سورۂ حج : ۲۹ طوافِ کعبہ

(ii) سورۃ البقرۃ : ۱۵۸ سعی

(iii) سورۃ البقرہ: ۱۹۶ قربانی حلق

(iv) سورۃ البقرہ: ۱۹۸ وقوفِ مزدلفہ

(v) سورۃ البقرہ ۱۹۹

(iv) سورۃ البقرۃ: ۲۰۳ وقوف منیٰ

صبر

نظریہ: صبر مسلمان کی اہم ترین صفت ہے۔

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر طلبہ:

☆ صبر کے مفہوم کی وضاحت کر سکیں۔

☆ زندگی کے مختلف مواقع پر صبر کس طرح ہو گا واضح کر سکیں۔

صبر کی اہمیت اور ثمرات تحریر کر سکیں۔

طریقہ تدریس:

اس سبق کے لئے حکایتی طریقہ تدریس (Story telling method) زیادہ مؤثر رہے گا۔ مسلمانوں کی تربیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بارہا یہ طریقہ استعمال فرمایا ہے اور حدیث میں بھی اس کی مثالیں ہیں۔ اس طریقہ تدریس میں واقعات اور کہانیوں کے ذریعہ طلبہ کے تخیل اور غور و فکر کی صلاحیتوں کو متحرک کیا جاتا ہے۔ طلبہ ان احکامات پر غور کر کے با آسانی حقائق اور اُصولوں کو سمجھ سکتے ہیں۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
پہلا دن: (صبر کا مفہوم اور پہلو) آمادگی: طلبہ کو بتایا جائے کہ کل محلے میں ایک ۲۰، ۲۲ سال کے لڑکے کا انتقال ہو گیا۔ اس کے گھر والوں کی حالت غیر تھی۔ اس کی والدہ اور بہنیں بُری طرح بین کر رہی تھیں۔ ڈاکٹر کو کوس رہی تھیں۔ رونے دھونے کی آوازیں دور دور تک جا رہی تھیں۔ س ا کیا ان کا رویہ درست تھا؟ س۔ ایسے موقعوں پر درست رویہ کیا ہوتا ہے؟ (صبر کریں) س ۔صبر کیا ہوتا ہے؟ (تختہ سیاہ پر تحریر کریں ''صبر'') س صبر کے لغوی معنیٰ اور لفظی معنیٰ کیا ہیں؟ (رک جانا) س۔ کس چیز سے رک جانا؟ (غلط طرزِ عمل) س۔ کن موقع پر کن اعمال سے رکنا صبر ہے؟ (طلبہ سے پوچھ کر تختہ سیاہ پر تحریر کریں) ☆ آخر میں صبر کے مفہوم کی وضاحت کریں۔ صبر ایک اندرونی کیفیت اور قوت ہے جو شدید جذباتی کیفیت میں گھبراہٹ اور جلد بازی میں کسی غلط ردِعمل سے روکتی اور اللہ کے حکم پر قائم رکھتی ہے۔ یہ صفت ایمان سے ہوتی ہے۔ طلبہ کو واقعہ نمبر ا سنایا جائے (واقعہ سنانے کے بعد یہ سوالات کریں س۔ کیا رضیہ خالہ کا رویہ درست تھا؟ س ان کی اس حالت کی بنیادی وجہ کیا تھی؟ ا۔ شدید صدمہ ۲۔ تقدیر پر یقین کی کمی ۳۔ سب کچھ اللہ ہی کا ہونے کے یقین کی کمی ۴۔ اسلامی تعلیمات سے لاعلمی س۔ ان حالات میں درست رویہ کیا ہونا چاہیے؟	☆ تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔ صبر: رک جانا ، جم جانا • رکنا غلط عمل سے • جم جانا درست عمل پر کن موقعوں پر کن اعمال سے بچنا ا۔ اپنوں کے انتقال پر — اللہ سے شکایت کرنے سے ۳۔ دل آزاری کے موقع پر — جواب میں زیادتی کرنے سے ۵۔ کامیابی کے موقع پر — تکبر سے اترانے سے ☆ کہانی سنانے کے لئے • کہانی پڑھ کر سنانے کے بجائے اپنے الفاظ میں سنائیں۔ • کہانی سنانے کی تیاری کے لئے مذکورہ کہانی کو کئی بار پڑھیں۔ • اپنے الفاظ میں ایک بار دہرائیں۔ • کہانی کے چند خاص نکات نوٹ کر لیں۔ • اگر کہانی کو مزید موثر بنانے کے لئے کچھ اضافہ کرنا چاہیں تو کر لیں مگر اس طرح کہ مقصد متاثر نہ ہو۔ • کہانی سناتے ہوئے تاثرات کا اظہار کرنے والے الفاظ ضرور استعمال کریں۔ صرف یہ ہوا پھر یہ ہوا مناسب انداز نہیں ہے۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
س۔اس قسم کے حالات میں خود کو جذباتی اور غلط ردِعمل سے کس طرح روکا جاسکتا ہے؟ کتاب میں سے ناگہانی آفت ومصیبت پر صبر کا خاموش مطالعہ کرکے اس سوال کے جواب کے تین نکات لکھنے کی ہدایت کریں (نکات سن لئے جائیں) س۔کسی عزیز کی موت کے علاوہ اور کون کون سے مصائب ہو سکتے ہیں (تختہ سیاہ پر لکھتے جائیں) س۔اس قسم کے شدید صدموں میں ایک مومن کا ردعمل کیا ہوتا ہے؟ س۔ایک دنیادار کا ردعمل کیا ہوتا ہے؟	کہانی اس انداز سے سنانے کی کوشش کریں کہ طلبہ کے سامنے منظر کھینچ جائے اور ان کے تخیل کی صلاحیت متحرک ہوجائے۔ ☆ کہانی سنانے سے پہلے طلبہ کو بتائیں۔ • کہانی غور سے سنیں • کہانی کے بعد اس سے متعلق سوالات کئے جائیں گے۔• دوران میں کسی کو بولنے اور سوالات کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ ☆ تبادلۂ خیال کے سوالات میں طلبہ کے فہم کی صورت کے مطابق اضافہ، کمی کی جاسکتی ہے۔

س۔ردعمل کے فرق کی بنیادی وجہ کیا ہے؟

س۔صبر کی قوت کو کن باتوں پر یقین سے تقویت ملتی ہیں؟ (آنے والے نکات تختہ سیاہ پر لکھیں)

H.W س ١ (i) س ۵۔٦

تحقیقی کام

دوسرا دن (دل آزاری اور خواہشات پر صبر)

آمادگی: کتاب میں موجود حضرت ابوبکرؓ کے واقعہ کا خاموش مطالعہ کرنے کی ہدایت کریں تاکہ اس کے بارے میں سوالات کئے جائیں۔

س۔حضرت ابوبکرؓ کو برا بھلا کہنے والا حق پر تھا یا زیادتی کر رہا تھا؟

س۔اس شخص کے جواب میں حضرت ابوبکرؓ کا کیا رویہ تھا؟

س۔رسول اللہؐ کو کیا بات ناگوار ہوئی؟

س کیا حضرت ابوبکرؓ نے کوئی خلاف حق بات کی تھی؟

س۔خلاف حق بات نہ ہونے کے باوجود شیطان درمیان میں کیوں آ گیا؟

س۔اس واقعہ سے کیا سبق ملتا ہے؟

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

و تسمعن من الذین اولو الکتب من قبلکم و من الذین اشرکو اأذی کثیرا
و ان تصبرو تتقو ا فان ذالك من عزم الامور ہ (آ ل عمران : ١٨٦)

ترجمہ : تم لازماً ان سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور مشرکوں سے بہت تکلیف دہ باتیں سنو گے اگر تم صبر کرو اللہ سے ڈرتے رہو تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہے آیت ترجمہ کے ساتھ تختہ سیاہ پر تحریر کریں یا لکھی ہوئی کلاس میں آویزاں کریں۔

س۔رسول اللہؐ کی کس کس طرح دل آزاری کی گئی؟

س۔اس کے جواب میں رسولؐ کا ردعمل کیا تھا؟

س۔کیا آپ کے ساتھ کبھی ایسا ہوا ہے کہ کسی نے آپ کا دل دکھایا ہو؟ (چند واقعات سن لئے جائیں)

س۔ایسے موقعوں پر دل چاہتا ہے؟

س۔اگر ایسے موقعوں پر صبر نہ کریں اور اینٹ کا جواب پتھر سے دیں تو کیا ہوگا؟

(طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات تختہ سیاہ پر لکھیں)

☆ طلبہ کو کہانی نمبر ٢ سنائیں۔

س۔حمزہ کیسا بچہ تھا؟

س۔اس کی بنیادی کمزوری کیا تھی؟

س۔آپ حمزہ کو کیا مشورہ دیں گے؟

س۔شیطان ہمیں عموماً کن نیک کاموں سے اور کیسے روکتا ہے؟ (طلبہ سے پوچھ کر چار یا پانچ کام تختہ سیاہ پر لکھیں)۔

س۔ان حالات میں صبر کیسے کیا جائے؟ (تختہ سیاہ پر لکھے ہوئے ہر نکتہ کے بارے میں وضاحت لیں)

☆ طلبہ کو حضرت عمرؓ کا قول سنائیں "یاد رکھو صبر دو قسم کا ہوتا ہے اعلیٰ اور ایک ادنیٰ۔ مصیبتوں پر صبر کرنا اچھا ہے ان کاموں سے بچنا جن سے اللہ نے روکا ہے اعلیٰ صبر ہے"

H.W ۲۔۳

تیسرا دن (خوشی کے مواقع اور دین کی راہ میں صبر)

آمادگی: کہانی کے اعلان کے ذریعہ

☆ طلبہ کو کہانی نمبر ۳ سنائیں۔

☆ کہانی سنانے کے بعد اس پر تبادلۂ خیال کریں۔

س۔کامیابی ملنے کے بعد احمد صاحب کا رویہ کیسا تھا؟

س۔ان کے اس رویے کی وجہ کیا تھی؟

س۔ایسے حالات میں درست رویہ کیا ہونا چاہیے؟

س۔یہ درست رویہ کن باتوں پر یقین سے بنتا ہے؟ (طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات تختہ سیاہ پر تحریر کریں)

س۔عام طور پر فاتح گروہ کا رویہ کیا ہوتا ہے؟

س۔فاتح گروہ کا یہ رویہ کیوں ہوتا ہے؟

س۔فتح مکہ کے بعد رسول اللہ اور مسلمانوں کا رویہ کیا تھا؟ س۔اس رویے کی وجہ کیا تھی؟

س۔خوشی اور کامیابی کے مواقع کے لئے اللہ نے کیا ہدایت دی ہیں؟ (اپنے رب کی پاکی کے ساتھ حمد بیان کرو اور استغنا کرو: سورۃ النصر)

س۔خوشی اور کامیابی کے مواقع پر صبر نہ کرنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

س۔ایسے مواقع پر آپے سے باہر ہونے کے بجائے صبر کا رویہ اختیار کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

☆ طلبہ کو رسولؐ کے سفر طائف کا واقعہ سنایا جائے۔

☆ واقعہ سنانے کے بعد اس پر تبادلۂ خیال کریں۔

س۔رسول اللہؐ طائف کیوں گئے تھے؟

س وہاں کے لوگوں نے آپؐ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

س۔ان کے سلوک پر رسولؐ کا ردِ عمل کیا تھا؟

س۔رسولؐ اللہ کے صبر کا کس بات سے پتہ چلتا ہے؟

س۔ان حالات میں بے صبری کا رویہ کیا ہوتا؟

س۔دین کی راہ میں رسولؐ اللہ نے کس کس قسم کی مشکلات کا سامنا کیا؟ (طلبہ سے پوچھ کر تختہ سیاہ پر نکات لکھتے جائیں)

س۔ان حالات میں رسولؐ اللہ نے صبر کا کیا رویہ اختیار کیا؟ (طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات ان مشکلات کے سامنے لکھتے جائیں۔)

س۔آج کل جب دین پر عمل کرتے یا دین کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں تو کس قسم کی مشکلات آتی ہیں؟ (طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات تختہ سیاہ پر لکھتے جائیں)

وضاحتی نکات

☆ فتح مکہ کے بعد رسول اللہؐ اور مسلمانوں کا رویہ

- رسول اللہؐ سر جھکا کر تلاوتِ قرآن کرتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے۔
- کسی سے انتقام نہیں لیا گیا کوئی لوٹ مار نہیں ہوئی۔
- سب کو امان دی گئی۔

تمام کافروں کو معاف کر دیا گیا۔

مسلمانوں نے رات جشن منانے کے یا آرام کرنے کے بجائے عبادت کرتے ہوئے گزاری۔

☆ اساتذہ طلبہ سے رسولؐ اللہ کو پیش آنے والی مشکلات اور صبر کے رویہ کے نکات پوچھ کر تختہ سیاہ پر لکھیں۔ (یہاں صرف اساتذہ کی رہنمائی کے لئے کچھ نکات دیئے جا رہے ہیں)

مشکلات	صبر کا رویہ
مذاق اڑایا گیا	کوئی جواب نہیں دیا
تشدد کیا گیا	برداشت کیا ہاتھ روکے رکھا
جھوٹی باتیں پھیلائیں	لوگوں کو اللہ کا پیغام سناتے رہے
سوشل بائیکاٹ کیا	شعب ابی طالب میں چلے گئے
لالچ دیا	قرآن کی آیات سنائیں
جنگ کی	ڈٹ کر مقابلہ کیا

س۔ان حالات میں صبر کا رویہ کیا ہوگا؟ (طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات تختہ سیاہ پر لکھتے جائیں ان مشکلات کے سامنے لکھتے جائیں)

H.W: س ا (ii) (iii)

چوتھا دن: (اہمیت + ثمرات)

آمادگی: طلبہ کو صبر سے متعلق قرآنی آیات ترجمہ کے ساتھ پوسٹر شیٹ پر لکی ہوئی دکھائی جائیں یا تختہ سیاہ پر لکھی جائیں۔

وضاحتی نکات

☆قرآنی آیات سبق میں موجود ہیں

•سورۃ البقرہ: ۱۵۵۔۱۵۳

•سورۃ العمران: ۱۸۶۔۱۴۲۔۲۰۰

•سورۃ المدثر: ۷

•سورۃ الفرقان: ۷۵

☆ہم نے صبر کے بارے میں بہت کچھ پڑھا اب دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس صفت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔

☆یہ آیات ترجمے کے ساتھ پڑھیں۔

☆تحقیقی کام کے ضمن میں جو آیات طلبہ نے تلاش کر کے کاپیوں میں لکھی ہیں وہ بھی سن لی جائیں۔

س۔ان ارشادات سے کیا پتہ چلتا ہے؟ (طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات تختہ سیاہ پر لکھیں)

☆طلبہ سے تبادلۂ خیال کریں ان آیات سے صبر کی کیا اہمیت معلوم ہوئی۔ ☆اس کے بعد گروپ ڈسکشن کے طریقہ کار کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

مشقی کام میں دیا گیا گروپ ڈسکشن کرایا جائے۔

☆تبادلۂ خیال مکمل ہونے کے بعد ہر گروپ کے نکات سن لئے جائیں۔ H.W س ا (iv) ۴

مشقی کام	وضاحتی نکات برائے مشقی کام

مشقی کام

س ا (i) صبر کا مفہوم بہت وسیع ہے اس سے مراد ہے شدید جذباتی او ہنگامی حالت میں خود کو فوری اور غلط ردِّعمل سے روکنا، نامساعد اور مشکل حالات میں بھی اللہ کے حکم پر قائم رہنا اور مشکل ترین وقت میں بھی اللہ سے رحمت کی امید اور بہتری کی امید رکھتے ہوئے اچھا عمل جاری رکھنا۔

(ii) مصیبت و پریشانی کے مواقع پر صبر خود کو مایوسی اور منفی سوچ سے بچاتے ہوئے اللہ کے حکم پر قائم رہنا جمے رہنا ہے جبکہ خوشی اور کامیابی کے مواقع پر صبر خود کو تکبر اور خود پسندی کے جذبات سے بچاتے ہوئے اللہ کے شکر کا رویہ اختیار کرنا ہے۔

(iii) صبر کی صفت جلد بازی گھبراہٹ اور فوری جذباتی ردِّعمل کو ختم کر کے سوچ اور عمل میں ٹھہراؤ اور مضبوطی پیدا کرتی ہے صبر کرنے والے کا عمل عقل اور وقار کے مطابق ہوتا ہے۔صبر کی صفت رکھنے والا شخص ہر بات میں سوچ سمجھ کر فیصلہ کرتا ہے اس طرح اس کے کردار میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔

(iv) صحابہ کرامؓ ایک دوسرے کو سورۃ العصر سنایا کرتے تھے تا کہ ہر ایک کے ذہن میں یہ بات تازہ رہے کہ اگر خسارے سے بچنا ہے تو ایمان عمل صالح اور تبلیغ دین کے راستے پر چلنا اور اس پر جمنا اور صبر کرنا ضروری ہے۔

(v) ۱۔صبر کرنے والا تذبذب اور ایمان کی کمزوری سے محفوظ رہتا ہے۔

۲۔صبر کی مدد سے انسان سیدھی راہ پر قائم رہتا ہے اور بھٹکنے نہیں پاتا۔

۳۔صبر سے انسان کو قلبی سکون ملتا ہے۔

۴۔صبر کرنے والا انسان مضبوط شخصیت کا حامل ہوتا ہے۔

۵۔صبر انسان کی سوچنے

وضاحتی نکات برائے مشقی کام

س ا۔یہ یادداشت اور فہم جانچنے والے بیانیہ طرز کے سوالات ہیں۔ان کے تفصیلی جوابات تحریر کرنے کی ہدایت کریں۔

س ۲۔اس سوال کا مقصد طلبہ میں غور و فکر اور تجزیہ کی صلاحیتوں کی نشونما کرنا

س ۳۔اس سے طلبہ میں طلبہ میں مشاہدے و تجزیہ کی صلاحیت کی نشونما کے ساتھ حقیقی زندگی میں صبر کی اہمیت کا شعور پیدا کرنا ہے۔

س ۴۔اس کے تحت طلبہ اپنے ذاتی تجربات تحریر کریں گے۔وہ جس انداز میں اور جتنا تفصیلی لکھنا چاہیں ان کو اجازت دی جائے۔

س ۵۔۶ ان دونوں سوالوں کا مقصد پڑھی گئی معلومات کا عملی انطباق ہے تا کہ طلبہ کے فہم کو جانچا جا سکے۔

گروپ ڈسکشن

گروپ ڈسکشن کا مقصد طلبہ میں تبادلۂ خیال کے ذریعہ تجزیہ و فہم کی صلاحیت کی نشونما ہے۔طلبہ کو آزادانہ کام کرنے کا موقع دیں۔ان کے تحریر کردہ نکات یکساں نہیں ہوں گے۔یہی بات ان کے ذہنوں میں وسعت دے گی۔

تحقیقی کام

تحقیقی کام کا مقصد طلبہ میں جستجو کی صلاحیت کی تربیت اور اضافی مطالعہ کا شوق بڑھانا ہے۔اس سلسلہ میں طلبہ کی رہنمائی تو ضرور کریں مگر مشکلات ہونے کی صورت میں سختی نہ کریں۔

س۲۔ایک صبر کرنے والا انسان

۱۔اس کا ایمان مضبوط ہوتا ہے

۲۔اس کی شخصیت میں وقار اور ٹھہرؤ ہوتا ہے

۳۔اس کی سوچ حقیقت پسندانہ اور پختہ ہوتی ہے۔

۴۔وہ ہر کام سوچ سمجھ کر کرتا ہے

۵،اس کو پچھتاوا نہیں ہوتا۔

بے صبرا انسان

۱۔جلد باز ہوتا ہے

۲۔جلد غصے میں آجاتا ہے۔

۳۔اس کی شخصیت میں توازن نہیں ہوتا۔

۴۔اپنے عمل پر بعد میں پچھتاتا ہے۔

۵۔اس میں یکسوئی نہیں ہوتی۔کبھی کچھ کرتا ہے تو کبھی اس کے خلاف کرتا ہے۔

۶۔اس میں قوتِ فیصلہ نہیں ہوتی۔

س۳۔صبر نہ کرنے کی صورت میں خواہشات نفس بہت نقصان پہچا سکتی ہیں مثلاً

۱۔اگر کسی کے دل میں اپنے امیر دوست کو دیکھ دیکھ کر اُسی کی طرح رہنے اور مزے کرنے کی خواہش بڑھ جائے تو یہ خواہش اکو جھوٹ بولنے چوی کرنے لوگوں کو دھوکا دینے اور غلط ذرائع سے پیسہ حاصل کرنے پر مجبور کر سکتی ہے جو کہ بڑے بڑے گناہ ہیں۔یہ گناہ انسان کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ کرنے والے ہیں۔

۲۔آرام کی خواہش ایک فطری اور جائز خواہش ہے لیکن اگر یہ خواہش بڑھ جائے اور صبر کے ذریعہ اس پر قابو نہ پایا جائے تو انسان بہت سے فرائض سے غافل ہو جاتا ہے۔ بہت سارا وقت ضائع ہو جاتا ہے اور یہ سستی اور کاہلی انسان کو نکما انسان بنا دیتی ہے۔اس طرح اس کے بہت سے کام ادھورے رہ جاتے ہیں اور وہ بہت سی چیزوں میں پیچھے رہ جاتا ہے۔

س۵۔ممکنہ مثالیں

(i) خوشی	بہت اچھے نمبروں سے پاس ہوئے	اترانے یا تکبر کرنے کے بجائے شکرانے کے نوافل پڑھیں۔
(ii) دکھ اور غم	پسندیدہ چیزیں کھو گئیں	رونے دھونے یا پریشان ہونے کے بجائے صبر وسکون سے تلاش کریں۔نہ ملنے پر انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھیں
(iii) خواہش	اسکول جانے کا موڈ نہیں	خواہش پر چلنے کے بجائے استغفار پڑھ کر یہ سوچیں کیا درست ہے مجھے کیا کرنا چاہیے۔
(iv) غصّہ	کسی نے دھوکا دیا	اس شخص کو برا بھلا کہنے غصّہ کرنے کے بجائے سوچیں اس میں میری کیا غلطی تھی؟

س۶۔(i) یقین رکھیں اللہ نے اس کی موت اسی وقت اور اسی طرح لکھی تھی جسے کوئی نہیں ٹال سکتا۔

(ii) تلاش کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں مگر دل میں یقین رکھیں اللہ ہی نے دیا تھا وہی حفاظت کرنے والا ہے اگر قسمت میں ہوگا تو مل جائے گا نہیں ہوگا تو نہیں ملے گا خود کو مایوس ہونے اور رونے دھونے اور اللہ سے شکایت کرنے سے روکیں۔

(iii) دکھ اور اس دوست کے خلاف پیدا ہونے والے مخالفانہ جذبات کو قابو کریں اس کے لئے دُعا کرتے ہوئے بدلہ نہ لیں۔

(iv) خود کو جلد بازی اور غصّہ سے روکتے ہوئے نرمی سے بات کریں نہ مانے تو اللہ کی طرف سے اجر کی امید رکھتے ہوئے خود تکلیف برداشت کرلیں

(v) یقین رکھیں اللہ اپنے بندوں کو ضرور آزماتا ہے اور اللہ نے رزق کا وعدہ کیا ہے خود کو غلط سوچوں اور فکروں اور اللہ سے شکایت کرنے سے روکے رکھیں۔

(vi) خود کو جلد بازی اور غصہ سے روکتے ہوئے نرمی سے بات کریں نہ مانے تو اللہ کی طرف سے اجر کی امید رکھتے ہوئے خود تکلیف برداشت کرلیں۔

(vii) یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہ تھی اللہ کا شکر ادا کریں اور خود کو ہارنے والی ٹیم کا مذاق اڑانے یا دل دکھانے سے روکیں۔

(viii) خود کو غصّہ اور جھنجلاہٹ سے روکیں اور سوچیں ان چھوٹی چھوٹی تکلیفوں پر بھی اجر و ثواب ملتا ہے۔

(ix) یہ سوچتے ہوئے کہ اللہ کی طرف سے بلایا جارہا ہے اللہ ہی آسان کرے گا سستی اور سردی کے خوف کو جھٹک دیں۔

(x) اس جیت کو اللہ کی مدد اور انعام سمجھتے ہوئے اس کا شکر ادا کریں اور اترانے سے بچیں۔

کہانی نمبر ا:

میں نے زور زور سے رونے اور چیخنے چلانے کی آوازیں سنیں تو گھبرا گئی اور گڈو کو دوڑایا معلوم کر کے آو پڑوس میں کیا ہوا ہے۔ چند لمحوں بعد ہی گڈو نے آکر بتایا کہ رضیہ خالہ کے چھوٹے بیٹے خالد کا ایکسیڈنٹ میں انتقال ہوگیا ہے۔ رضیہ خالہ گزشتہ پندرہ سالوں سے ہمارے پڑوس میں رہتی ہیں ان کے دو بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ اٹھارہ سال پہلے ان کے شوہر کا انتقال ہوگیا تھا۔ وقت ان کے بچے چھوٹے تھے۔ انہوں نے بڑا سخت وقت گزارا۔ مگر بچوں کی بہتر سے بہتر پرورش کی کوشش کی۔ اب ان کی دونوں بیٹیوں کی شادی ہوچکی ہے۔ بڑا بیٹا اچھی ملازمت پر ہے اور چھوٹا بیٹا خالد کالج میں پڑھ رہا تھا۔

میں رضیہ خالہ کے گھر پہنچی تو وہاں عجب منظر تھا۔ گھر محلے کی عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ خالہ پر غشی طاری تھی کچھ عورتیں ان کو سنبھال رہی تھیں تو کچھ اُن کی بیٹیوں کو معلوم ہوا ہسپتال سے خالد کے کسی دوست کا فون آیا تھا جس نے بتایا کہ خالد کو زخمی حالت میں ہسپتال لایا گیا تھا دیر ہوچکی تھی اور اُس نے خون زیادہ بہ جانے کی وجہ سے دم توڑ دیا۔ گھنٹہ بھر بعد ایک ایمبولنس میت کو لے کر پہنچ گئی۔ میت کو دیکھتے ہی رضیہ خالہ کی حالت اور بگڑ گئی۔ وہ چیخنے چلانے لگیں۔ ''ہمارا کیا گناہ تھا جو ہم پر اتنی بڑی قیامت آپڑی۔ کیا ساری مصیبتیں ہمارے ہی مقدر میں لکھی ہیں جوان تھی تو شوہر کو اٹھالیا اور اب بڑھاپے کا سہارا چھن گیا۔ ہائے اب میں کیا کروں گی جس نے میرے بچے کو مارا ہے۔ اللہ کرے اُسے کبھی چین نصیب نہ ہو اس کی اولاد اس کے سامنے ختم ہو' عورتوں نے ان کو دلاسا دینے کی کوشش کی تو پنے ہوش میں نہیں تھیں عجیب ہزیانی کیفیت میں سینہ کوبی کرتے ہوئے مسلسل بول رہی تھیں وہاں موجود ہر آنکھ اشک بار تھی۔ عورتیں کہہ رہی تھیں بیچاری اتنا بڑا صدمہ برداشت نہیں کر پائیں اور میں سوچ رہی تھی بے شک صدمہ بہت بڑا ہے ایسے موقعوں پر ہی تو اللہ نے صبر کا حکم دیا ہے اگر یہ صبر کرتیں تو ان کی یہ حالت نہ ہوتی۔

کہانی نمبر ۲:

حمزہ فطرتا! اچھا بچہ تھا پڑھائی میں بھی کوئی بُرا نہیں تھا بس ذرا سست اور لاپروہ ہوگیا تھا۔ مثلاً کل ہی کی بات ہے کہ وہ ہوم ورک کرنے بیٹھا تو اس کے دل میں خیال آیا ٹی وی تو کھول کر دیکھوں کیا آرہا ہے اس نے ٹی وی کھول لیا۔ ٹیوی پر شرارتی بچوں کی کوئی فلم آرہی تھی اس کو فلم اچھی لگی وہ دیکھنے لگا اُسے خیال آیا کل سائنس کا ٹیسٹ ہے۔ کوئی بات نہیں شام کو پڑھ لوں گا اس نے سوچا کچھ دیر بعد امی کمرے میں آئیں انہوں نے حمزہ کو ٹی وی دیکھتے ہوئے دیکھا تو پوچھا ہوم ورک کرلیا حمزہ نے فورا! جھوٹ بول دیا ہاں امی کرلیا اور ٹی وی دیکھتا رہا۔ شام کو وہ بلالے کر کھیلنے چلا گیا۔ سب کھیل رہے تھے کہ عصر کی اذان ہوگئی۔ حمزہ کے دوست بلال نے کہا حمزہ نے فوراا جھوٹ بول دیا ہاں امی ابھی آتا ہوں اور کھیلنے میں مصروف رہا کھیلتے کھیلتے اس کو احساس ہوا ہوا کہ نماز کا وقت ختم ہونے والا ہے۔ کوئی بات نہیں آج مغرب کی نماز کے ساتھ قضا پڑھ لوں گا یہ سوچ کر وہ مغرب کی اذان تک کھیلتا رہا۔ رات میں اسے خیال بھی آیا کہ کل ٹیسٹ ہے کچھ پڑھ لوں مگر بہت زیادہ نیند آرہی تھی وہ کتاب کھولتے ہی سو گیا آج کلاس میں جب ٹیسٹ شروع ہوا تو وہ بڑا گھبرایا کیونکہ دو سوال تو اُسے کچھ کچھ یاد تھے مگر ایک تو بالکل نہیں آرہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔ اس کے دل میں خیال آیا مس تو بیٹھی ہوئی ہیں میں کاپی نکال کر دیکھ لیتا ہوں مگر پھر فوراً ہی سوچا نہیں یہ تو بری بات ہے اگر پکڑا گیا تو۔۔۔۔۔

اس کے دل میں پھر خیال آیا کیسے پکڑا جاؤں گا میں ڈیسک کے نیچے آہستہ سے نکالوں گا کوئی نہیں دیکھ سکے گا اور میں کونسی زیادہ نقل کرونگا صرف ایک سوال ہی تو دیکھنا ہے دو منٹ کی بات ہے۔ اور پھر حمزہ نے ایسا ہی کیا کسی کو پتہ بھی نہ چلا اور اس نے کاپی کھول کر وہ سوال دیکھ لیا۔

رات کو جب وہ سویا تو اُس نے ایک خواب دیکھا، اُس نے دیکھا کہ ایک موٹا تازہ غنڈہ قسم کا آدمی ایک کمزور سے شخص کو بری طرح مار رہا ہے وہ آگے بڑھتا ہے اور اس کمزور شخص کو اس بدمعاش سے چھڑاتا ہے۔ بدمعاش بھاگ جاتا ہے۔ حمزہ اُس کمزور شخص سے پوچھتا ہے وہ دمعاش تمہیں کیوں مار رہا تھا وہ شخص کراہتے ہوئے جواب دیتا ہے اس تمام صورتحال کے ذمہ دار تم ہو حمزہ حیران ہو کر پوچھتا ہے میں کیسے ذمہ دار ہوں۔ وہ کمزور شخص کہتا ہے میں تمہاری نیکیاں ہوں اور بدمعاش تمہاری بدیاں تم نیکیاں چھوڑتے گئے تو میں کمزور ہوتا چلا گیا اور گناہ کرتے چلے گئے تو تمہاری بدیاں طاقتور ہوگئیں۔ اگر یہی صورتحال رہی تو میں اور کمزور ہو جاؤں گا اور بدمعاش طاقتور سے طاقتور اور آخر وہ تم کو مجھ سے چھین کر اپنے ساتھ جہنم میں لے جائے گا اور میں تم کو نہ بچا سکوں گا اور میں تم کو نہ بچا سکوں گا یہ سب سن کر حمزہ بہت گھبراتا ہے اور اس کو ایک ایک بات یاد آتی ہے اب تو وہ رونے لگتا ہے۔ وہ شخص حمزہ کو تسلی دیتا ہے اس سے کہتا ہے فطرتاً تو تم اچھے بچے ہو۔ کیا اچھا ہے کیا برا ہے اب جانتے ہو مگر تم میں صبر کی صفت نہیں ہے جو تم کو شیطان کی اکساہٹوں کے مقابلے میں اس بات پر جمائے رکھے اور بُرائی سے روکے رکھے اس لئے تم فوراً ہی شیطان کے بہکائے میں آکر اپنی خواہشات پر چل پڑتے ہو اور نیکی سے رک جاتے ہو یا گناہ کر

بیٹھتے ہو۔اس شخص سے پوچھتا ہے ''تو اب میں کیا کروں'' اچانک حمزہ کی آنکھ کھل جاتی ہے حمزہ اٹھو ورنہ دیر ہو جائے گی امی اُسے پکار رہی تھیں۔

کہانی نمبر۳۔

صاحب اپنے بیوی بچوں کو گھمانے کے لئے لے گئے آج وہ بہت خوش تھے خوش کیوں نہ ہوتے آج اُن کو ایک بڑا آڈر ملا تھا اور آج ہی ان کو اپنی نئی چمکتی دمکتی امپورٹڈ کار بھی ملی تھی ۔احمد صاحب نے دیکھتے ہی دیکھتے ترقی کی تھی نو دس سال پہلے ان کی گارمنٹ کی ایک چھوٹی سی فیکٹری تھی مگر وہ ٹیکسٹائل مل کے مالک تھے۔گھر والوں نے ایک بڑے ہوٹل میں کھانا کھایا پھر وہ ساحل سمندر پر چلے گئے وہ سب کافی دیر تک ساحل پر ٹہلتے رہے اس دوران وہ سوئز لینڈ کے ٹور کی پلاننگ کرتے رہے ان کے بیوی بچے سوئز لینڈ جانے کی خبر پر بہت خوش تھے وہ دیر تک وہاں کی ہی باتیں کرتے ہوئے گھر لوٹے۔صاحب کی چمچماتی کار جب گھر کے قریب پہنچی تو اُن کی نظر اُس بوڑھے پھل والے پر پڑی جو ان کے شاندار بنگلے کے سامنے اپنا ٹھیلا لئے کھڑا تھا اُسے دیکھتے ہی وہ غصے میں آپے سے باہر ہو گئے یہ کمبخت آج پھر یہاں کھڑا ہے اس کو کتنی بار منع کیا ہے کہ یہاں کھڑا نہ ہوا کر سارے بنگلے کی شان کا بیڑہ غرق کر دیتا ہے آج اس کو ایسا سبق سکھاؤں گا کہ یاد کرے گا وہ کار سے اتر کر اس کے پاس گئے اور دھاڑے ''صبح تجھ کو کتنی بار منع نہیں کیا تھا یہاں کھڑا ہونے سے''۔صاحب بوڑھا آدمی ہوں زیادہ چل نہیں سکتا میں آپ کا کیا لیتا ہوں میں تو صرف گلی کے کونے پر کھڑا ہوں آتے جاتے لوگ مجھ سے پھل لے لیتے ہیں صاحب میں گندگی نہیں پھیلاتا نہ آپ کے گھر کا راستہ روکتا ہوں۔بوڑھے نے لجاجت سے کہا زبان چلاتا ہے احمد صاحب نے ایک ہی جھٹکے میں اس کا ٹھیلا پلٹ دیا اور پھل دور دور تک بکھر گئے ۔''گارڈ! گارڈ!!'' احمد صاحب نے اپنے گھر کے گارڈ کو پکارا۔گارڈ دوڑتا ہوا آیا۔اس کمبخت کو مار کر گلی سے نکال دو یہ اور اس کا ٹھیلا آئندہ مجھ کو نظر نہ آئیں ٹکے ٹکے کے لوگ ہمارے منہ آتے ہیں۔احمد صاحب بکتے جھکتے گھر میں آ گئے ۔سب کا موڈ بری طرح خراب ہو چکا تھا بچے فوراً ہی اوپر اپنے کمروں میں چلے گئے اور احمد صاحب کپڑے بدل کر ٹی وی دیکھنے بیٹھ گئے ۔کچھ دیر بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔فون پر ان کا کوئی کاروباری دوست تھا جو اپنے قرض کا مطالبہ کر رہا تھا۔احمد صاحب نے کہا بس ایک مہینہ اور ٹھہر جاؤ میری ایک امریکی کمپنی سے ڈیل آئی ہوئی ہے یہ مکمل ہوتے ہی سب ادا کروں گا ان کے دوست نے کہا اچھا ٹھیک ہے مگر یاد رکھنا اگر آئندہ ماہ ادائیگی نہ ہوئی تو عدالت میں چلا جاؤں گا اور پھر تمہاری جائیداد ضبط کرانے سے بھی نہیں چونکوں گا۔اس فون سے احمد صاحب کچھ پریشان تو ہوئے مگر پھر تمام خیالات کو جھٹک کر سونے کے لئے چلے گئے رات گئے فون کی مسلسل آواز نے ان کو جاگنے پر مجبور کر دیا۔فون اٹھایا تو دوسری جانب ان کی مل کا چوکیدار تھا۔جس نے بتایا کہ ان کی مل میں آگ لگ گئی ہے احمد صاحب نے فوراً! فائر بریگیڈ کو فون کیا اور خود بھی جلدی سے مل کی جانب روانہ ہو گئے۔

دوسرے دن کے اخبارات میں احمد ٹیکسٹائل مل کی آتشزدگی کی بڑی بڑی خبریں تھیں۔شارٹ سرکٹ سے لگنے والی آگ بہت ہولناک تھی جس نے سب کچھ راکھ بنا دیا۔ب احمد صاحب دیوالیہ ہو چکے تھے۔

کہانی نمبر۴: سفر طائف کا واقعہ:

مکہ والوں کو بارہ سال تک اسلام کی دعوت دینے اور اس کے جواب میں ان کے مسلسل انکار اور پیہم ظالمانہ سلوک سے دل شکستہ ہو کر رسوؐل اللہؐ نے طائف جانے کا ارادہ کیا کہ شاید طائف والوں کے دل اس حق کو قبول کرنے کے لئے جھکیں۔آپؐ اپنے غلام زید بن حارث کے ساتھ طائف تک کا دشوار گزار راستہ پیدل طے کر کے پہنچے اور وہاں کے سرداروں کو اسلام کی دعوت دی۔ان بدبخت سرداروں نے دعوت قبول کرنے سے انکار کے ساتھ ساتھ آپؐ کا مذاق اڑایا اور غنڈوں اوباش لڑکوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا جو آپؐ پر ہنستے فقرے کستے تالیاں بجاتے اور پتھر مارتے جاتے۔یہاں تک کہ لہولہان ہو گئے اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔حضرت زید بن حارثہ نے آپ کو اٹھایا اور ایک باغ میں پناہ لی کچھ دیر بعد آپ ہوش میں آئے حضرت زیدؓ نے آپؐ کو پانی پلایا اور زخم دھوئے اللہ کے رسولؐ نے اس وقت اللہ سے بڑی عاجزی سے دعا کی۔پھر آپؐ طائف سے روانہ ہو گئے۔ قرن الثعالب کے علاقہ میں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں حضرت جبرائیلؑ ایک فرشتے کے ساتھ تشریف لاتے ہیں۔

حضرت جبرائیلؑ کہتے ہیں ''اے اللہ کے رسول طائف والوں نے جو سلوک آپؐ کے ساتھ کیا اللہ نے سب دیکھا۔اللہ نے یہ پہاڑوں کا فرشتہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اگر آپ حکم دیں تو یہ طائف کے دونوں جانب کے پہاڑوں کو آپس میں ملا دے تو یہ سب پس کر رہ جائیں۔رسول اللہؐ نے فرمایا ''نہیں نہیں ایسا نہ کرنا ہو سکتا ہے کہ اللہ ان کے دل ہدایت کے لئے کھول دے یا پھر شاید ان کی آئندہ نسل ہی ایمان لے آئے''

حیا

نظریہ: حیا کی صفت ایمان کی حفاظت کرتی ہے۔

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر طلبہ

☆ حیا کے مفہوم کو سمجھ کر بیان کر سکیں۔

☆ حیا کی صفت کی اہمیت قرآنی آیت و حدیث کی روشنی میں بیان کر سکیں۔

☆ حیا سے متعلق احکام الٰہی جان لیں اور تحریر کر سکیں۔

☆ حیا میں غلو کیسے ہو سکتا ہے بیان کر سکیں۔

☆ بے حیائی پھیلانے کے ذرائع کو پہچان کر ان کی نشاندہی کر سکیں۔

طریقہ تدریس: اس سبق کی تدریس کے لئے تبادلہ خیال کا طریقہ (Discussion Method) بہتر رہے گا۔ اس تدریسی طریقہ کار کے مطابق متعلقہ موضوع پر طلبہ سے تبادلہ خیال کیا جاتا ہے اور طلبہ کے ذہنوں میں اُٹھنے والے سوالات کے جواب میں ان کو متعلقہ معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس طریقہ کار کی کامیابی کے لئے تمام طلبہ کا شریک تبادلہ خیال رہنا اور طلبہ کو سوالات کرنے کی آزادی شرط ہے۔

منصوبہ بندی

پہلا دن: (حیا کا مفہوم + حیا اور ایمان)

آمادگی: طلبہ سے پوچھا جائے۔ اسے آپ کیا کہیں گے اگر کوئی مختصر لباس پہن کر پھرے۔

☆ کوئی شخص بے باکی سے بے ہودہ قصے سنائے ☆ کوئی طالب علم نقل کرتے ہوئے پکڑا جائے اور کھڑا ہنستا رہے ☆ کوئی اپنے گناہ کا کھلے عام فخر سے ذکر کرے

☆ کوئی سرکاری ملازم کھلے الفاظ میں رشوت مانگے ☆ کوئی نوکر اپنے محسن کے گھر ڈاکہ ڈالے

طلبہ ابتدائی دو تین بیانات کے جواب میں بے حیا کہیں گے مگر بعد میں متفرق جوابات آئیں گے۔ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد انہیں بتائیں کہ یہ سب بے حیا ہیں ۔ ہم حیا کو بہت محدود معنوں میں لیتے ہیں اس وجہ سے مختلف جوابات آئے۔ یہ سمجھنے کے لئے کہ رشوت خور اور احسان فراموش بے حیا کیسے ہیں حیا کے مفہوم کو سمجھتے ہیں۔

☆ حیا کے مفہوم پر طلبہ سے تبادلۂ خیال کریں۔ س: حیا کسے کہتے ہیں؟

☆ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد تختہ سیاہ پر کتاب ک یہ جملہ تحریر کریں۔

''کوئی فحش، گناہ آلود یا ناپسندیدہ کام کرنے کے خیال سے دل میں جو جھجک اور تامل پیدا ہوتا ہے وہ حیا ہے''

☆ اس جملے کی وضاحت کے بعد آمادگی میں پوچھے گئے بیانات کو دہرائیں اور ہر ہر جملے میں دئے گئے کام کے بارے میں بتائیں یہ بے حیائی کیسے ہے۔

☆ اب ہم اس حدیث کی مدد سے حیا کے مفہوم کی وسعت کو سمجھیں گے۔

☆ صفحہ نمبر ۵۶ پر تحریر حدیث تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

☆ حدیث پر تبادلہ خیال کریں: خیالات کی نگرانی اللہ سے حیا کیسے ہے؟

س۔ پیٹ میں جانے والی چیز سے کیا مراد ہے؟ حرام و حلال کا خیال رکھنے کا اللہ سے حیا سے کیا تعلق ہے؟

س: موت کو یاد رکھنا اللہ سے حیا کا تقاضا کیسے ہے؟ س: کیا موت کو بھول جانے والا اللہ سے حیا نہیں کرتا؟

گروپ ڈسکشن کے طریقہ کار کے مطابق چار چار طلبہ کے گروپ بنا کر مشقی کام میں دیا گیا گروپ ڈسکشن کے پہلے حصّہ پر تبادلہ خیال کر کے نکات لکھنے کا کام دیں۔ (اس کام کے لئے ۵ سے ۷ منٹ دئے جائیں)

☆ اس کے بعد یہ حدیث تختہ سیاہ پر تحریر کریں ''حیا اور ایمان کو ایک ساتھ رکھا گیا ہے جب ان میں سے ایک اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اُٹھا لیا جاتا ہے''

☆ اس حدیث پر تبادلہ خیال کریں: س: ایمان کسے کہتے ہیں؟ س: حیا کا کیا مطلب ہے؟ س: ایمان لانے کے بعد حیا کی صفت کس طرح مدد رتی ہے؟

س؛ ایمان کمزور ہونے سے حیا کیسے کم ہو جاتی ہے؟ حیا ختم ہونے سے پہلے ایمان کیسے کمزور ہو جایا ہے؟ H.Wس (i) (ii)

دوسرا دن:۰(بے حیائی شیطان کا ہتھیار)

آمادگی: طلبہ کو بتایا جائے کہ ان کو حضرت آدمؑ کا واقعہ سنایا جائے گا اس کے بعد چند سوالات پوچھے جائیں گے جن کے جوابات ہر طالب علم اپنے پاس لکھ لے گا (اس طرح ہر طالب علم کو سوچنے کا موقع ملے گا)

☆ حضرت آدمؑ کا واقعہ سنایا جائے (واقعہ سبق کے آخر میں دیا گیا ہے) ☆ اس کے بعد طلبہ سے سوالات کئے جائیں ہر سوال کے بعد طلبہ کو جواب لکھنے کا کچھ وقت دیا جائے پھر اگلا سوال پڑھا جائے (طلبہ صرف نمبر ڈال کر جواب لکھیں) س: اللہ تعالیٰ نے انہیں کس چیز سے منع کیا تھا؟

س۲: شیطان نے اُن سے کیا کہا؟ س۳: انہوں نے شیطان کی بات کیوں مان لی؟ س۴: درخت کو چکھتے ہی کیا ہوا؟

س۵: کیا ایسا درخت کی تاثیر کی وجہ سے ہوا تھا؟ س۶۔ وہ پتوں سے جسم ڈھکنے کی کوشش کیوں کرنے لگے؟ س۷۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں شیطان کے کس فتنے سے خبردار کیا ہے؟

س۸: شیطان کا مشن کیا ہے؟ س۹: شیطان کا طریقہ کار کیا ہے۔

☆ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد اس بات کی وضاحت کریں کہ شیطان نے حضرت آدمؑ و حوا سے اللہ کی نافرمانی کروا کر ان کے لباس ان پر سے اتروا دیتے تھے مگر ان دونوں نے فوراً خود کو پتوں سے ڈھکنا شروع کر دیا اور اللہ کے حضور توبہ کی۔ یہی طریقہ شیطان اب بھی استعمال کرتا ہے کہ بہلا پھسلا کر اللہ کی نافرمانی کرواتا ہے اور انسان کی حیا کو ختم کرتا ہے اگر حیا ہوتی ہے تو انسان نافرمانی کرتے ہی متوجہ ہو جاتا ہے اور توبہ کرتا ہے اور اگر توبہ نہ کرے تو رفتہ رفتہ حیا کم ہوتی جاتی ہے اور وہ اللہ کی نافرمانی میں بڑھتا چلا جاتا ہے (اس کے لئے چند مثالیں دیں)

۱۔ مسلمان معاشرے میں سے پردے کا رواج کس طرح آہستہ آہستہ ختم ہوا۔

۲۔ جس گھرانے میں حرام کمائی آنے لگتی ہے وہاں سب سے پہلے پردہ ختم ہوتا ہے۔

۳۔ مسلمان اپنے عیش و عشرت اور تمام کمزوریوں کے باوجود جب تک حیا کے پابند رہے مگر جب ناچ گانے شراب اور بے حیائی کی جانب راغب ہوئے تو کمزور ہو گئے۔

☆ طلبہ کو بتایا جائے اسی وجہ سے مغربی طاقتیں مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں۔

☆ طلبہ کے ساتھ تبادلۂ خیال کریں۔ س شیطان کس کس طرح بے حیائی کی ترغیب دیتا ہے؟ س: بے حیائی بڑھنے اور اللہ کے احکام توڑنے سے ایمان کیسے کم ہوتا جاتا ہے؟

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ان الصلوۃ عن الفحشاء والمنکر ، بے شک نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے

س: اللہ تعالیٰ کی اطاعت فحش کاموں سے روکتی ہے؟ س: اللہ کی نافرمانی فحش کی طرف کیسے لے جاتی ہے؟

☆ مشقی کام میں دئے گئے گروپ ڈسکشن کے دوسرے حصّے پر تبادلہ خیال کروایا جائے (اس کام کے لئے ۷ سے ۱۰ منٹ دئے جائیں) H.W س۲

تیسرا دن (حیا سے متعلق اللہ کے احکامات)

آمادگی: بذریعہ اعادے کے سوالات

س: حیا کسے کہتے ہیں؟ س: حیا کے کمزور ہونے سے کیا ہوتا ہے؟ س: حیا کا ایمان سے کیا تعلق ہے؟ س شیطان ہمارے ایمان کو کمزور کرنے کے لئے کیا حربہ استعمال کرتا ہے س: حیا سے متعلق اللہ نے کیا احکام دیئے ہیں؟

☆ طلبہ کو بتایا جائے کہ حیا سے متعلق اللہ کے احکامات کو سمجھنے کے لئے گروپ میں تبادلہ خیال کریں گے۔

☆ کلاس کو چھ گروپوں میں تقسیم کر کے ان کو یہ موضوعات دے دئے جائیں (اگر ایک گروپ چھ سے زیادہ طلبہ کا بنے تو ☆ بارہ گروپ بنا کر دو گروپوں کو ایک موضوع دیا جائے)

موضوعات ۱۔ غض بصر ۲۔ گفتگو میں حیا ۳۔ لباس ۴۔ ستر ۵۔ زینت ظاہر کرنا ۶۔ پردہ

☆ طلبہ کو بتائیں کہ وہ اپنے اپنے گروپ میں

۱۔ اپنے موضوع کے معنی و مفہوم ۲۔ عملی زندگی میں اس کا اطلاق ۳۔ اس سے متعلق تبادلۂ خیال کر کے نکات لکھیں۔

☆ تبادلۂ خیال کے لئے ۵ سے ۷ منٹ کا وقت دیں ☆ تبادلۂ خیال مکمل ہونے کے بعد باری باری ہر گروپ لیڈر آ کر کلاس کے سامنے موضوع کی وضاحت کرے۔

☆ دو گروپوں کو ایک موضوع دینے کی صورت میں دونوں گروپوں کے لیڈر مل کر وضاحت کریں۔

☆ طلبہ اُن سے سوال کرنا چاہیں تو کر لیں ☆ اس طرح باری باری تمام چھ موضوعات کی وضاحت مکمل کی جائے۔ ☆ اس دوران استاد نگرانی کے فرائض انجام دے۔

☆ جہاں مداخلت یا وضاحت کی ضرورت محسوس ہو تو استاد رہنمائی کر دے۔

H.W س ا (iii) ، (iv) ، (v) ۵

چوتھادن: (حیا غلو + بے حیائی پھیلانے کی ممانعت)

آمادگی: بذریعہ سوالات س: اگر نماز میں دو کی جگہ تین سجدے کیے جائیں؟ س: اگر کوئی سال بھر روزے رکھے؟ س: اگر کوئی ہر نماز کے لئے غسل کرے؟

س: اگر کوئی پانی نہ ملنے کی وجہ سے نماز ہی نہ پڑھے؟ س: یہ سارے اعمال کیا ہیں؟ (دین میں غلو) اللہ تعالیٰ کا حکم ہے لاتغلو فی دینکم (ترجمہ: اپنے دین میں غلو نہ کرو)

ا۔ دین میں غلو سے کیا مراد ہے۔؟ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد ان کو چند مثالیں دیں۔

ا۔ باپ بھائی اور بیٹے کے سامنے بھی بناؤ سنگھار کرنے کو غلط سمجھنا۔ ۲۔ کوئی عورت ڈاکٹر نہ ملنے کی صورت میں مرد ڈاکٹر سے علاج نہ کرانا۔

۳۔ حیا کی وجہ سے شرم والے پوشیدہ معاملات میں اولاد کی رہنمائی نہ کرنا۔ ۴۔ حیا کی وجہ سے کسی ڈوبتی یا جلتی نامحرم عورت کو نہ بچانا۔

☆ تختہ سیاہ پر کتاب میں دی گئی سورۃ النور کی آیت نمبر ۱۹ ترجمہ کے ساتھ لکھیں اور طلبہ سے اس آیت پر تبادلۂ خیال کریں۔ س۔ یہاں اللہ نے کس لئے عذاب کی خبر دی ہے؟

(فحش پھیلانے والے) س: معاشرے میں فحش کس کس طرح پھیلتا ہے؟ (بے پردگی، فلم، ٹی وی، بے ہودہ تصاویر والے رسالے) س: کونسے پیشے فحش پھیلانے کا ذریعہ ہیں؟

(اداکاری، گلوکاری، ماڈل گرلز، فیشن ڈزائنر، بے ہودہ رسالے نکالنے والے، سینما کا کاروبار کرنے والے، فلموں سے وابستہ افراد)

س: عام افراد کس طرح فحش پھیلانے میں مددگار رہتے ہیں؟

ا۔ اداکاروں فلموں کی تعریف کر کے ترغیب دے کر ۲۔ بے ہودہ فیشن اور لباس کی تعریف کر کے اس کو روج دے کر۔ ۳۔ سنی سنائی بے ہودہ خبروں کو پھیلا کر، بے ہودہ گفتگو اور مذاق کے ذریعے ۴۔ غلط رسالوں ک مطالعہ کر کے اس کی تعریف کر کے ۵۔ اللہ کی ممنوع کی ہوئی چیزوں کو رواج دے کر جیسے بے پردگی مخلوط محفلیں، مخلوط تعلیم، میوزک وغیرہ

۶۔ نوٹ (ان سوالوں کے جوابات صرف اساتذہ کی رہنمائی کے لئے دیئے گئے ہیں۔

اساتذہ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد ان کے سامنے یہ پہلو رکھیں) H.W س ۲، ۳، ۴

مشقی کام

س ا (i) اسلامی تعلیمات کی رو سے کوئی فحش، گناہ آلود یا ناپسندیدہ کام کرنے کے خیال سے دل میں جو جھجک اور تامل پیدا ہوتا ہے وہ حیا ہے۔

(ii) حیا کی صفت ہمارے اخلاق کی محافظ ہے یہ صفت اگر محفوظ ہوتی ہے تو کسی بُرے کام کا خیال آتے ہی اندر سے روکتی اور شرمندہ کرتی ہے اگر پھر بھی وہ کام کر گزریں تو اس برے کام کو کر کے بے باکی اور دلیری نہیں ہوتی اور بُرا کام ہو چکنے کے بعد حیا کی صفت بار بار شرمندہ کرتی اور اصلاح پر اکساتی رہتی ہے۔

(iv) اسلام پاکیزہ معاشرے کی تعمیر کے لئے مسلمان عورتوں اور مردوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ مسلمان عورتوں کو پردے کا حکم دیتا ہے۔ بے حیائی کی گفتگو اور بے حیائی پھیلانے سے روکتا ہے۔

(v) مسلمان لباس کے سلسلہ میں ان باتوں کا خیال رکھتا ہے۔

ا۔ لباس ستر کو ڈھانکنے والا ہو، نہ مختصر ہو اور نہ ہی تنگ یا باریک ہو۔

۲۔ لباس میں دوسری قوموں کی خاص کر ان کی مذہبی علامت کی نقالی نہ ہو۔

۳۔ عورتیں مردوں کی مشابہت اور مرد عورتوں کی مشابہت والا لباس نہ پہنیں۔

۴۔ لباس میں تکبر اور اسراف (بہت زیادہ خرچہ) نہ ہو۔

(vi) حیا میں غلو: اسلام اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مکمل اطاعت کا نام ہے لہٰذا حیا کے حدود کی ضمن میں اللہ تعالیٰ نے ضرورت کے لحاظ سے جہاں نرمی کی اجازت دی ہے اور اس نرمی پر عمل کرنا اور اس اجازت سے فائدہ اٹھانا جائز ہی نہیں بلکہ اللہ کی اطاعت ہے۔ اللہ کے احکام سے بڑھ کر عمل کرنا، مشکلات اور معاملات میں تنگی کا سبب بن جاتا ہے، یہی رویہ حیا میں غلو (اپنی طرف سے بڑھانا) کہلاتا ہے۔

وضاحتی نکات برائے مشقی کام

س ا۔ یہ یاداشت اور فہم جانچنے والے بیانیہ طرز کے سوالات ہیں۔

س ۲۔ اسلامی اصطلاحات کے فہم سے متعلق یہ سوال کتاب پر بھی کرایا جا سکتا ہے۔

س ۳۔ اس سوال کا مقصد طلباء کو مشاہدے اور حاصل شدہ علم کے عملی انطباق کی جانب متوجہ کرنا ہے۔ س ۴۔ قرآنی آیت سے متعلق یہ سوال طلبہ میں قرآنی عربی سے قربت اور فہم کا ذریعہ بنے گا انشااللہ اسے طلبہ با آسانی کرلیں گے۔

س ۵۔ اس سوال کا مقصد طلبہ کو معاشرتی مسائل میں وجہ اور اثرات پر غور کی جانب متوجہ کرنا جو انشااللہ ان کے فہم میں اضافہ کا ذریعہ ہوگا (طلبہ کو کوئی خاص جواب لکھنے پر مجبور نہ کیا جائے بلکہ ہر ایک کو اپنے فہم کے مطابق لکھنے کی ہدایت کی جائے)

س ۶۔ اس سوال سے طلبہ حاصل شدہ معلومات کا حقیقی زندگی مشاہدہ کریں گے اس طرح ان کا فہم راسخ ہوگا۔

س ۷۔ طلبہ کو آزادانہ تبادلۂ خیال کر کے اپنے فہم کے مطابق نکات لکھنے کا موقع دیں۔ یہی بات ان کی صلاحیتوں کی نشونما کا ذریعہ بنے گی۔

س۲:(i)نامحرم۔وہ مرد جن سے پردے کا حکم ہے۔ (ii)غض بصر۔کسی غلط چیز پر نظر نہ دالنا۔ (iii)ساتر لباس۔اللہ کی ہدایت کردہ حدود کا لباس
(iv)غلو۔اللہ کے حکم سے بڑھ کر عمل کرنا

س۳:گلوکاری،موسیقی،سینما کا کاروبار،وڈیو شاپس،ماڈل گریز،رقص،بے ہودہ میگزین

س۴:

آیت	اِنَّ الذینَ	یحِبُّونَ	اَن	تَشیعَ	الفاَحِشَۃُ	فی الذینَ	اٰمَنُو	لَھُم
لفظی ترجمہ	بے شک جو لوگ	چاہتے ہیں	کہ	پھیلے	فحش	ان لوگوں میں	جو ایمان لائے	ان کے لئے
رواں ترجمہ	بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں فحش پھیلے ان کے لئے							

آیت	عذاب اَلِیم	فیَ الدّنیا	وَالا ٰخرَۃِ	وَالله	یَعْلَمُ	وَاَنتُم	لَا	تَعلَمُونَ
لفظی ترجمہ	دردناک عذاب ہے	دنیا میں	اور آخرت میں	اور اللہ	جانتا ہے	اور تم	نہیں	جانتے
رواں ترجمہ: دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔								

س۵:(i)وہ اللہ کی نافرمانی میں بڑھتا جائے گا۔
(ii)معاشرے میں بے حیائی اور جرائم میں اضافہ ہوگا۔ (iii)لوگ صرف دنیاوی قانون کی موجودگی میں بنے رہیں گے کوئی دیکھنے والا نہ ہوگا وہ ہر قسم کی حرکت کر گزریں گے۔
(iv)بہت سے معاشرتی مسائل اور مشکلات پیدا ہونگی۔ (v)بے حیائی تیزی سے پھیلے گی یہاں تک کہ اس کو ناپسند کرنے والے اس سے نہیں بچ سکیں گے۔
(vi)لوگ ویسا ہی بننا چاہیں گے اور اللہ کی مافرمانی کے عمل کو برائی کے بجائے اچھا سمجھا جانے لگے گا۔(vii)لوگ ماڈرن تو کہنے لگیں گے لیکن اللہ کے ناپسندیدہ بن جائیں گے
(viii) ہر قسم کی اچھی بُری چیز دیکھنے کی وجہ سے خیالات بگڑیں گے اور بُری چیزیں اچھی لگنے لگیں گی۔(ix) خود مشکلات میں پڑیں گے لوگ اسلام کو بہت سخت سمجھنے لگیں گے اور الٰہہ تعالیٰ بھی خوش نہیں ہوں گے۔(x)انسان آہستہ آہستہ بُری باتوں اور گالم گلوچ میں مزے لینے لگے گا اور اخلاق بگڑ جائے گا۔
س۶۔(i) بدنگاہی (ii) فحش گوئی (iii) مخلوط محفلیں (iv)بے حیائی (v)بے پردگی
س۷:گروپ ڈسکشن
ا۔ممکنہ نکات یہ ہوسکتے ہیں۔ا۔ہم اللہ سے حیا کیسے کریں۔ (i)دل میں کوئی بُرا خیال آئے تو فوراً اللہ سے توبہ کریں۔(ii)تنہائی میں بھی کوئی گناہ نہ کریں کیونکہ اللہ تو دیکھ رہا ہے۔ (iii)کبھی جھوٹ نہ بولیں کیونکہ کوئی جانے یا نہ جانے اللہ تو جانتا ہے۔ (iv) کسی کو دھوکا دینے یا کسی کے خلاف سازش کرنے کی کوشش نہ کریں۔
(v)کبھی کسی کی غیبت نہ کریں کیونکہ وہ شخص تو نہیں سن رہا مگر اللہ تو سن رہا ہے۔
۲۔i۔غضِ بصر کا اہتمام کریں ii۔فحش گوئی سے اجتناب iii۔صحبتِ صالح ختیار کریں iv۔پردے کا اہتمام v۔لباس اور ستر میں حیا کا اہتمام

حضرت آدمؑ کی کہانی

حضرت آدمؑ اور حوا کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں رکھا جہاں ہر طرف اللہ کی نعمتیں ہی نعمتیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن سے فرمایا تم دونوں یہاں مزے سے رہو جو دل چاہے کھاؤ پیو مگر صرف اُس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ ظالموں میں ہو جاؤ گے۔ حضرت آدمؑ اور حوا مزے سے جنت میں رہنے لگے۔ شیطان جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے مردود قرار پا چکا تھا اس نے قسم کھائی تھی کہ انسان کو بہکا کر اللہ کا ناشکرا بنا کر رہوں گا۔ وہ بھیس بدل کر حضرت آدمؑ اور حوا کے پاس پہنچا اور ان دونوں سے کہا "تمھیں پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اس درخت سے کیوں روکا ہے؟ انہوں نے انکار کیا تو شیطان نے کہا اس درخت کی خاصیت یہ ہے کہ جو اس کا پھل کھالیتا ہے وہ فرشتہ بن جاتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ حضرت آدمؑ اور حوا کو اس کی بات کا یقین نہیں آیا تو اس نے قسم کھائی اور ان کو یقین دلایا کہ تم دونوں کا دوست اور خیر خواہ ہوں اور بالکل سچ کہہ رہا ہوں اب ان کو کچھ کچھ شک ہونے لگا انہوں نے سوچا ذرا سا چکھ کر دیکھ لینے میں کیا حرج ہے۔ اس طرح شیطان کی باتوں میں آ کر وہ تھوڑی دیر کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کو بھول گئے اور اُس درخت کا پھل؛ لکھا لیا وہ پھل کھانا تھا کہ ایک دم ان سے جنت کے کپڑے اُتر گئے اور وہ حیران و پریشان ہو گئے۔ انہوں نے گھبراہٹ میں جلدی جلدی جنت کے درختوں کے پتے توڑ توڑ کر اپنے جسموں کو ڈھانکا اتنے میں شیطان غائب ہو چکا تھا۔

اب ان کی سمجھ میں آیا کہ یہ کیا ہو گیا ہے وہ اپنے رب کا حکم توڑ بیٹھے ہیں اور جنت کا لباس چھن جانا اسی نافرمانی کا نتیجہ ہے۔ اب دونوں بُری طرح رونے اور گڑگڑانے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا "کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت کے پاس جانے سے نہیں روکا تھا اور پہلے ہی نہیں بتا دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہ ء حضرت آدم و حوا نے رو رو کر اللہ تعالیٰ سے اپنے قصور کی مانگی اور کہا ہمارے رب ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا اب اگر تو نے ہم کو معاف نہیں کیا اور ہم پر رحم نہیں کیا تو ہم تباہ ہو جائیں گے، اللہ تعالٰ نے ان دونوں کو معاف کر دیا اور زمین پر اترنے کا حکم دیتے ہوئے خبردار کر و کر دیا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے اس سے بچ کر رہنا۔

اجتماعیت

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو سکیں کہ

ا۔ اجتماعیت کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔

۲۔ اسلام اجتماعیت کا دین ہے دلائل سے ثابت کر سکیں۔

۴۔ اسلامی اجتماعیت کے بنیادی اُصول بیان کر سکیں۔

۵۔ اسلامی اجتماعیت کی تاریخ بیان کر سکیں۔

۶۔ موجودہ دور میں بحیثیت مسلمان اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ سکیں۔

طریقہ تدریس: اس سبق کو پڑھانے کے لئے سوال وجواب اور تقریر کا طریقہ کار استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقہ کار کے مطابق طلبہ سے موضوع سے متعلق سوالات اس ترتیب کے ساتھ کئے جاتے ہیں کہ طلبہ موضوع سے متعلق معلومات حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
پہلا دن: (اسلام دین اجتماعیت، اجتماعیت کا مقصد) آمادگی: (تصوراتی سرگرمی کے ذریعے) ۔ طلبہ کو تصور کرائیں کہ آپ تنہا ایک جزیرے پر موجود ہیں ان کے سامنے مکمل تصویر کشی کے بعد پوچھیں ۔ آپ کس کس چیز کی کمی محسوس کریں گے؟ ۔ ان چیزوں کی کمی آپ کیوں محسوس کریں گے؟ ۔ اجتماعیت کسے کہتے ہیں؟ ۔ اجتماعیت انسان کی ضرورت کیوں ہے؟ سوالات کے بعد طلباء سے صفحہ نمبر ۶۶ کے پہلے پیراگراف کا خاموش مطالعہ کرنے کو کہا جائے۔ ۔ خاموش مطالعہ کا وقت ختم ہونے کے بعد طلباء سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جائیں۔ (i) اسلام نے اجتماعیت کے کون سے پہلوؤں کو دین کا حصہ بنایا ہے (اولاد کی پرورش وغیرہ) (ii) ان پہلوؤں کو دین کا حصہ بنا کر کس چیز کا درجہ دیا گیا ہے (عبادت) (iii) اسلامی عبادات میں اجتماعیت کا رنگ کیسے غالب ہے (باجماعت نماز کی اہمیت، رمضان کے روزوں کا ساتھ رکھنا، حج وغیرہ۔ (iv) حکومتی ذمہ داریوں کو اسلام میں کیا مقام حاسل ہے؟ (v) ان تمام حقائق سے کیا واضح ہوتا ہے؟ (vi) اجتماعیت کے بغیر پورے اسلام پر عمل ممکن نہیں ہے۔ کیسے؟ ۔ ان تمام سوالات کے بعد طلبہ کو موضوع اجتماعیت کا مقصد کا خاموش مطالعہ کرنے کو کہا جائے۔ مطالعہ کے بعد مندرجہ ذیل سوالات کئے جائیں۔ (i) عام طور پر قومیں کس طرح وجود میں آتی ہیں؟ (ii) مسلمان قوم کس بنیاد پر وجود میں آتی ہے؟ (iii) امتِ مسلمہ کا عظیم مقصد کیا ہے؟ (iv) اسلامی اجتماعیت کس وجہ سے دوسری تمام اجتماعیت کے مقابلے میں مضبوط ہوتی ہے؟ (اسلامی اجتماعیت اپنے عظیم مقاصد کی وجہ سے دوسری تمام اجتماعیت سے مضبوط ہے۔ اسلامی اجتماعیت کس	آمادگی: تصوراتی سرگرمی کا مقصد دراصل طلبہ کو اس حقیقت سے روشناس کرانا ہے کہ اجتماعیت انسان کا ایک فطری تقاضہ ہے۔ اکیلے اور علیحدہ رہنا انسان کے لئے ممکن ہی نہیں ہے۔ وضاحتی نکات ۔ اجتماعیت کے بغیر پورے اسلام پر عمل نہیں ہے کیونکہ (i) اجتماعیت کے بغیر اسلامی ضداو کا نفاذ ممکن نہیں ہے۔ (ii) حقوق العباد کی ادائیگی ممکن نہیں۔ (iii) عبادات ادا نہیں کی جاسکتی ہیں۔ (حج باجماعت نماز وغیرہ) (iv) جہاد کا فریضہ انجام نہیں دیا جاسکتا۔ (v) امر بالمعروف کا فرض ادا نہیں ہوسکتا ہے۔

وجہ سے دوسری تمام اجتماعیت کے مقابلے میں مضبوط ہوتی ہے؟ (اسلامی اجتماعیت مقاصد کی وجہ سے دوسری اجتماعیت سے مضبوط ہوتی ہے۔ اسلامی اجتماعیت کا مقصد دنیا کی اصلاح کا عظیم کام ہے۔ کیونکہ یہ مقصد عام دنیاوی مقاصد سے بہت بلند ہے اسی لئے یہ اجتماعیت بھی دوسری اجتماعیّتوں کی نسبت بہت زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔)

(v) اسلامی اجتماعیت دوسری قوموں کے لئے کس طرح فلاح کا باعث ہوتی ہے؟

دنیا کی اصلاح کا عظیم مقصد دراصل دنیا کی فلاح کا سبب ہے اس عظیم مقصد کی وجہ سے اسلامی اجتماعیت کا وجود دوسری قوموں کے لئے خطرے کے بجائے ان کی فلاح کا باعث ہوتا ہے جبکہ جاہلیت کے جذبات یعنی قوم، نسل، رنگ اور زبان پر بنی ہوئی اجتماعیّتوں کا ٹکراؤ آپس میں لازمی ہوتا ہے۔

ان سوالات کے جوابات طلبہ سے سننے کے بعد C.W میں ۴ کے بعد نکات لکھوائے جائیں۔

C.W: س ۴   H.W س ا (i) ، (ii)

دوسرا دن (اسلامی اجتماعیت کے بنیادی اصول)

آمادگی: اعادے کے سوالات کے ذریعے

س۔ اجتماعیت انسان کا فطری تقاضہ کیسے ہے۔

س۔ اسلامی اجتماعیت کا مقصد کیا ہے؟

☆ ان سوالات کے بعد طلبہ کو ۹ گروہ میں تقسیم کر کے مندرجہ ذیل گروپ ورک کرنے کے لئے دیا جائے۔

ہر نکتہ سے متعلق کیے جانے والے سوالات پوچھنے کے بعد اگر طلبہ مزید وضاحت کرنا چاہے تو ان کو اس اس وضاحت کا موقع فراہم کیا جائے۔

۔طلبہ کے ہر ایک گروہ کو کتاب میں موجود اسلامی اجتماعیت کے اُصول ترتیب وار دیے جائیں۔

☆ اور ہر گروہ اپنے نکتہ سے متعلق تبادلۂ خیال نکات تحریر کریں۔ تبادلۂ خیال کے دئے جانے والے وقت کے بعد استاد ہر گروہ سے اس کے نکتہ کے متعلق درج ذیل سوالات کر کے وضاحت کروالیں۔

نکتہ نمبر ا۔

(i) مدینہ کی اجتماعیت کی تشکیل کس بنیاد پر ہوئی؟

(ii) رسول نے مسلمانوں کے درمیان کون سا رشتہ قائم کیا تھا؟

iii) اس رشتہ سے کس چیز کا خاتمہ ہو گیا؟

اسلامی اخوت کو قرآن پاک میں کس طرح بیان کیا گیا ہے؟

نکتہ نمبر ۲:

(i) اس اجتماعیت کی مضبوطی کے لئے قرآن میں کیا حکم ہے؟

(ii) اللہ کی رسی سے کیا مراد ہے؟

(iii) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کے لئے کیا کرنا ہوگا؟

(iv) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کے کیا نتائج ہونگے؟

نکتہ نمبر ۳؛

(i) اسلامی اجتماعیت میں کون کون سی چیز سخت ممنوع ہے۔

(ii) کس چیز کو جاہلیت پر جمع ہونا قرار دیا گیا ہے؟

نکتہ نمبر ۴

(i) با جماعت نماز میں کس طرح کھڑے ہونے کا حکم ہے؟

(ii) اس طرح کھڑا نہ ہونے سے کیا نقصان ہے؟

نکتہ نمبر ۵

(i) ذمہ داریاں کس قسم کے لوگوں کو دینے کا حکم ہے۔

(ii) قرآن کی کس آیت میں اس حکم کو بیان کیا گیا ہے۔

نکتہ نمبر ۶:

(i) اجتماعیت کا نظام کس طرح چلانے کا حکم ہے؟

(ii) شوریٰ سے کیا مراد ہے؟ شورائی نظام سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

نکتہ نمبر ۷:

(i) حاکم اور رعایا سے متعلق قرآن میں کیا حکم ہے؟

(ii) اسلامی اجتماعیت میں حاکم کی اطاعت کن چیزوں میں کرنا واجب ہے (معروف میں)۔

(iii) حاکم کی اطاعت کیوں فرض قرار دی گئی ہے؟ (iv) حاکم کی اطاعت سے اجتماعیت کو کیا فائدہ ہوگا؟

نکتہ نمبر ۸

(i) اسلامی اجتماعیت کو برقرار رکھنے کے لئے حضورؐ نے کن چیزوں کا حکم دیا ہے؟

نکتہ نمبر ۹ (i) اجتماعیت سے علیحدہ ہونے والے افراد کو کیا وعید سنائی گئی ہے؟

ہر نکتہ سے متعلق نکات کو واضح کرنے کے بعد چار چار طلبہ کے گروہ بنا کر مندرجہ ذیل گروپ ڈسکشن کرنے کو کہا جائے۔ علاقے اور نسل کی بنیاد پر بننے والی اجتماعیت اور عقیدے اور

مقصد کی بنیاد پر بننے والی اجتماعیت میں کیا فرق ہوگا۔ (پانچ فرق تحریر کیجیے)

۔گروپ ڈسکشن کے طریقہ کار کے مطابق تمام گروپ سے ان کے نکات کی پیش کش کروائی جائے۔

C.W س٦

H.W س۵(i)تا (vii)،س (ii)

تیسرا دن (اسلامی اجتماعیت تاریخ کے آئینے میں موجود حالات اور مسلمانوں کی ذمہ داری)

آمادگی: اعادے کے سوالات کے ذریعے

س۔سب سے پہلی اسلامی اجتماعیت کونسی ہے؟ س۔اس اجتماعیت کی بنیاد کس بات پر رکھی گئی تھی؟ س۔اس اجتماعیت نے کس چیز کا خاتمہ کردیا تھا؟

ان سوالات کے بعد طلبہ کو اسلامی اجتماعیت کی تاریخ پر تقریر معلومات فراہم کی جائے تقریر کے نکات کا ایک فلو چارٹ بنا کر کلاس میں آویزاں کہا جائے تاکہ تقریر میں ترتیب وار نکات کو بیان کرنے میں آسانی ہو۔

فلو چارٹ کے نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) مدینہ کی بستی (ii) جزیرہ العرب (iii) خلفائے راشدین کا دور (تین بڑے براعظموں تک وسعت) (iv) بنوامیہ اور بنوعباس کا دور

(v) خلافت عثمانیہ کا کاتمہ (iv) نوآبادیاتی نظام (vii) چھوٹے چھوٹے اسلامی مما لک کا قیام

۔اس تقریر کے بعد دنیا کے عالمی نقشہ پر اسلامی مما لک دکھائے جائیں تاکہ طلباء کو اندازہ ہو سکے کہ آج امتِ مسلمہ کہاں تک پھیلی ہوئی ہے۔

طلبہ سے سوال پوچھا جائے کہ

(i) امت مسلمہ کو اللہ تعالیٰ نے کیا کام سونپا تھا

(ii) آج مسلمان کی پہچان کس حیثیت سے ہوتی ہے؟

(iii) دین کی سمجھ رکھنے والے مسلمانوں کے لئے کرنے کا کیا کام ہے؟

(iv) معاشرے کی اصلاح کس طرح ممکن ہے؟

(v) امر بلمعروف کا فرض اجتماعی طور پر کس طرح ادا کیا جا سکتا ہے؟

(vi) آپ کو معاشرے میں بھلائی کا کام کرنے والے لوگ کتنی تعداد میں نظر آتے ہیں؟

(vii) آپ کے خیال میں یہ عظیم کام اکیلے کرنا ممکن ہے؟

ان تمام سوالات کے ذریعے کتاب میں موجود نکات کو واضح کرنے کی کوشش کی جائے کہ اجتماعیت کے ذریعے ہی امر بالمعروف کے فرض کی ادائیگی بھی ممکن ہے۔

H.W س۷(i)۔(vi) س۱ (iii) (iv)

چوتھا دن: (اجتماعیت کے فوائد)

آمادگی: طلبہ سے سوال کیا جائے کہ

ایک اسلامی ملک میں رہنے کے کون کون سے فوائد آپ کو حاصل ہیں؟

(دین پر عمل کرنے میں آسانی ہے، عبادات، تہوار وغیرہ)

۔غیر مسلم مما لک میں بسنے والے مسلمان افراد کون کون سی مشکلات کا سامنا کرتے ہیں؟

۔ایمان کی حفاظت کس ماحول میں زیادہ ہوتی ہے؟ اسلامی اجتماعیت میں یا لادینی اجتماعیت میں؟

۔اسلامی اجتماعیت ایمان کی حفاظت کس طرح کرتی ہے؟ دو مثالیں دیں؟

۔طلبہ سے ان سوالات کے جوابات سننے کے بعد ان چار نکات کو واضح کیا جائے کہ اسلامی اجتماعیت کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں۔

وضاحتی نکات

فلو چارٹ کا مقصد طلباء کے سامنے اسلامی تاریخ کی مختصر اور بیک وقت ان کے سامنے لانا ہے۔فلو چارٹ کے ہر نکتہ کی مختصراً وضاحت ضرور کی جائے۔

نکتہ نمبر ٦ کی وضاحت اس طرح سے ہے۔

۔نوآبادیاتی نظام کے تحت چند یورپی مما لک پوری اسلامی دنیا کو اپنی نوآبادیات میں شامل کرلیا تھا۔

فلو چارٹ کا خاکہ

مدینہ کی بستی

|

جزیرہ عرب

|

خلفائے راشدین کا دور

|

بنوامیہ بنوعباس کا دور

|

خلافت عثمانیہ کا دور

|

نوآبادیاتی نظام

|

چھوٹے چھوٹے اسلامی مما لک کا قیام

(i) ایمان کی حفاظت (ii) مکمل اسلام پر عمل (iii) اللہ کی تائید (iv) اجتماعی سوچ

طلبہ سے ہر ایک نکتہ کی وضاحت لے لئے چار گروہ میں تقسیم کرکے ہر ایک گروہ کو ایک ایک نکتہ وضاحت کرنے کے لئے دیا جائے اور ان نکات کے گروپ سے پیشکش کروالی جائے۔ H.W س ۸ س ۶

مشقی کام

س i۔ امت مسلمہ کا مقصد دراصل دنیا کی اصلاح کرنا ہے قرآن پاک کی سورۃ آل عمران کی آیت ۱۱۰ میں فرمایا گیا ہے کہ ''تم وہ بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے نکالے گئے ہو نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکے ہو اللہ پر ایمان رکھتے ہو''

(ii)۔ دنیا کے تمام مذاہب میں لوگ رب سے تعلق پیدا کرنے کے لئے اور عبادت کرنے کے لئے تنہائی کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ اسلام کی تمام عبادات میں اجتماعیت کا رنگ غالب ہے۔ مثلاً نماز پڑھنے سے باجماعت پڑھنے کا ثواب ستائیس گنا زیادہ ہے۔ اسی طرح رمضان کے روزوں میں ایک ساتھ سحری وافطار کرنا پورا مہینہ تراویح کے لئے اکھٹے اجتماعیت کو مضبوط کرتا ہے۔

(iii)۔ تین براعظموں پر پھیلی بڑی مسلم سلطنت میں وقت کے ساتھ جو وسعت پیدا ہوئی اس نے تمام نسلوں کے لوگوں کو خالص اسلامی شناخت دی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ جب مسلمانوں میں بگاڑ پیدا ہوا تو اس نے عوام کی سوچ کو بھی متاثر کیا اور اسلامی شعار کے بجائے غیر اسلامی شعار دل کو لبھانے لگے تو زندگی کا صحیح مقصد نظروں سے اوجھل ہو گیا جس سے اُمتِ مسلمہ میں ٹوٹ پھوٹ شروع ہو گئی۔ یہ اندرونی خلفشار اور بیرونی سازشیں اتنی بڑھیں کہ خلافتِ عثمانیہ ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ اُمتِ مسلمہ کے ٹوٹنے کا واحد اسلام سے دوری تھا جس نے جاہلانہ جذبہ کو ابھارا اور بھائی کو بھائی سے جدا کر دیا۔

(iv)۔ امتِ مسلمہ کے بکھر جانے کے بعد یہ فرض بنتا ہے کہ مسلمان امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا کام کرتے ہوئے اپنے معاشرے کی اصلاح کریں تاکہ مسلمان دوبارہ اپنے دین کی طرف رجوع کرکے پھر واحد امت بن سکے اور اسلام کو صرف اپنے آپ تک محدود رکھنے کے بجائے دوسرے مذاہب کے لوگوں تک بھی پہنچائیں۔ یہ دونوں کام اجتماعیت کے ذریعے ہی ممکن ہیں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ دین کو غالب کرنے والی کسی بھی اجتماعیت کا حصہ بن کر اس جدوجہد میں شریک ہو۔

وضاحتی نکات

س ۱۔ یہ یادداشت وفہم جانچنے والے بیانیہ طرز کے سوالات ہیں۔

س ۲۔ یہ قرآنی آیات سے متعلق اس سوال کا مقصد قرآنی عربی سے آشنائی وفہم دینا ہے

س ۳۔ یہ سوال خوشخطی اور حفظ حدیث سے متعلق ہے۔

س ۴۔ اس سوال کا مقصد طلبہ میں غور وفکر اور دلائل دینے کی صلاحیت کی نشوونما ہے۔

س ۵۔ قرآنی آیت کی تفہیم کا یہ سوال قرآن پر غور وفکر کی ترغیب دلانے کے لیے ہے۔

س ۶۔ گروپ میں تبادلۂ خیال کے ذریعے فرق اور مثالیں لکھنے کا یہ کام طلبہ میں آپس میں ایک دوسرے سے سیکھنے کی صلاحیت کی نشوونما کے ساتھ ساتھ انکے ذہنوں کو وسعت دے گا۔

س ۷۔ وجوہات پر غور کرنے سے متعلق یہ سوال طلبہ کی فکری صلاحیتوں کی نشوونما میں معاون ہوگا۔

س ۸۔ حاصل شدہ معلومات کے عملی اطلاق سے متعلق یہ سوال طلبہ میں معلومات منتقل کرنے اور دلائل دینے کی صلاحیت کو جلا بخشنے کا ذریعہ بنے گا۔

(نوٹ: تمام سوالات طلبہ کو اپنی ذہنی استعداد کے متعلق خود حل کرنے دیں۔ ان کو کوئی متعین جواب دینے پر مجبور نہ کریں۔ یہاں سوالات کے جوابات صرف اساتذہ کی رہنمائی کے لیے دیے گئے ہیں۔)

مشقی کام

س ۲۔ ''اسلام اجتماعیت کا دین ہے'' پانچ دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) اسلام نے اجتماعیت کے مختلف پہلوؤں کو دین کا حصہ بنا کر عبادات کا درجہ دے دیا ہے مثلاً اولاد کی پرورش، والدین کی اطاعت وخدمت، بہن بھائیوں، رشتہ داروں اور پڑوسیوں سے حسنِ سلوک کرنا۔ (ii) جو کام عام معاشرے میں انسان اپنی ضرورت کے تحت کرتا ہے وہی کام اسلام میں اللہ کی رضا اور اجر وثواب کا باعث بن جاتا ہے۔

(iii) اسلام نے مجبور اور بے کس افراد کے حقوق معین کرکے معاشرے کے مالدار لوگوں پر ان کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ڈالی ہے۔

(iv) اسلام میں تمام عبادات اجتماعیت کا رنگ لئے ہوئے ہیں۔ (v) اسلام میں حکومتی ذمہ داریوں کو بھی دین کا حصہ قرار دیا ہے اور حکمرانوں اور عوم کے حقوق و فرائض متعین کئے ہیں۔

س۳۔

	کنتم	خیر	امت	اخرجت	للناس	تا مرون	بالمعروف	وتنھون	عن المنکر	تومنو ن	باللہ
لفظی ترجمہ	تم ہو	بہترین	گروہ	جو نکالا گیا	لوگوں کے لئے	تم حکم دیتے ہو	نیکی کا	اور روکتے ہو	برائی سے	اور تم ایمان لاتے ہو	اللہ پر
	رواں ترجمہ: تم وہ بہترین گروہ ہو جو لوگوں کے لئے نکالی گئی ہو تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔										

	واعتصمو	بحبل اللہ	جمیعا	ولا	تفرقو
لفظی ترجمہ	اور مضبوطی سے پکڑ لو	ااﷲ کی رسی کو	سب مل کر	اور نہ	فرقہ فرقہ ہو
رواں ترجمہ: اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ					

س۴۔(i) اور اللہ کی رسی مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔ (ii) اللہ تعالیٰ اُمتِ مسلمہ سے مخاطب ہے اور اللہ کی عطا کردہ ہدایات کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم تفرقے سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (iii) اللہ کی رسی سے مراد قرآن و حدیث ہے۔ (iv) اللہ کی رسی کو پکڑنے کے لئے قرآن و حدیث سے اپنا رابطہ استوار کرنا ہوگا۔

(v) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے سے اجتماعیت اپنے بکھرنے کے امکانات سے محفوظ رہے گی اور کمزور نہ پڑے گی۔

(vi) کیونکہ آج مسلمان اس حکم پر عمل اس لئے نہیں کر رہے کہ انہوں نے قرآن و حدیث کی ہدایات کو بھلا دیا ہے اور غیر اسلامی شعائر کو اپنا مقصد بنا لیا ہے۔

(vii) اس حکم پر عمل نہ کرنے کی ہی وجہ سے آج مسلمان تفرقہ اور انتشار کا شکار ہیں جن کی وجہ سے اتنی بڑی تعداد میں ہونے اور اتنے سارے وسائل کے مالک ہونے کے باوجود ہر جگہ کمزور ہیں۔

س۵۔(i) اسلام ایک مکمل نظام زندگی کا نام ہے کیونکہ اسلام ہر شعبہ اندگی میں اطاعت کا نام ہے اور یہ اطاعت اجتماعیت میں رہ کر ہی ممکن ہے۔

(ii) عصبیت چونکہ تفرقہ پیدا کرتی ہے اور گروہوں میں تقسیم کر دیتی ہے۔ اسلامی اجتماعیت میں وطن، نسل، ذات برادری یا زبان کی بنیاد پر ایک دوسرے پر بڑائی جتانے سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور ایسی بات پر جمع ہونے کو جاہلیت قرار دیا ہے۔

(iii) کیونکہ ابتداء میں مسلمان دین کے نفاذ کو ایک فریضہ سمجھتے تھے۔

(iv) دین کو غالب کرنے کا مقصد ہر شعبہ اندگی میں دین کا نفاذ کرنا ہے لہذا یہ جدوجہد صرف اجتماعی طور پر ہی ممکن ہے۔

(v) سربراہ کی اطاعت کے بغیر اجتماعیت قائم نہیں ہو سکتی۔ اجتماعیت کے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ سربراہ کی اطاعت کی جائے تاہم یہ اطاعت معروف میں ہے منکر میں نہیں ہے۔

(vi) مسلمان آبادی کا بڑا حصہ اسلامی تعلیمات سے ناواقف اس لئے ہے کہ آج امت مسلمہ اپنا فریضہ (اسلام کو غالب کرے) بھول کر بہت سے چھوٹے چھوٹے ممالک میں تقسیم ہو چکی ہے اور دین کو پھیلانے کا کام کرنے کے بجائے اپنی قومیت پر فخر کرنا زیادہ اہم سمجھتے ہیں۔

س۶۔ میں اس کو بتاؤں گا اس اجتماعیت کا انتخاب کرے جو ان اسلامی اصولوں پر عمل ہو۔

۱۔ جس میں فیصلے قرآن و سنت کے مطابق کئے جاتے ہوں نہ کہ اکثریت یا کسی ایک فرد کی مرضی کے مطابق ہوں۔

۲۔ جس میں ذمہ داریاں اور مناصب ان لوگوں کو دیے جاتے ہوں جو ان کے اہل نہ ہوں اور مناصب دولت مندوں یا کسی خاص خاندان یا علاقہ کے لوگوں کا حق نہ سمجھے جاتے ہوں ۳۔ جس علاقہ، نسل، زبان، یا ذات برادری کی وجہ سے کسی کو بڑا کسی کو چھوٹا نہ سمجھا جاتا ہو۔

۴۔ جس کا مقصد صرف کسی نسل، کسی ذات یا کسی خاص علاقے یا زبان سے تعلق رکھنے والوں کی بھلائی نہ ہو بلکہ وہ تمام انسانیت کی فلاح کی بات کرتی ہو۔

گروپ ڈسکشن: (ا)

علاقے اور نسل پر بننے والی اجتماعیت	عقیدے اور مقصد کی بنیاد پر بننے والی اجماعیت
(i) دوسرے علاقے اور نسل کے لوگوں سے مخالفت کا جذبہ ہوگا۔ (ii) پنے علاقے اور نسل کے لئے شناخت کر کے فخر کا اندازہ ہوتا ہے (دوسروں کو کمتر سمجھنا) (iii) اپنے لوگوں کی بے جا حمایت کا جذبہ ہوتا ہے۔ (iv) تنگ نظری پائی جاتی ہے۔ (v) قومیت کا دائرہ نسل اور علاقے تک محدود ہوتا ہے اس میں وسعت نہیں آتی۔	(i) کسی قوم اور نسل کے لئے مختلف کا جذبہ نہیں ہوتا بلکہ سارے افراد کے لئے خیر خواہی کا ضزبہ ہوتا ہے۔ (ii) دوسروں کو کمتر اور حقیر سمجھنے کا رویہ نہیں ہوتا۔ (iii) ایسی اجتماعیت حق کا ساتھ دیتی ہے اور اپنے افراد کی برائیوں کو تحفظ فراہم نہیں کرتی۔ (iv) ان لوگوں میں بڑی وسعت نظر ہوتی ہے اور وہ ہر مظلوم کی مدد اور ہر انسان کی ہدایت کے لئے کوشاں رہتے ہیں چاہے وہ کسی بھی نسل وعلاقے کا ہو۔ (v) ایسی قومیت کا دائرہ پھیلتا ہے اور یہ اپنے عقیدے اور مقصد کو مان لینے والے ہر علاقے نسل کے افراد کو اپنے اندر شامل کرتی جاتی ہے۔

۲) (i) اسلامی اجتماعیت میں ہر فرد امر بالمعروف ونہی عنالمنکر کا فریضہ انجام دے رہا ہوتا ہے جس سے کہ ایک پاکیزہ ماحول قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

(ii) اسلامی اجتماعیت کی موجودگی میں انسان برائی کرنے میں حیا محسوس کرتا ہے اور کوئی بھول چوک ہو جائے تو دوسرے افراد فوراً ہی اس پر متوجہ کرنے کے لئے موجود ہوتے ہیں

(iii) اسلامی اجتماعیت پورے اسلام پر عمل کو ممکن بناتی ہے اور ایک مسلمان تمام ارکان اسلام کو مکمل آزادی اور یکسوئی کے ساتھ ادا کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

(iv) اسلامی اجتماعیت کو اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہوتی ہے۔

(v) اسلامی اجتماعیت میں اجتماعی فیصلے کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

(vi) افراد میں خودغرضی ختم ہو جاتی ہے اور اجتماعی سوچ پیدا ہوتی ہے۔

حوالہ جاتی کتب
الفاروق — علامہ شبلی نعمانی
تاریخِ اسلام — محمد اکبر شاہ نجیب آبادی
تاریخِ اسلام — شاہ معین الدین احمد ندوی

خلافتِ راشدہ

حصّہ اول

حضرت ابوبکر صدیقؓ (دورِ خلافت ۱۱ ہجری تا ۱۳ ہجری)

نظریہ: خلافت ایک اسلامی طرز حکومت ہے۔ جس کا کام اللہ کی زمین پر اللہ کا قانون نافذ کرنا ہے۔

☆ خلافت کے معنی و مفہوم کی وضاحت کر سکیں۔

☆ خلافت کی نمایاں خصوصیات کو بیان کر سکیں۔

☆ خلافت کی ابتداء اور خلیفہ اول ابوبکر صدیقؓ کا تعارف، حالات زندگی اور دور خلافت کے بارے میں تفصیل بیان کر سکیں۔

طریقہ تدریس:

موضوع کی مناسبت سے اس سبق کو پڑھانے کے لئے مختلف تدریسی طریقوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔

(i) کلاس روم ڈسکشن (ii) گروپ ڈسکشن (iii) منصوبہ بندی کا طریقہ کار

مختلف تدریسی طریقہ کار کو استعمال کرنے سے کلاس میں طلبہ کی دلچسپی برقرار رہتی ہے اور موضوع سے متعلق نظریات کو سمجھنے میں بھی آسانی ہوتی ہے۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
پہلا دن: (خلافت کا تعارف اور خصوصیات) آمادگی: طلبہ سے سوال کیا جائے کہ ۔انسان کی تمام مخلوقات میں کیا حیثیت ہے؟ (اشرف المخلوقات) مختلف جوابات سننے کے بعد بچوں سے کہا جائے کہ اب ہم اس سوال کا جواب قرآن میں دیکھتے ہیں۔ سورۃ البقراء ۳۰ آیت (کتاب صفحہ نمبر ۷۷) پڑھ کر سنائی جائے۔ اس آیت میں واضح طور پر انسان کی حیثیت کی وضاحت کی گئی ہے۔ ۔اس ڈسکشن کے بعد طلبہ سے سوال کیا جائے کہ ۔خلیفہ کسے کہتے ہیں؟ (نائب یا جانشین) ۔نائب کی ذمہ داری کیا ہوتی ہے؟ امیر کی نمائندگی کرنا اس کے احکامات کو پورا کرنا۔ ۔اللہ تعالیٰ کے قانون کا نافذ کرنے کے لئے کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے؟ (حکومتی نظام کی) ۔اسلامی طرزِ حکومت کا کیا نام ہے؟ (خلافت) ☆ ان سوالات کے بعد استاد خلیفہ اور نظام خلافت کے تعلق کی وضاحت کر دیں اور خلافت کے تعارف کے لیے دوسرے نظام یعنی بادشاہی اور جمہوری نظام کا مختصراً تعارف پیش کیا جائے تا کہ طلبہ کو نظام خلافت کی خصوصیات مدلل انداز میں سمجھ آ جائیں۔	۔آمادگی میں پوچھے گئے سوالات کا مقصد طلبہ کو خلیفہ اور خلافت کا تعلق سمجھانا ہے۔ طلبہ سے پوچھا جائے کہ اللہ تعالیٰ کا قانون نافذ کرنے کے لیے کسی چیز کی ضرورت دراصل اللہ تعالیٰ کے قانون کے لئے ایک حکومتی نظام کی ضرورت ہے اور اس نظم کو درست طریقے پر چلانے اور سارے سلسلے کو رواں رکھنے کے لئے اہل ایسا ذمہ دار باصلاحیت اور اہل فرد درکار ہے جو کہ تمام باتوں کا باریک بینی سے تجزیہ کر کے اس کو قابل عمل بنائے۔ لہذا ایک فرد جو کہ امیر ہو بہت ضروری ہے۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات		
	خلافت کی خصوصیات	بادشاہی نظام	جمہوری نظام
گروپ ورک: طلبہ کو گروپس میں صفحہ نمبر ۸۰ میں موجود خلافت کی خصوصیات کا مطالعہ کرنے کے لئے کہا جائے اور ان خصﷺصیات کا موازنہ جمہوری نظام اور بادشاہی نظام سے کیا جائے۔(اس کام کے لئے ۵ منٹ دیئے جائیں دو گروہ خلافت کا موازنہ بادشاہی نظام سے اور دو گروہ جمہوری نظام سے کریں۔ گروپ ڈسکشن کے بعد طلبہ کو پیشکش کا موقع دیا جائزہ لیا جائے کہ خلافت کا نظام حکومت کس طرح تمام نظاموں سے بہتر ہے۔ H.W سوال نمبر۲	۱۔اللہ کے احکام کا نفاذ ۲۔خلافت موروثی یا خاندانی نہیں ہوتی۔ ۳۔شوریٰ کے فیصلے کے مطابق خلیفہ کا انتخاب تقویٰ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ ۴۔خلیفہ کے خلاف کسی بھی غیر اسلامی قدم کو ایک عام شہری بھی ٹوکنے کا حق کھتا ہے۔ ۵۔اجتماعی فیصلے قرآن وحدیث کے مطابق شوریٰ میں ہوتے ہیں۔	۱۔بادشاہ کے احکامات کا نفاذ۔ ۲۔۔بادشاہت ایک خاندان ایک نسل سے دوسری نسل منتقل ہوتی ہے۔ ۳۔بادشاہ پسند یا مرضی سے بن سکتا ہے۔ ۴۔بادشاہ کے کسی بھی حکم اور قدم کے خلاف کوئی بھی کچھ نہیں کہہ سکتا ہے۔ ۵۔اجتماعی فیصلے بادشاہ اور اس کے خاص لوگ بغیر مشورے کے اپنی پسند یا ناپسند سے کرتے ہیں۔	۱۔مملکت کے اکثریتی قانون کا نفاذ ۲۔سربراہ مملکت ایک خاص وقت کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔ ۳۔جو افراد اکثریتی ووٹ سے کامیاب ہونگے وہ اقتدار پر آتے ہیں۔ ۴۔خلافِ قانون قدم کو عدالت میں چیلنج کیا جا سکتا ہے۔اس کے خلاف احتجاج کیا جا سکتا ہے۔ ۵۔اجتماعی فیصلے قومی اسمبلی کے ایوان میں اکثریتی رائے سے کئے جاتے ہیں۔

دوسرا دن: (خلافت کی ابتداء، تحقیقی منصوبہ)

آمادگی: (تحقیقی منصوبہ کا اعلان)

طریقہ کار: تحقیقی منصوبہ کے طریقہ کار کے مطابق طلبہ کو تین گروہ میں تقسیم کردیا جائے اور ہر گروہ کو درج ذیل موضوعات تقسیم کردیئے جائیں

گروپ نمبر۱:

☆ خلافت کی ابتداء

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا تعارف

☆ مقام ومرتبہ

☆ خطبہ خلافت

گروپ نمبر۲: ☆ دور خلافت

☆ لشکر اسامہؓ کی روانگی

☆ منکرین زکوٰۃ کا مسئلہ

☆ مدعیان نبوت سے مقابلہ

گروپ نمبر۳: ☆ فتوحات

☆ آئندہ خلیفہ کا انتخاب

☆ وفات

منصوبہ بندی

تیسرا دن (پیشکش)

پہلے گروپ نمبر ۱ اپنے موضوع کی پیشکش کا موقع دیا جائے (پیشکش کے لئے وہ تمام ممکنہ طریقے نقشے پوسٹر وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں) ان کو اپنے موضوع کی وضاحت کے لئے ۱۰ منٹ دئے جائیں اس کے بعد ۵ منٹ کا سوالات کا وقفہ دیا جائے جس میں کلاس کے بقیہ طلبہ گروپ ۱ میں تشنہ رہ جانے والی چیزوں کے بارے میں سوالات کر سکیں۔

☆ اس کے بعد اسی طریقۂ کار کے تحت گروپ ۲ کو پیشکش کا موقع دیا جائے اور پھر سوالات کا وقفہ دیا جائے۔ (اس دوران استاد خاموش نگرانی کے فرائض انجام دے اور جہاں ضروری سمجھے رہنمائی کے لئے مداخلت کرے۔) H.W س ۱-۴

چوتھا دن (پیشکش)

تیسرے گروپ کی پیشکش کے لئے ابتدائی ۱۰ منٹ اور ۵ منٹ سوالات کے لئے فراہم کئے جائیں۔

☆ طلبہ کی پیشکش کے بعد گروپ ڈسکشن کرایا جائے ان کو گروپ ڈسکشن کے طریقۂ کار کے مطابق درج ذیل نکات پر تبادلۂ خیال کرنے کے لئے کہا جائے۔

۱۔ اگر میں اچھا کام کروں تو میری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھ کو سیدھا کر دینا۔

۲۔ تمہارا کمزور شخص۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دوسروں کا حق دلا دوں۔

اس کے بعد انہی گروپ میں کتاب کے س ۳ اور ۵ پر تبادلہ خیال کرایا جائے طلبہ کے ہر گروہ کو ان سوالات کی وجوہات تحریر کرنے کے لئے کہا جائے اور پھر ہر گروپ سے ان نکات کو سنا جائے مزید وضاحت کی ضرورت محسوس ہو اس جگہ استاد وضاحت کر دے۔

C.W س ۳، ۵ H.W س ۶

مشقی کام	وضاحتی نکات
س ۱ (i)۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شخصیت کی نمایاں باتیں درج ذیل ہیں۔ ☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ طبعاً نرم مزاج اور صلح جو تھے۔ ☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ اسلام سے پہلے بھی شریفانہ کردار کی وجہ سے عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو رسول اللہ ﷺ پر پختہ ایمان تھا کہ آپ کی باتوں کی فوراً تصدیق کر دیتے تھے۔ (ii)۔ حضرت ابوبکرؓ کو خلافت سنبھالے کے بعد مندرجہ ذیل مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا ۔مدینہ کے اطراف میں منکرینِ زکٰوۃ کے علاقوں کی جانب لشکر بھیج دئے لیکن لڑائی کی نوبت آئے بغیر تمام قبائل نے زکٰوۃ کی ادائیگی قبول کر لی۔ (iii) ۱۔ حضرت ابوبکرؓ کا اللہ سے تعلق اور خدا خوفی کی صفت تمام صفات پر حاوی تھی اسی لئے آپ ﷺ نے سب سے پہلے خلیفہ کا انتخاب کیا۔ ۲۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنا تمام وقت، محنت اور صلاحیتیں خلافت کے کاموں میں صرف کر دیں اور اپنی ذات کے لئے جائز فائدہ بھی نہ اٹھایا۔ ۳۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد جب بغاوتوں نے سر اٹھایا تو ایسے حالات میں حضرت ابوبکرؓ نے خلافت کی ذمہ داری اٹھا کر اپنی ایمانی بصیرت اور فہم و فراست سے ان بغاوتوں پر قابو پایا۔	س ۱۔ یہ یادداشت اور فہم کو جانچنے والے بیانیہ طرز کے سوالات ہیں۔ ان کے اتنے تفصیلی جوابات تحریر کرنے کی ہدایت کریں کہ وضاحت ہو جائے اور کوئی ابہام نہ رہے۔ س ۲۔ اس سوال کا مقصد طلبہ میں تجزیہ کرنے اور دلائل دینے کی صلاحیت کی نشوونما ہے یہ انشاء اللہ جو استاد کی مدد کے بغیر کر لیں گے۔ اساتذہ کی رہنمائی کے لئے چند ممکنہ دلائل دیے جا رہے ہیں۔ س ۳۔ فہم اور غور و فکر کے یہ سوالات طلبہ انفرادی یا گروپ میں کرائے جائیں ان کو اپنی رائے کے مطابق جواب دینے کی پوری آزادی ہونی چاہیے۔ س ۴۔ حضرت ابوبکرؓ کے اس شخصی خاکہ سے طلبہ کی یادداشت کی جانچ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کی زندگی کا جائزہ لیں گے۔ گروپ ڈسکشن: گروپ میں طلبہ کو آزادانہ تبادلۂ خیال کا موقع فراہم کیا جائے تو وہ ایک دوسرے سے سیکھتے ہوئے بہتر وضاحت تحریر کر سکیں گے۔ اساتذہ کی رہنمائی کے لئے چند نکات دیئے جا رہے ہیں۔ تحقیقی کام: تحقیقی کام کا مقصد طلبہ مین اضافی مطالعہ اور تحقیق کا شوق پیدا کرنا ہے لہذا اس کی حوصلہ افزائی کی جائے اور زیادہ سختی نہ کی جائے۔

مشقی کام

(iv) رسول اللہؐ کی حیات میں مسلیمہ کذاب اور اسود بن عنسی نے نبوت کا جھوٹ دعویٰ کیا اور آپ کی وفات کے بعد طلیحہ اسدی اور ایک عورت سجاع نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔ ان پر بہت سے لوگ ایمان لائے اور ان کی قوت بڑھتی گئی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس پر فوری توجہ دی۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کو بھاری جمیعت کے ساتھ طلیحہ کی طرف روانہ کیا طلیحہ نے شکست کھائی لیکن وہ شام کی طرف فرار ہوگیا اور وہاں وہ ایمان لا کر مسلمان ہوگیا۔ مسلیمہ کذاب کی طرف حضرت شرجیل بن حسنہؓ کو لشکر دے کر روانہ کیا۔ حضرت ولید بھی ان کے ساتھ ملا گئے۔ شدید جنگ ہوئی بہت سے مسلمان شہید ہوئے۔ مسلیمہ مارا گیا اور سجاع بصرہ نزاد ہو کر کچھ عرصے بعد وہاں مرگئی۔ اسود بن عنسی نے اسلامی حکومت کے خلاف بغاوت کردی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فوری طور پر لشکر کشی کر کے ان کو شکست دے دی۔

(v) رسول اللہؐ کی وفات کے بعد بہت سے قبائل نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کردیا۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کا ارادہ کے۔ انہوں نے ہر علاقے کے عامل اور قبیلوں کے سردار کو فرمان جاری کیا جس میں واضح طور پر فرمادیا کہ کسی ایک رکن کے خلاف انکار کرنے والے کے خلاف جہاد کیا جائے گا۔ پھر گیارہ دستے ترتیب دے کر اطراف میں منکرین زکوٰۃ کو ان علاقوں کی جانب بھیج دئے لیکن لڑائی کی نوبت آئے بغیر تمام قبائل نے زکوٰۃ کی ادائیگی قبول کرلی۔

(vi) عراق اور بصرہ

سوال نمبر ۲: خلافت بہترین طرز حکومت ہے کیونکہ خلاف میں

ا۔ اللہ کے احکام کا نفاذ ہوتا ہے۔ ۲۔ خلافت موروثی یا خاندانی نہیں ہوتی۔ ۳۔ شوریٰ کے فیصلے کے مطابق خلیفہ کا انتخاب تقویٰ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔

۴۔ خلیفہ کے خلاف کسی بھی غیر اسلامی قدم کو ایک عام شہری بھی ٹوکنے کا حق کھتا ہے۔

۵۔ اجتماعی فیصلے قرآن وحدیث کے مطابق شوریٰ میں ہوتے ہیں۔

س ۳۔ (i) حضرت اُسامہؓ کو تبدیل نہیں کیا

حضرت اسامہؓ کو حضرت ابوبکرؓ نے تبدیل اس لئے نہیں کیا کیونکہ حضرت اسامہؓ کو لشکر کا سپہ سالار بنانے کا آپؐ کا حکم تھا اور وہ اس حکم کو واپس نہیں کرسکتے تھے۔

(ii) منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد اس لئے کیا کہ زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور رکن کو ادا نہ کرنے کا اعلان ہوتا تو آہستہ آہستہ باقی ارکان بھی ختم ہونے لگتے اور اسلام اپنی اصل حالت میں نہ رہتا اور زکوٰۃ کے ذریعے جو مالی طور پر کمزور لوگوں کی مدد ہوتی تھی وہ بھی ختم ہوجائے گی اور معاشرے میں غربت کا اضافہ ہوتا۔

(iii) حضرت خالد بن ولید کو شام پہنچنے کا حکم دیا

رسول اکرمؐ نے وصال سے چند دن قبل حضرت اُسامہؓ کی سربراہی میں ایک لشکر شام کے سرحدی علاقے کی جانب روانہ کرنے کا حکم فرمایا تھا۔ لشکر ابھی روانہ نہیں ہوا تھا۔ رسول اکرمؐ کی وفات کے بعد اب حالات بدل چکے تھے اسلامی حکومت کو بغاوتوں کا شدید خطرہ تھا۔ صحابہ کرامؓ نے مشورہ دیا کہ مدینہ کو خطرہ ہے لہذا لشکر کی روانگی ملتوی کی جائے۔ کچھ صحابہ لشکر کے روانہ کرنے کے حق میں تو تھے کہ حضرت اسامہؓ کی جگہ لشکر کا سپہ سالار کسی تجربہ کار فرد کو بنا سیا جائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان دونوں باتوں پر رسول اکرمؐ کی بات کو ترجیح دیتے ہوئے فرمایا۔ "رسول اللہؐ کا دیا ہوا حکم واپس نہیں ہوسکتا" اور خود مدینہ سے باہر آکر لشکر کو روانہ کیا۔

(iv) آئیندہ خلیفہ کا انتخاب کیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آئندہ خلیفہ کا انتخاب اس لئے کیا کہ مسلمانوں کو بہترین قیادت میسر ہو اور وہ انتشار سے بچ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ "میں نے تم لوگوں پر عمر بن خطاب کو مقرر کیا اور میں نے تم لوگوں کی بھلائی اور بہتری میں کوئی کوتاہی نہیں کی"

(v) انہوں نے وظیفہ کی سورت میں لیا گیا مال بیت المال کو اس لئے لوٹا دیا کیونکہ وہ بیت المال کو قوم کی امانت سمجھتے تھے اور انہوں نے اس کے ذریعے آئندہ حکمرانوں کے لئے ایک بہترین نمونہ پیش کیا تھا۔

س۴۔شخصی خاکہ:

شخصیت: حضرت ابوبکر صدیقؓ خاندان بنوتمیمہ

لقب: صدیق (تصدیق کرنے والا) کنیت: ابوبکرؓ

کب ایمان لائے: آپ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔

آپ سے رشتہ؛ آپ کی صاحبزادی حضرت عائشہؓ آپ کی زوجیت میں تھیں

شخصیت کی اہم ترین خصوصیات؛ آپ کی باتوں پر پختہ ایمان کی بنا پر فوراً تصدیق کردے

سن خلافت: ۱۱ھ تا ۱۳ھ وفات کا سال ۲۳ جمادی الثانی ۱۳ ہجری کس جگہ دفن کیا گیا: آپ کو رسول اللہؐ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

س۵۔(i) اس سے مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جاتی اور اسلام کو مختلف خطرات درپیش ہو جاتے اور اسلام اپنی اصل حالت میں قائم نہ رہ پاتا۔

(ii) اس سے نبی اکرم کے حکم کی خلاف ورزی ہوتی اور بناوٹی عناصر طاقتور ہو جاتے۔

(iii) اس سے نبی اکرم ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی ہوتی۔

س۶۔حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بہت مختصر عرصے میں اسلامی مملکت کو درج ذیل طریقے سے مضبوط بنیادوں پر قائم کر دیا۔

۱۔انہوں نے ایسے تمام عناصر جن سے اسلام کی صحیح حالت کو نقصان پہنچنے کا کوئی خدشہ ہوان کو ختم کیا اور ان کے ساتھ مقابلہ کیا۔ جیسے مدعیانِ نبوت اور منکرینِ زکوٰۃ سے مقابلہ

۲۔انہوں نے ایسے تمام عناصر جن سے اسلام کے بعد حالات کو قابو کیا اور بیشتر مسائل حل کئے اور مسلمانوں کو منتشر ہونے سے بچایا۔

۳۔انہوں نے بہترین آدمیوں کو فوج کا سپہ سالار بنایا جس کی وجہ سے اسلام میں فتوحات ہوئیں اور اسلام کی اشاعت میں اضافہ ہوا جس کی وجہ سے اسلامی ریاست کی بنیادیں مضبوط ہوئیں۔

۴۔انہوں نے ایسی تمام خوبیاں اپنائیں جو کہ آنے والے حکمرانوں کے لئے مشعل راہ بنیں اور اپنے اوصاف سے اسلام کی تبلیغ کی اور عوام کو سکھ پہنچایا

۵۔انہوں نے تمام مسائل کا دانشمندانہ طریقے سے حل نکالا اور اپنے وسائل کو بھی قوم کی امانت سمجھا جس سے اسلامی ریاست کا قیام ہوا۔

گروپ ڈسکشن:

وضاحت نمبر۱ اس فرمان میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ اگر میں بھی کوئی اسلام کے خلاف کام کروں تو مجھے فوراً ٹوک دینا ایسا نہ کہ ہونے کا لحاظ کرنا کیونکہ انسان سے غلطی ہوسکتی ہے اور اس کو راہِ راست پر لانا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اس کے ذریعے عوام کو کھلی آزادی ملی کہ وہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرسکیں۔ اس طرح انہوں نے اپنے محاسبہ کا اختیار عوام کو دے کر احساسِ ذمہ داری کی عظیم مثال قائم کی۔

وضاحت نمبر۲؛ اس فرمان میں انہوں نے کمزوروں کو اہمیت دی اور ان کو ظلم کے خلاف آواز اُٹھانے کا حق دیا۔ اس سے انہوں نے معاشرے میں انصاف قائم کیا اور امیر غریب کو ایک ہی صف میں لا کھڑا کیا اس سے عوام کو اپنے حقوق کا احساس ملا اور انہوں نے معاشرے میں اخوت محبت کی فضا قائم کی انہیں اللہ کے سامنے بھی جوابدہ ہونا تھا۔

تحقیقی کام: واقعہ: خلافت کے زمانے میں ایک دفعہ کوئی بہت ضروری کام کر رہے تھے اور لوگوں سے کہہ رکھا تھا کہ اس وقت میرے پاس کوئی نہ آئے لیکن ایک شخص ہاتھ میں اونٹ کی مہار پکڑے اسی وقت آ گیا اور درخواست کی کہ مجھے ایک اونٹ دے دیں۔ ان کو غصہ آ گیا اور اونٹ کی مہار اس کے ہاتھ سے لے کر اسی کو ماری۔ جب وہ چلا گیا تو کچھ دیر کے بعد اس کو بلا لیا۔ وہ ڈرتا ڈرتا حاضر ہوا تو فرمایا: بھائی میں نے تمہیں اس مہار سے مارا تھا تم بھی اسی سے مجھے مار کر اپنا بدلہ لو۔'' حضرت عمرؓ بھی اس موقع پر موجود تھے انہوں نے کہا ''اے رسول اللہؐ کے خلیفہ آپ نے کسی سبب کے بغیر تو نہیں مارا اس نے نافرمانی کی تھی''

حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا ''یہ ٹھیک ہے لیکن قیامت کے دن میرا حساب لیا گیا تو میں کیا جواب دوں گا۔''

شخصیت کا پہلو: اس واقعہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اللہ سے خوف کا پہلو اجاگر ہوتا ہے۔ یعنی وہ خلیفہ جیسے اہم رتبے پر موجود ہونے کے باوجود صرف اللہ کے ڈر سے شخص کو بدلہ لینے کو کہا اور اپنی غلطی قبول کر لی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ ہر وقت اس خیال سے کانپتے رہتے تھے کہ قیامت کے دن اللہ حساب لے گا تو ان کا کیا ہوگا۔ لہٰذا انہوں نے اپنی غلطی مان لی اور اللہ کی نظروں میں ایک بار پھر سرخرو ہو گئے۔

حوالہ جاتی کتب	
الفاروق	علامہ شبلی نعمانی
تاریخ اسلام	محمد اکبر شاہ نجیب آبادی
تاریخ اسلام	شاہ معین الدین احمد ندوی

خلافت راشدہ

حصہ دوم

حضرت عمر فاروقؓ کا دور خلافت ۱۳ھ تا ۲۴ھ

نظریہ: حضرت عمرؓ کا دور خلافت اسلامی نظام حکومت کا بہترین نمونہ اور تاریخ کا روشن باب ہے۔

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو سکیں گے کہ

۱۔ حضرت عمر فاروقؓ کی شخصیت اور مقام و مرتبہ کے بارے میں بتا سکیں۔

۲۔ حضرت عمر فاروقؓ کے نظام حکومت کا تفصیلی جائزہ لے سکیں۔

طریقہ تدریس: اس سبق کو پڑھانے کے لئے سوال و جواب کا طریقہ، تقریری طریقہ تدریس، خاموش مطالعہ (Silent Reading) اور (Lecture Method) گروپ ڈسکشن کا طریقہ استعمال کیا جائے گا۔ مختلف تدریسی طریقہ کا استعمال کلاس کے ماحول کو دلچسپ اور تدریس کو موثر بنانے میں مدد دیتا ہے۔ ہر دن کے لئے ایک نیا تدریس کا طریقہ طلباء کی دلچسپی اور آمادگی کو بڑھانے کا سبب بنتا ہے۔

پہلا دن (تعارف، مقام و مرتبہ، نظامِ حکومت)

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
آمادگی: ۱۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے انتقال سے کچھ دن پہلے کون سا اہم ترین کام کیا تھا؟ (حضرت عمرؓ کو مشورے کے بعد خلیفہ مقرر کرنے کا) ۲۔ حضرت عمر کے بارے میں آپ لوگ کیا جانتے ہیں؟ (اس میں طلبہ مختلف معلومات اور واقعات حضرت عمر فاروق کے بارے میں بتائیں گے) ☆ طلبہ کو عمر فاروق" کا تعارف ایک چارٹ میں لکھ کر کروایا جائے جس میں ان کا نام کنیت، لقب اور خاندان وغیرہ کے بارے میں معلومات درج ہوں۔ تعارف کے بعد کتاب سے مختصر مقام مرتبہ کے بارے میں وضاحت کر دی جائے کہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ آپ نے کس طرح جانثاری کا مظاہرہ کیا۔ ☆ کتاب کے علاوہ واقعات جو آپ کی فضیلت و مرتبہ پر روشنی ڈالیں انکو بھی سنائیں۔ **خاموش مطالعہ:** طلبہ کو نظام حکومت سے متعلق معلومات دینے کے لیے خاموش مطالعہ کا طریقہ استعمال کیا جائے۔ طلبہ کو دو دو کے جوڑوں میں موضوع کا خاموشی سے مطالعہ کرنے کے لئے کہا جائے اور مطالعہ کے بعد طلبہ سے پوچھ کر نظام حکومت کی خصوصیات نکات کی شکل میں تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔ ۔ ہر جوڑے سے ایک ایک نکتہ پوچھ لیا جائے ۔ دہرائے جانے والے نکتے کو تختہ سیاہ نہ لکھا جائے۔ ۔ ہر نکتہ کی مختصر وضاحت کی جائے۔	**آمادگی:** طلبہ حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں کافی معلومات رکھتے ہیں ان سے کچھ باتیں معلوم کرنے کے بعد کلاس میں آپ کی شخصیت کے تعارف کے لئے اس قسم کا چارٹ آویزاں کیا جائے تا کہ ایک نظر میں شخصیت کا تعارف ہو سکے۔ **حضرت عمر فاروقؓ** نام: عمرؓ والد کا نام: خطاب لقب: فاروق کنیت: ابو حفص خاندان: بنو عدی رسول اکرمؐ سے رشتہ داری: آپؐ کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ حضور اکرمؐ کی زاجیت میں تھیں۔ پیشہ: تجارت خصوصی مہارت: نسب دانی، سپہ گری، شہ سواری اور پہلوانی شخصیت کا نمایاں پہلو: جرأت اور مضبوط قوتِ ارادی اور بہترین قوتِ فیصلہ قریش کے چند پڑھے لکھے افراد میں شمار واقعہ نمبرا اور ۲ سنائیں۔ (واقعات سبق کے اختتام پر دیئے جائیں گے۔) ☆ نظام حکومت سے متعلق کچھ نکات مندرجہ ذیل ہیں۔ ۱۔ حضرت عمر فاروق کے خلافت کا قیام کا عرصہ اور اس وقت عرب کے حالات ۲۔ مجلس شوریٰ کا قیام ۳۔ خلیفہ کا عوام سے براہ راست رابطہ ۴۔ بیت المال کی حیثیت ۵ عدل وانصاف اور عدالتی نظام ۶۔ غیر مسلم شہریوں کے حقوق

<u>دوسرا دن :</u>

آمادگی:

طریقہ کار: استاد ملکی انتظام (صفر نمبر ۹۲ سے ۹۳) کے نکات کی تقریر کی شکل میں وضاحت کرے۔

☆ تقریر کے بعد طلبہ کے سوالات کے جوابات دیئے جائیں۔

☆ بچے گروپ ڈسکشن کے طریقہ کار کے مطابق چار چار طلبہ کے گروپ بنا کر مشقی کام میں دیا گیا گروپ ڈسکشن کرادیا جائے۔

(1) وسیع رقبہ کے باوجود مضبوط ملکی انتظام قائم ہونے کی وجوہات

☆ گروپ ڈسکشن مکمل ہونے کے بعد طلبہ کے ہر گروپ سے پیشکش کروالی جائے اسطرح تقریر میں پیش کیے گئے موضوع کا اعادہ بھی ہوجائے گا۔

ہوم ورک: سوال نمبر۲ (v) سوال نمبر ۵ (iv)

<u>تیسرا دن (فتوحات)</u>

آمادگی: (دنیا کے نقشہ کے ذریعے)

کلاس میں دنیا کا نقشہ آویزاں کیا جائے اور طلبہ کو بتایا جائے کہ آج ہم حضرت عمرؓ فاروق کے دور کی فتوحات کو سمجھیں گے استاد تقریر کی ابتداء کرنے سے پہلے طلبہ کو دنیا کا نقشہ سمجھا دیں یورپ، افریقہ، عرب وغیرہ کہاں ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے وقت کیا صورتحال تھی؟ رومی حکومت کہاں تھی؟ ایران کی حکومت کا دائرہ کیا تھا؟ شام و فلسطین میں کیا تھا اور مصر و یمن کی کیا حالت تھی وغیرہ۔

☆ استاد عراق اور ایران کی فتوحات کے بارے میں مختصر تقریر کریں۔ تقریر کے نکات درج ذیل ہیں۔

ا۔عراق کے جنوبی علاقوں کی حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہاتھوں فتح ۲۔جنگِ جسر میں مسلمانوں کی شکست ۳۔جنگِ بویب

ایران کی مکمل فتح ا۔جنگ قادسیہ ۲۔ایران کے دارالحکومت کی فتح

☆ ان تقریروں کے بعد طلبہ کو سوال کرنے کا موقع دیا جائے سوالات کے جوابات دینے کے بعد مندرجہ ذیل نکات پر معلومات فراہم کی جائیں۔

شام کی فتح ا۔دمشق کا محاصرہ ۲۔معرکہ فحل ۳۔جنگ یرموک بیت المقدس کی فتح

بیت المقدس کی فتح ا۔چھوٹے چھوٹے شہروں کا محاصرہ ۲۔بیت المقدس کا محاصرہ ۳۔معاہدے کے بعد مکمل فتح ۴۔اولیات عمرؓ

اولیات عمرؓ سے مراد حضرت عمر کے وہ فیصلے اور اقدامات ہیں جو تاریخ میں سب سے پہلے حضرت عمرؓ نے کئے اور پھر بعد میں ان پر عمل ہوتا رہا۔ایک بڑی حکومت کا نظام بہترین طریقے سے چلانے کے لئے حضرت عمر نے بہت سے کاموں کی ابتداء کی مثلاً

۱۔صوبوں کی تقسیم کا نظام بنایا۔ ۲۔ بیت المال کا باقاعدہ محکمہ قائم کیا ۳۔ پولیس کا محکمہ قائم کیا ۴۔جیل خانے کا نظام جاری ک
۵۔مردم شماری کرائی ۶۔خبر رسانی کا محکمہ قائم کیا ۷۔آبپاشی کا محکمہ قائم کیا ۸۔فوج کا باقاعدہ محکمہ قائم کیا اور باقاعدہ فوج رکھنے اور اس کی تربیت کا طریقہ شروع کیا۔۹۔باقاعدہ کاغذات میں ریکارڈ رکھنے کا طریقہ شروع کیا۔ ۱۰۔عوام وظائف دینے کا طریقہ شروع کیا۔

سوال نمبر۶۔ نقشہ تیسرے دن کی منصوبہ بندی میں دیا گیا ہے۔

گروپ ڈسکشن۱ :

۱۔ حضرت عمرؓ کا دور خلافت طویل تھا اور ان کے زمانے میں باقاعدہ فوجی محکمہ قائم تھا۔
۲۔حضرت عمرؓ کا کردار، ملکی انتظام، دین اسلام پر قائم ہونے کی وجہ سے تیز ترین فتوحات ہوئیں۔
۳۔بہترین حکمت عملی اختیار کی گئی اور فوجی تربیت پر زور دیا گیا۔
۴۔ انہوں نے محکمہ خبر رسانی قائم کیا جس سے سرحدوں کے حالات پتہ چلتے رہتے تھے۔
۵۔حضرت عمرؓ نے مسلمانوں میں جذبہ جہاد پیدا کیا۔

گروپ ڈسکشن ۲:

۱۔ حضرت عمر فاروق نے مملکت کو آٹھ صوبوں میں تقسیم کیا اور ہر صوبے کا والی مقرر کیا۔
۲۔ ملک میں بہترین اصطلاحات نافذ کیں اور قانون کی پابندی پر زور دیا۔
۳۔ان کے دور میں عدل وانصاف قائم ہوا اور ذمیوں کو بھی ان کے پورے حقوق دیئے گئے۔
۴۔ان کے دور میں ہر کام مشاورت سے طے پائے جاتے جس میں عوام شریک ہوتے تھے۔
۵۔انہوں نے مختلف انتظامات چلانے کے لئے مختلف محکمہ جات قائم کیے۔

واقعات

واقعہ نمبر۱:

ایک بار مدینہ میں ایک مسلمان اور ایک یہودی کے درمیان کسی بات پر اختلاف ہوگیا مسلمان نے کہا رسول اللہ سے تصفیہ کرا لیتے ہیں۔ یہودی مان گیا اور دونوں اللہ سے رسول کے پاس پہنچے اور ان کو ساری روداد سنائی ساری بات سن کر رسول اللہؐ نے یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔فیصلہ سن کر دونوں باہر نکلے اور یہودی نے اپنے حق کا مطالبہ کیا مسلمان نے کہا عمر کو اور سنا لیتے ہیں وہ جو فیصلہ کریں یہودی مان گیا اور دونوں حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اور ان کو بتایا کہ ہم اپنے ایک جھگڑے کا تصفیہ کرانا چاہتے ہیں۔ یہودی نے کہا معاملہ پیش کرنے سے پہلے آپ کو بتادوں کہ ہم محمدؐ کے پاس بھی گئے تھے انہوں نے میرے حق میں فیصلہ دے دیا ہے یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ فوراً اندر گئے اور تلوار لا کر اس مسلمان کا سر قلم کر دیا کہ جو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر راضی نہیں وہ مرتد اور واجب قتل ہے۔رسول اللہؐ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے حضرت عمرؓ کے فیصلے کی تحسین فرمائی اس سے حضرت عمرؓ کی غیرت ایمانی اور قوت فیصلہ کا اندازہ ہوتا ہے۔

واقعہ نمبر۲:

حضرت عمرؓ کے مقام و مرتبہ اور علم و فہم کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ کئی بار ایسا ہوا کہ انہوں نے چاہا کہ ایسا ہو اور اسی کے مطابق اللہ کا حکم آ گیا مثلاً عبداللہ بن ابی کا انتقال ہوا اور رسول اللہؐ اس کی نماز جنازہ پڑھانے گئے تو حضرت عمرؓ نے کہا آپ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائیں ابی تو منافق تھا کچھ دن بعد ہی منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت کا حکم آ گیا۔

اسی طرح حضرت عمرؓ نے بار بار رسول اللہؐ سے کہا مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم دینا چاہیے ایک بار ام المومنین حضرت سودہؓ ضرورت سے گھر سے نکلیں تو حضرت عمرؓ نے ان کو پکارا

اے سودہ ہم نے تم کو پہچان لیا اگر تمہارے بارے میں میری رائے قبول کی جائے تو میری نگاہیں کبھی تمہیں نہ دیکھیں کچھ عرصہ کے بعد ہی پردے کا حکم نازل ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمرؓ جس راستہ سے گزرتے ہیں وہاں سے شیطان راستہ بدل دیتا ہے۔

واقعہ نمبر۳۔

ایک بار روم کے بادشاہ کا سفیر مدینہ آیا وہ مسلمانوں کے بادشاہ کا محل ڈھونڈتا پھرا اس نے لوگوں سے پوچھا کہ تمہارے سربراہ مملکت حضرت عمرؓ فاروق کہاں ہیں لوگوں نے بتایا وہاں ایک درخت کے نیچے سو رہے ہیں وہ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ مسلمانوں کے امیر محافظوں اور تمام تکلفات سے بے نیاز ایک پتھر پر سر رکھے زمین پر گہری نیند سو رہے ہیں وہ کہہ اٹھا بیشک آپ نے انصاف کیا تو آپ کو کسی کا خوف نہ رہا اور آپ بے تکلف سو گئے۔

حوالہ جاتی کتب
حضرت عثمانؓ ابن الشکور حرا پبلیکیشن

خلافت (حصہ سوم)

حضرت عثمانِ غنیؓ کا دورِ خلافت ۲۴ ہجری تا ۳۵ ہجری

مقاصد:

اس سبق کے اختتام پر طلبہ انشااللہ اس قابل ہو سکیں گے کہ

ا۔حضرت عثمان کی شخصیت کے بارے میں بیان کر سکیں۔

۳۔حضرت عثمانؓ کے مقام و مرتبہ احادیث اور سیرت کے واقعات کی مدد سے بیان کر سکیں۔

۳۔حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت کی اہم خصوصیات کی وضاحت کر سکیں۔

۴۔حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ہونے والی فتوحات کو بیان کر سکیں۔

۵۔دورِ خلافت میں پیدا ہونے والی حکومتی کمزوریوں اور شہادت کا واقعہ تحریر کر سکیں۔

طریقہ تدریس:

اس سبق کی تدریس کیلئے گروہی تبادلہ خیال کا طریقہ کار اختیار کیا جا سکتا ہے

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
پہلا دن: (تعارف، اسلام کی راہ میں قربانیاں، مقام و مرتبہ) **آمادگی:** (بذریعہ سوالات) س۔حضرت عمرؓ فاروق کی شہادت کے بعد خلافت کیلئے کس صحابیؓ کا انتخاب کیا گیا تھا؟ س۔حضرت عثمانؓ کا انتخاب کس طرح کیا گیا؟ س۔آمادگی کے سوالات کے بعد طلبہ کو حضرت عثمانؓ کی شخصیت کا تعارف، مقام و مرتبہ اور اسلام کی راہ میں انکی قربانیاں بنانے کیلئے دو طلبہ کے جوڑوں (Work Pair) میں مندرجہ ذیل موضوعات تقسیم کر دیئے جائیں۔	آمادگی کے سوالات کے بعد طلبہ کو pairs میں موضوعات تقسیم کر دیئے جائیں۔ایک موضوع ایک سے زیادہ جوڑے کو دیا جا سکتا ہے۔کلاس میں طلبہ کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے موضوع کی تقسیم اسی لحاظ سے کر لی جائے۔ • ۵ منٹ کے ڈسکشن کے بعد ہر ایک pair سے ایک ایک نکتہ سنا جائے۔ • ہر گروہ سے نیا نکتہ سنا جائے تاکہ بار بار ایک جیسے نکات دہرائے نہ جائیں۔

ا۔تعارف ۲۔اسلام کی راہ میں قربانیاں ۳۔مقام و مرتبہ (ایک موضوع ایک سے زیادہ جوڑوں کو دیا جائے گا۔)۔

موضوعات پر تبادلہ خیال کرنے کیلئے ۵ منٹ کا وقت مقرر کیا جائے۔۵ منٹ کے بعد طلبہ کے ہر جوڑے (Pair) سے متعلقہ موضوع کا ایک ایک نکتہ سن لیا جائے۔تعارف کے لئے تختہ سیاہ پر مندرجہ زیل سرخیاں لکھ لی جائیں اور تینوں موضوعات سے متعلق نکات بالترتیب سن لئے جائیں۔تمام موضوعات سے متعلق نکات سن لینے کے بعد استاد ہر موضوع سے متعلق واقعہ نمبر ا،۲ اور ۳ ترتیب دار سنائیں۔تاکہ حضرت عثمانؓ کی شخصیت مقام و مرتبہ اور اسلام کی راہ میں قربانی کے بارے میں دیگر واقعات طلبہ کے علم میں آسکیں۔

C.W: سوال نمبر ا جز (i) H.W : سوال ۲، تحقیقی کام (دوسرے دن بچوں کو دنیا کا نقشہ لانے کے لئے کہا جائے۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
دوسرا دن (دورِ خلافت، فتوحات) **آمادگی:** بذریعہ اعلان گروپ ورک طریقہ: طلبہ کو پانچ گروہ میں تقسیم کر کے ہر ایک گروہ کو دورِ خلافت کے دو ،دو نکات تقسیم کر دیئے جائیں۔ طلبہ ان نکات پر تبادلہ خیال کریں۔ ۵ منٹ کے بعد ہر گروہ کا گروپ لیڈر آ کر اپنے نکات کی وضاحت کرے۔ پیشکش کے بعد استاد اگر ضروری سمجھیں تو وضاحت طلب نکات کی مزید وضاحت کر دیں اور نمایاں کاموں کو ایک بار پھر دہرا دیں۔	ان سوالات کے جوابات میں طلبہ حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت کی بہترین خصوصیات کے حوالے سے بات کریں گے۔ خصوصیات: سب سے طویل دورِ خلافت سب سے زیادہ فتوحات یہ تمام نکات کتاب کے صفحہ نمبر ۱۰۵ پر موجود ہیں۔

فتوحات: اس موضوع کیلئے طلبہ کو پہلے سے دنیا کا نقشہ لانے کیلئے کہا جائے گا۔
نقشہ کے ذریعے استاد ہر ملک کی نشاندہی کر دیں اور فتح ہونے والے علاقے نقشے میں رنگ بھر کر ظاہر کر دائیں۔ ہر علاقے کی نشاندہی کے دوران ہی اس کی تفصیل سے بھی آگاہ کر دیا جائے کہ یہ علاقے کیسے فتح ہوئے۔ مزید سہولت کے لئے مندرجہ ذیل جدول بھی بھروایا جا سکتا ہے۔

	فتح ہونے والے ملک یا شہر	سپہ سالار
افریقہ		
ایشیا		
یورپ		

H.W: سوال نمبرا جز (ii) سوال نمبر ۴

منصوبہ بندی

تیسرا دن: (شہادت)

آمادگی: طلبہ سے سوال کیا جائے کہ

(i) حضرت عثمانؓ کا دور خلافت کیسا تھا؟

(ii) اس دور میں کس قسم کے حالات ہونگے؟ (طلباء کے جوابات سننے کے بعد حضرت عثمانؓ کے دور کی خصوصیات وضاحت کریں تاکہ طلبہ اس دور کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔ تختۂ سیاہ پر سوال لکھیں۔

" اتنے مضبوط اور منظم نظام کے باوجود حکومت میں کمزوریاں کیسے پیدا ہوگئیں؟"

چار چار طلبہ کے گروپ میں تبادلہ خیال کے لئے ۵ منٹ دیں پھر باری باری ہر گروپ سے نکات سن لئے جائیں۔ طلبہ کے نکات سننے کے بعد اس وقت اٹھنے والی بغاوت کی تفصیل بیان کریں (اس سلسلہ میں حوالہ جاتی کتب کا مطالعہ معاون ثابت ہوگا) حکومت میں کمزوریوں کے اسباب کی وضاحت کے بعد حضرت عثمانؓ کی شہادت کے واقعات بیان کر دیں۔ شہادت کے مزید واقعات اور تفصیلات کے لئے حوالہ جاتی کتب سے مدد لی جائے۔

H.W : سوال نمبر ۱ جز (iii) سوال نمبر ۶

مشقی کام

س (i) حضرت عثمانؓ مزاجاً بے حد حلیم نرم مزاج اور شرم وحیا کے پیکر تھے۔ عرب کے پڑھے لکھے معاشرے میں پڑھنا لکھنا جاننے والے افراد میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ بے حد نیک تھے۔ جاہلیت میں بھی کبھی بت پرستی نہیں کی اور کبھی شراب نہیں پی۔ نبوت کے پہلے ہی سال ایمان لاکر سابقون الاولون لوگوں میں شامل ہوگئے۔ بے حد فیاض اور سخی تھے۔ اسی وجہ سے غنی کا لقب ملا۔

(ii) حضرت عثمانؓ کے دور میں عظیم الشان اسلامی مملکت کی سرحد میں ایک طرف افریقہ وقبرص تو دوسری طرف سندھ دافغانستان تک پھیل گئیں۔ اس دور میں دو قسم کی فتوحات ہوئیں۔ ایک تو جہاں جہاں بغاوت ہوئی وہاں سے اسے کامیابی سے ختم کر کے اسلامی حکومت کو مضبوط کیا گیا۔ دوسری فتوحات نئے علاقوں کی ہوئیں۔ وسط ایشیا کے شہروں آذربائجان اور آرمینیا میں بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی۔ ولید بن عقبہؓ اور حبیبؓ بن مسلمہ کی سرکردگی میں یہ علاقے کامیابی کے ساتھ فتح ہوئے۔ کوفہ کے گورنر سعیدؓ بن عاص نے طبرستان کے علاقے فتح کیے۔ بصرہ کے گورنر عبداللہؓ بن عامر کو فارس خراسان فتح کرنے بعد بلخ وہرات وکابل کو فتح کرتے ہوئے ہندوستان کی سرحد تک پہنچ گئے۔ ادھر مصر میں اسکندریہ کے لوگوں نے بغاوت کر دی مگر اس فتنے کو حضرت عمروؓ بن العاص نے کامیابی کے ساتھ ختم کر دیا۔ اس طرح افریقہ میں الجزائر مراکش اور تیونس کی مہم عبداللہؓ بن سعد ابی سراح اور عبداللہؓ بن زبیر کی فوجوں نے سر کیا۔ قبرص کی جانب امیر معاویہ نے پیش قدمی کی۔ اسپین کی جانب بھی پیش قدمی کی گئی۔ اسی طرح اسلامی مملکت کی حدود ہندوستان کی سرحد سے لے کر شمالی افریقہ کے ساحل اور یورپ کی سرحد تک وسیع ہوگئیں۔

مشقی کام

(iii) حضرت عثمانؓ کا دورِ خلافت ابتداء میں تو مکمل امن اور سکون سے گزرا مگر پھر مسائل سر اٹھانے لگے۔ جن کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

ا۔ فتوحات کی کثرت، مالِ غنیمت کی فراوانی، زراعت کی ترقی اور حکومت کے عمدہ نظام نے تمام ملک میں خوشحالی کے ساتھ عیش و عشرت کو عام کر دیا۔ آہستہ آہستہ لوگ سادگی و جفاکشی کی جگہ تن آسانی کے عادی ہوتے گئے۔

ب۔ حکومتی نظام میں ان افراد کی کثرت ہوئی جنہوں نے رسول اللہ کی صحبت نہیں پائی تھی اور جن کا زہد و تقویٰ پہلے افراد جیسا نہیں تھا۔ لہذا حکومتی نظام بدانتظامیاں اور کمزوریاں پیدا ہونے لگیں۔

ج: حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے حکومتی عہدے اپنے رشتہ داروں کو دینے میں سخت احتیاط برتی مگر حضرت عثمانؓ صلہ رحمی کے لحاظ سے اس سلسلے میں نرم تھے۔

(iv) حضرت عثمانؓ فطرتاً نرم مزاج تھے اس لئے معمولی بدعنوانیوں سے چشم پوشی کرتے تھے۔ وہ حکومت کے اہلکاروں کا حضرت عمرؓ کی طرح سخت احتساب نہیں کرتے تھے۔

(v) حضرت عثمانؓ اپنی سخاوت کی وجہ سے اپنے رشتہ داروں اور حکومتی ذمہ داروں کو بڑے بڑے تحائف دیتے تھے یہ سب انکے ذاتی مال سے ہوتا تھا مگر لوگ اس کو بیت المال میں بے جا تصرف سمجھتے تھے اور انکے مخالف ہوتے گئے۔

(vi) حضرت عثمانؓ کے خلاف بغاوت ہونے کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ آپ نے اپنے رشتہ دار مروان بن حکم کو اپنا سیکریٹری مقرر کیا تھا۔ اس شخص نے آپ کی نرم مزاجی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت سے بے ضابطہ کام کئے جنکی ذمہ داری حضرت عثمانؓ پر آئی اور لوگ انکے مخالف ہو گئے۔ حالات کی بڑی خرابی کی ایک وجہ غیر مسلموں کی سازشیں بھی تھیں۔

(vii) ا۔ حضرت عثمانؓ کو بحیثیت خلیفہ جن مسائل کا سامنا کرنا پڑا ان میں جگہ جگہ اسلامی سلطنت میں بغاوتوں کا مسئلہ تھا جس کو آپ بہت کامیابی سے کچلا۔

۲۔ حکومتی انتظام میں بدانتظامی اور کمزوریاں پیدا ہو گئیں تھیں۔ ۳۔ آپ کے رشتہ دار حکومتی معاملات میں شامل تھے اور آپکی نرم مزاجی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے تھے۔

س (۲)

(i) نام: عثمان بن عفانؓ (ii) لقب: غنی (iii) خاندان: بنو امیہ (iv) کنیت: ابوعبداللہ (v) پیشہ: تجارت

(vi) مالی حیثیت: معزز اور صاحبِ ثروت لوگوں میں شمار (vii) رسول اللہ سے رشتہ: داماد کا (viii) کب اسلام قبول کیا: نبوت کے پہلے دور میں

(ix) شخصیت کی نمایاں صفت: سخاوت (x) کب خلیفہ بنے: ۴ محرم الحرام ۲۴ ہجری (xi) کتنا عرصہ خلیفہ رہے: بارہ سال

(xii) دورِ خلافت کا نمایاں کارنامہ: بند مہروز کی تعمیر، بحری بیڑے کی تشکیل (xiii) کب شہید ہوئے: ۱۸ ذی الحج ۳۵ ہجری

س ۳:

غزوہ بدر کے موقع پر حضرت رقیہؓ کی بیماری کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے آپ کو مدینہ میں رکھنے کا حکم دیا مگر فرمایا تمھیں اس شخص کے برابر ثواب اور حصہ لے گا جو جنگ میں شریک ہوگا اور فتح کے بعد آپ کو مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا۔

مسجد نبوی کو وسیع کرایا: مسجد نبوی کی توسیع کی وجہ روز بروز بڑھتی ہوئی مسلمانوں کی تعداد تھی۔ جب مسلمانوں کو عبادت کرنے کیلئے وہ جگہ تنگ ہونے لگی تو آپ نے مسلمانوں کی تکلیف کے پیشِ نظر مسجد نبوی سے ملحقہ رہائشی علاقے خرید کر مسجد کی زمین میں شامل کروا دیا۔

اپنے رشتہ داروں کو عہدے دیے۔ حضرت عثمان کی نظر صلہ رحمی پر تھی۔ آپؓ نے فرمایا "عمر اپنوں کو محروم کر کے اللہ کی رضا حاصل کرتے تھے اور میں ان کو دے کر اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہتا ہوں۔"

حکام کی معمولی غلطیوں سے درگزر کرتے تھے: حضرت عثمان فطرتاً نرم مزاج تھے اس لئے معمولی بدعنوانیوں سے چشم پوشی کرتے تھے۔

اپنی حفاظت کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنی ذات کی خاطر خون خرابہ کرنا پسند نہیں کیا اور صحابہ کرام کو بھی حفاظت سے روک دیا کیوں کہ اس سے بات بڑھنے کا خطرہ تھا۔

س ۴: دورِ خلافت: حضرت عثمانؓ کا بارہ سالہ دورِ خلافت خوشحالی اور فتوحات کی وجہ سے نمایاں ہے۔ ان کے دور میں اسلامی مملکت کو مزید استحکام حاصل ہوا۔ بہت کی فتوحات ہوئیں اور اسلامی مملکت کی سرحد میں بہت وسیع ہو گئیں اس دور میں خوشحالی کی وجہ سے وہ معاشرہ نظر آیا جہاں زکوۃ دینے والے تو تھے مگر لینے والے نہ تھے۔ اس دور میں حکومتی نظام مزید مستحکم ہوا اور اس کی ترقی و بہتری کیلئے مزید اقدامات کئے گئے۔

مہروز بند: حضرت عثمانؓ کا ایک نمایاں کارنامہ بند مہروز تھا۔ مدینہ میں بھی کبھی خیبر کی سمت سے سیلاب آیا کرتا تھا۔ حضرت عثمان نے مدینہ سے کچھ فاصلے پر ایک بند تعمیر کرایا اور نہر کھدوا کر اس کا رخ دوسری طرف موڑ دیا۔ اس طرح یہ خطرہ ہمیشہ کیلئے ختم ہوگیا۔ حرم شریف اور مسجد نبوی کی توسیع: حضرت عثمانؓ کا ایک روشن کارنامہ حرم شریف اور مسجد نبوی کی توسیع ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کی تکلیف کے پیش نظر خانہ کعبہ کے اردگرد کے مکانات خرید کر حرم کی توسیع کرائی اور پھر مسجد نبوی سے ملحقہ رہائشی علاقہ خرید کر اس زمین کو مسجد میں شامل کر کے مسجد کی عمارت دوبارہ بنوائی جس سے اس کی خوبصورتی اور مضبوطی میں اضافہ ہوگیا۔

بحری بیڑے کی تشکیل: ایک اور نمایاں کام بحری بیڑے کی تشکیل تھا۔ پہلی بار بحری فوج بنائی گئی۔ جس میں کئی سو جنگی جہاز شامل تھے۔ اس بحری بیڑے نے رومیوں کے پانچ سو جنگی جہازوں پر مشتمل حری بیڑے کو شکست دے کر قبرص فتح کیا اور دنیا پر اپنی بحری قوت کا دھاک بٹھادی۔ حکومتی اہلکاروں کی نگرانی: حکومت کیا اہلکاروں کی نگرانی کی خاص خیال رکھا جاتا۔ حضرت عثمانؓ اس معاملے میں حضرت عمر کی طرح سخت تو نہ تھے مگر اسلام کے اصولوں کے خلاف کی بھی قدم کو ہرگز نظر انداز نہ کرتے۔ حج کے موقع پر لوگوں کو اجازت تھی کہ اگر کسی کے خلاف شکایت ہے تو بیان کریں۔ کئی گورنروں اور حکومتی ذمہ داروں کو قانون کی خلاف ورزی اور لوگوں کی شکایات کی بناء پر معزول کیا اور سزائیں دیں۔

فتوحات کی کثرت: اس دور میں فتوحات کی کثرت کی وجہ سے بیت المال کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ اس مال کا بہترین استعمال کیا گیا۔ لوگوں کے وظائف میں اضافہ ہوا جس سے ترقی وخوشحالی میں بھی اضافہ ہوا۔

رفاہ عامہ کے کام: رفاہ عامہ کے بہت سے کام ہوئے۔ تعمیرات میں اضافہ ہوا بہت سی سڑکیں اور پل تعمیر کیے گئے کنویں اور نہریں کھدوائی گئی۔ لوگوں کی آسانی کیلئے جگہ جگہ چوکیاں، سرائیں، مہمان خانے اور ساجد میر کرائی گئیں۔ اونٹوں اور گھوڑوں کی پرورش کیلئے بہت سی چراگا میں بنوائیں۔

س ۵:

حکومتی ذمہ داروں کے معاملے میں حضرت عمرؓ کی طرح سختی نہیں برتی۔

حکومتی ذمہ داروں کی بے احتیاطیاں بڑھیں اور احساس ذمہ داری میں کی آئی۔

بحری بیڑہ تیار کروایا: اس بحری بیڑے نے روسیوں کے پانچ سو جنگی جہازوں پر مشتمل بحری بیڑے کو شکست دے کر قبرس فتح کیا اور دنیا پر اپنی بحری قوت کی دھاک بٹھادی۔

اپنے رشتہ داروں کو حکومتی ذمہ داریاں دیں: آپ چوں کہ فطرتاً نرم مزاج تھے۔ اس لئے رشتہ داروں کو بھی حکومتی عہدے دیتے جس سے لوگ ناراض ہو؟ اور آپ کو شک کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔

بند مہروز تعمیر کروایا: اس سے مدینے کی سمت سے جو سیلاب آتا وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم ہوگیا اور لوگوں کی جان ومال محفوظ ہوگئے۔

بغاوت کو گنتی سے نہ کچلا: اس سے آپ کی حکومت ابتداء میں امن وسکون سے رہی لیکن بنتی نہ کرنے سے باغی گروہ کے حوصلے بڑھے اور آخر کار حکومت میں فتنے اٹھے۔

واقعات:

واقعہ نمبر۱: حضرت حذیفہؓ بن یمان فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ حضرت عثمان کے پاس جیش عسرہ میں امداد کیلئے آدمی بھیجا، حضرت عثمان نے دس ہزار دینار آپ کے پاس بھیج دیئے، وہ آپ کے سامنے ڈال دیئے گئے حضور اپنے دونوں ہاتھوں سے انہیں الٹتے پلٹتے جاتے تھے اس طرح پر کہ بھی آپ کے دونوں ہاتھوں کی پشت نمایاں ہوتیں اور بھی دونوں ہتھیلیاں یا بھی دیناروں کا نمبر والا حصہ اوپر ہوتا اور بھی مہر والا اور آپ حضرت عثمانؓ کو دعا دے رہے تھے اور فرما رہے تھے اے عثمانؓ! اللہ تیرے ہر اس گناہ کو جو تو نے چھپ کر یا علانیہ یا اپنے باطن میں کئے ہیں اور جو کچھ قیامت کے قائم ہونے تک ہونے والے ہوں اس کا تو اے اللہ مغفرت فرما دے۔ آدمی جب مرتا ہے اس کے لئے قیامت اسی دن سے قائم ہو جاتی ہے۔ من مات قامت قیامتہ، عثمان کو کوئی پرواہ نہیں اگر اس کے بعد کوئی عمل نہ کرے۔

واقعہ نمبر۲: حضرت ابو موی اشعری کہتے ہیں ایک روز رسول اکرم ﷺ مدینے کے ایک باغ میں تکیہ لگائے تشریف فرما تھے اور کڑی کو کیچڑ اور پانی میں گاڑ رہے تھے (یعنی شغل کے طور پر) اتنے میں ایک آدمی نے باغ کا دروازہ کھولنا چاہا۔

حضو ﷺ نے فرمایا" دروازہ کھول دو اور جنت کی بشارت دو۔ پھر ایک اور شخص نے دستک دی۔

حضو ﷺ نے فرمایا:" دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو"۔ دیکھا تو عمرؓ تھے۔ میں نے دروازہ کھول دیا۔ جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک اور شخص نے دستک دی۔ رسول اللہ ﷺ سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا:" دروازہ کھول دو اور آنے والے کو ان مصائب پر جو اس کو پہنچیں گے جنت کی بشارت دو"، دیکھا تو عثمانؓ تھے میں نے دروازہ کھول دیا اور ان کو جنت کی بشارت دی اور حضو ﷺ کے ارشاد سے آگاہ کیا۔

حضرت عثمان نے حضور کے ارشاد کو سن کر کہا۔ اے اللہ! مجھ کو صبر عطا فرما اور تو ہی مددگار ہے۔

واقعہ نمبر۳: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول ﷺ کوہ حرا پر ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ پہاڑ میں حرکت پیدا ہوئی۔ حضو ﷺ نے فرمایا۔" ٹھہر جا۔ تجھ پر نبی صدیق اور شہید کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

حوالہ جاتی کتب
حضرت علیؓ   ابن الشکور   حرا پبلیکیشن

خلافتِ راشدہ (حصہ چہارم)

حضرت علیؓ

(دورِ خلافت ۳۵ ہجری تا ۴۰ ہجری)

مقاصد:

اس سبق کے اختتام پر طلبہ انشاءاللہ اس قابل ہوسکیں گے کہ

۱۔ حضرت علیؓ کا تعارف اور بحیثیت خلیفہ انکے کردار کی وضاحت کر سکیں۔

۲۔ حضرت علیؓ کے دور خلافت اور انکے دور میں ہونے والی جنگوں کا تفصیلی جائزہ لے سکیں۔

۳۔ حضرت علیؓ کے نظام حکومت اور انکی شہادت کے واقعے کو بیان کر سکیں۔

طریقہ تدریس:

اس سبق کو پڑھانے کیلئے گروپ ڈسکشن ،تقریری طریقہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔مختلف طریقہ تدریس کا استعمال موضوع کو زیادہ موثر بناتا ہے اور طلبہ کی دلچسپی بھی موضوع میں آخر تک قائم رہتی ہے۔

منصوبہ بندی

پہلا دن: (حضرت علیؓ کا انتخاب،تعارف،دور خلافت)

آمادگی:

حضرت عثمانؓ کس طرح شہید ہوئے تھے؟

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد کس قسم کے حالات تھے؟

حضرت عثمانؓ کے بعد خلافت کیلئے کس کا انتخاب کیا گیا؟

آمادگی کے سوالات کے بعد طلبہ کو دو دو کے جوڑے میں حضرت علیؓ کی شخصیت کے بارے میں تعارف کے نکات تحریر کرنے کیلئے کہا جائے۔۳ منٹ کے بعد ہر pair سے یہ نکات سن لئے جائیں کوشش کی جائے کہ ہر گروپ ایک نیا نکتہ بتائے۔ایک جیسے نکات بار بار دہرائے نہ جائیں۔

۔حضرت علیؓ کے تعارف کے بعد استاد حضرت علیؓ کے مقام و مرتبہ کے حوالے سے واقعہ نمبر سنائیں۔

۔حضرت علیؓ کے دور خلافت کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کیلئے تقریری انداز اختیار کیا جائے۔تقریر کی تیاری کے لئے حوالہ جاتی کتب کی مدد لی جائے۔تقریر کے نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد کے حالات   ۲۔بیعت کا سلسلہ   ۳۔خانہ جنگی کا سلسلہ

ان نکات پر بچوں کو تفصیل سے معلومات فراہم کی جائیں اور تقریر کے اختتام پر موضوع سے متعلق چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھ کر طلبہ کی معلومات کا جائزہ لے لیا جائے۔

H.W: س نمبر۱ جز۔ i اور س۲

منصوبہ بندی

دوسرا دن : (جنگِ جمل، جنگِ صفین)

آمادگی ۔ جنگ جمل: جنگ جمل کے موضوع کیلئے استاد مندرجہ ذیل نکات پر اپنی تقریر تیار کریں اور طلبہ کو معلومات فراہم کریں۔

تقریر کے نکات:

۱۔حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ لینے کا مطالبہ ۲۔نامعلوم قاتلوں کے خلاف کاروائی نہ ہوسکی۔ ۳۔شام کے علاقے میں ہونے والی بغاوت

۴۔حضرت علیؓ کے خلاف بدگمانی کا پھیلنا۔ ۵۔بصرہ کے مقام پہ فوج کا جمع ہوتا۔ ۶۔جنگ سے پہلے گفتگو اور تصفیہ کی امید

۷۔دوسرے فریق کی بدعہدی ۸۔جنگ کا فیصلہ حضرت علیؓ کے حق میں

ان نکات میں تقریر کے بعد طلبہ کو موضوع سے متعلق سوالات کا موقع دیا جائے۔

جنگ صفین:

تقریر کے نکات درج ذیل ہیں:

۱۔حضرت علیؓ کا امیر معاویہ کو پیغام ۲۔حضرت علیؓ کا فوج لے کر شام کی طرف روانگی ۳۔مصالحت کی ناکام کوشش اور جنگ کا آغاز

۴۔جنگ بندی ۵۔حضرت علیؓ اور امیر معاویہ کی معزولی کا فیصل ۶۔فیصلہ سے انحراف

ان نکات پر تقریر کرنے کے بعد طلبہ کو موضوع سے متعلق سوالات کی اجازت دی جائے۔تقاریر کے نکات کی وضاحت اور جنگ کا نقشہ کھینچنے کے لئے ضروری ہے کہ حوالہ جاتی کتب سے ضرور مدد لی جائے۔

H.W سوال نمبر(1) جز (iii) ، سوال نمبر(۵) جز (i)(iii)

تیسرا دن: (جنگ یرموک نہروان، شہادت اور نظام حکومت)

آمادگی: اعادے کے سوالات کے ذریعے

س ا: جنگ جمل کیوں ہوئی تھی؟ س ۲: جنگ جمل کا اختتام کسطرح ہوا تھا؟ س ۳: جنگ صفین کی وجوہات کیا تھیں؟ س ۴: جنگ صفین میں کیا فیصلہ ہوا تھا؟

ان سوالات کے بعد طلبہ کو جنگ نہروان کے بارے میں تقریری انداز میں معلومات فراہم کی جائیں تقریر کے نکات درج ذیل ہیں۔

جنگ نہروان:

۱۔حضرت علیؓ کے خلاف بغاوت ۲۔عبداللہ بن وہب کے ہاتھ پر بیعت ۳۔خارجیوں کے خلاف معرکہ

جنگ نہروان پر تقریر کے بعد طلبہ کو سوالات کا موقع دیا جائے اور سوال وجواب کے بعد استاد طلبہ سے مندرجہ ذیل سوالات کر کے انکی معلومات کی جانچ کرلیں۔

۱۔ حضرت علیؓ کے ان اقدامات کی وجہ کیا تھی؟ ۲۔جنگ جمل میں شام کے بجائے بصرہ کا رخ کیا؟ ۳۔جنگ جمل میں فتح ہوجانے کے باوجود مال لوٹنے اور تعاقب کرنے سے منع کیا۔

ان سوالات کے بعد طلبہ کو شہادت حضرت علیؓ کے واقعات وحالات بتائے جائے۔

۱۔جنگ نہروان کے بعد خارجیوں کے زور کا خاتمہ ۲۔تین خارجیوں کا حضرت علیؓ، امیر معاویہؓ اور عمرو بن العاصؓ کے قتل کا فیصلہ

۳۔حضرت علیؓ کی شہادت اور خلافت راشدہ کا خاتمہ

حضرت علیؓ کی شہادت سے متعلق تقریر کے بعد حضرت علیؓ کے نظام حکومت کے بارے میں طلبہ سے تبادلۂ خیال کیا جائے اس مقصد کے لئے طلبہ کو دو دو کے گردہ میں حضرت علیؓ کے نظام حکومت سے متعلق کوئی دو نکات تحریر کرنے کا کام دیا جائے۔۵ منٹ کے بعد ہر گردہ سے اس کے نکات باری باری پوچھ لئے جائیں اس طرح طلبہ کی طرف سے تمام نکات آنے کے بعد استاد ان نکات کو جمع کر کے ایک خلاصہ بیان کر دے جس سے کہ نظام حکومت کا ایک واضح نقشہ سامنے آجائے۔

نظام حکومت سے متعلق ان نکات کو مدنظر رکھا جائے۔

۱۔دور خلافت بے حد پر آشوب اور ہنگامہ خیز رہا اس کے باوجود نظام حکومت کو بہتر بنانے کے بہترین اقدامات کیے گئے۔

۲۔احتساب کے معاملے میں سختی برتنا۔ ۳۔بیت المال کے حساب میں حد درجہ احتیاط اور سختی

۴۔مدینہ کو دارالحکومت بنانے کے بجائے کوفہ دارالحکومت بنانا۔ ۵۔داخلی امن وامان کی صورتحال

۶۔محاصل اور مال گزاری کے شعبوں میں اصطلاحات س ۷۔فوجی چوکیوں کا قیام او قلعے کی تعمیر ۸۔بغاوتوں پر کامیابی

H.W سوال نمبر ا ۔ جز (iv)(v)(vi) ، سوال نمبر ۳ ، سوال نمبر ۴

منصوبہ بندی

چوتھادن (بحیثیت خلیفہ سیرت وکردار، گروپ ڈسکشن)

آمادگی: (بذریعہ گروپ درک)

طلبہ کو چار چار کے گروہ میں تقسیم کر کے حضرت علی کے بحیثیت خلیفہ سیرت وکردار کے حوالے سے نکات تحریر کرنے کیلئے کہا جائے۔ ۵ منٹ کے بعد ان نکات کو ہر گروہ سے باری باری سن لیا جائے۔

گروپ ڈسکشن: طلبہ کو ۷، ۷ کے گروہ میں تقسیم کر کے مندرجہ ذیل موضوعات کے بارے میں پانچ پانچ نکات تحریر کرنے کو کہا جائے۔

۱۔ حضرت علیؓ کو بحیثیت خلیفہ کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ ۲۔ مسلمانوں کا مسلمانوں کے خلاف صف آراء ہونے کی وجوہات کیا تھیں؟

ان موضوعات پر گروپ ڈسکشن کے بعد طلبہ سے نکات کن لئے جائیں۔

C.W: گروپ ڈسکشن H.W: س۶ اور س۵

مشقی کام

سوال نمبر۱ : ۱۔ حضرت علیؓ صحابہ اکرام میں سب سے زیادہ فصیح وبلیغ اور اعلیٰ درجہ کے خطیب سمجھے جاتے تھے۔

۲۔ لکھنا، پڑھنا جانتے تھے علم وفضل میں یکتا تھے، شجاعت وبہادری میں بھی انکا نمایاں مقام تھا۔

۳۔ غزوہ بدر اور احد میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے۔

۴۔ غزوہ خیبر میں حضرت علیؓ کے ہاتھوں ہی اللہ نے فتح عطا فرمائی۔

۵۔ اس موقع پر حیدر کا لقب ملا۔

۶۔ صرف نو برس کی عمر میں اسلام قبول کیا اور آپ اسلام قبول کرنے والے تیسرے فرد تھے۔

(ii) جنگ نہروان کے بعد خارجیوں کا زور ٹوٹ گیا مگر اس فرقے کے تین بچ جانے والے افراد نے تمام صورتحال کا ذمہ دار حضرت علیؓ، امیر معاویہ اور عمرو بن العاصؓ کو قرار دیا اور تینوں کے قتل کا فیصلہ کیا۔ اس حملے میں حضرت علیؓ کے سر پر گہرا زخم آیا اور اس زخم کی وجہ سے چند دن بعد ۱۲ رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو حضرت علیؓ نے شہادت پائی۔

(iii) جنگ جمل دراصل حضرت عثمان کے خون کا بدلہ لینے کے مطالبے میں جلد بازی کی وجہ سے ہوئی اس سے پہلے کہ حضرت علیؓ قصاص کے سلسلے میں کچھ کرتے شام کی طرف سے ہونے والی بغاوت نے حالات بگاڑ دیے اور آپ کو قصاص کا معاملہ چھوڑ کر بغاوت سے نمٹنے کی تیاری کرنا پڑی۔ جو افراد قصاص کا مطالبہ کر رہے تھے وہ حضرت علی کی ان مجبوریوں کو نہ مجھ سکے اور انکو یہ بدگمانی ہوئی کہ آپ قصاص لینے سے کترا رہے ہیں ان افراد نے حضرت علیؓ پر دباؤ ڈالنے کیلئے بصرہ کے قریب فوج جمع کر لی جسکی وجہ سے حضرت علیؓ بجائے شام جانے کے بصرہ پہنچے اور اس کے نتیجے میں جنگ جمل ہوئی۔

(iv) حضرت علی کے دور خلافت کی نمایاں باتیں:

۱۔ جگہ جگہ بغاوتوں کا سامنا کرنا پڑا، پورا درخانہ جنگی کا رہا۔ دور خلافت میں پہلی مرتبہ لوگوں کی بڑی تعداد نے خلیفہ کی بیعت سے انکار کیا۔

۲۔ صاحب رائے افراد بھی صورتحال کے حوالے سے ابہام کا شکار ہے۔ ۳۔ مدینہ کی حرمت کو برقرار رکھنے کے لئے کوف کو دارالحکومت بنایا۔

۴۔ امن وامان کی صورتحال کو قابو میں رکھا۔ ۵۔ عوام سے رابطہ کو مضبوط گیا۔ ۶۔ فوجی فلاح میں بہترین اصلاحات کیں۔

(v) جنگ نہروان جنگ صفین کے فیصلے کے نتیجے میں ہوئی۔ جنگ صفین میں یہ فیصلہ ہوا کہ دو افراد کو حکم بنایا جائے گا اس فیصلے کو حضرت علیؓ کی فوج کے بعض افراد نے کفر قرار دیا کیونکہ انکا موقف تھا کہ فیصلہ کا حق صرف اللہ کو ہے۔ انسانوں کے فیصلے پر راضی ہونا کفر ہے۔ اس بغاوت نے خارجیوں کے گروہ کو تشکیل دیا جس کا سربراہ عبداللہ بن وہب تھا ان افراد نے نہروان کے مقام پر حضرت علیؓ کی فوجوں کے ساتھ ایک خونریز جنگ لڑی اور شکست کھائی اور ساری فوج ماری گئی۔

(vi) حضرت علیؓ نے حکومتی اہلکاروں کی عمرانی اور احتساب کے معاملے میں سختی برتی۔ کئی گورنروں کو عوام کی شکایات پر ان کے عہدوں سے معزول کیا بیت المال کے حساب کتاب کے بارے میں حضرت علیؓ بے حد محتاط رہے اور حکومتی ملازمین سے بھی سختی سے حساب لیتے تھے۔ اس معاملے میں ذرا برابر بھی نرمی نہ کی ملکی انتظام کے

سلسلے میں ایک اہم قدم مدینہ کے بجائے کوفہ کو دارالحکومت بنانے کے فیصلے کا تھا کہ سیاسی شورشوں کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کے شہر کی حرمت پامال نہ ہو۔ مال گزاری اور محاصل کے شعبوں میں بھی بہترین اصلاحات کی۔ فوجی انتظامات کے سلسلے میں فوجی چوکیاں اور دفاعی ضروریات سے کئی قلعے تعمیر کرائے۔

سوال نمبر۲ :

(i) خاندان بنو ہاشم (ii) کنیت: ابوالحسن (iii) لقب: اسداللہ (iv) رسول اللہ سے رشتہ: چچازاد بھائی اور داماد (v) کب اسلام قبول کیا: نو برس کی عمر میں

(vi) دو نمایاں خصوصیات: اعلیٰ درجہ کے خطیب، شجاعت و بہادری میں نمایاں مقام (vii) کب خلیفہ بنے: ۲۱ ذی الحجہ ۳۵ ہجری

(viii) دورِ خلافت کتنا رہا: پانچ سال (ix) کب شہادت پائی: ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ ہجری

(x) دورِ خلافت کی نمایاں بات: مسلمانوں میں تفرقہ، خانہ جنگی کی کیفیت

سوال نمبر۳

(i) کیونکہ بصرہ میں حضرت علیؓ کے قصاص کا بدلہ لینے والے افراد جنگ کی تیاریوں کے ساتھ پہنچ گئے تھے اس لئے پہلے یہ ضروری تھا اس معاملے سے پہلے نمٹا جائے۔

(ii) خارجیوں کے خلاف فوجی کاروائی اس لئے کرنی پڑی کیونکہ یہ انکا فتنہ ختم کرنے کے لئے ضروری تھا یہ گروہ اپنے سوا تمام افراد کو کافر کہتا تھا اور سب کو واجب القتل قرار دے کر امن و امان کی صورتحال کو بے حد خراب کر دیا تھا۔

(iii) بیت المال حکومت کے پاس عوام کی امانت ہوتی ہے۔ اس معاملے میں مسلمانوں میں کچھ لاپرواہی پیدا ہوئی تھی۔ لہٰذا آپؓ نے بیت المال کے حساب کتاب میں ذرہ برابر نرمی نہیں برتی۔

(iv) مدینہ کے بجائے کوفہ کا دارالحکومت اس لئے بنایا کہ سیاسی شورشوں کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کے شہر کی حرمت پامال نہ ہو۔

(v) یہ جنگ مسلمانوں کے درمیان غلط فہمی کے نتیجے میں ہوئی تھی لہٰذا فاتح اور مفتوح کے احکامات یہاں لاگو نہیں ہوتے ہیں۔

سوال نمبر۴: خالی جگہ پر کریں:

(i) عبداللہ بن وہب (ii) جمل (iii) شام (iv) رجب ۶۳ (v) حضرت عائشہؓ (vi) ۳۷ ہجری (vii) عمر بن العاصؓ اور حضرت ابوموسیٰ۔

(viii) خارجی (ix) خارجیوں (x) خارجیوں

سوال نمبر۵:

سوال نمبر۶: یہ سوال کتاب کے نئے ایڈیشن میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

گروپ ڈسکشن:

(i) حضرت علیؓ کو بحیثیت خلیفہ کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

۱۔ حضرت علیؓ کی بیعت کا مسئلہ سرفہرست تھا کیونکہ امیر معاویہ نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ۲۔ جگہ جگہ بغاوت سے نمٹنا پڑ رہا تھا۔

۳۔ مسلمانوں کا مسلمانوں کے خلاف صف آراء ہونے کا مسئلہ ۴۔ مصالحت کی تمام کوششیں ناکام ہو جانا۔ ۵۔ خارجیوں کا ظہور اور ان کی سرکوبی

(ii) ۱۔ کچھ سازشی عناصر نے مسلمانوں کے آپس کے اختلافات کو بہت بڑھایا۔ ۲۔ جذباتی اور ہنگامی فضاء کا پیدا ہونا ۳۔ ہنگامی حالات کی وجہ سے مسلمانوں کے کچھ غلط فیصلے ہوئے۔ ۴۔ صورتحال کے غیر واضح ہونا اور جلد بازی کے فیصلے ہونا۔ ۵۔ عصبیتی جذبات سے کام لینا۔

اقتباس نمبر۱:

سرور عالم ﷺ کے مکہ سے ہجرت کر جانے کے تین دن بعد تک علیؓ لوگوں کی امانتیں واپس لوٹاتے رہے اور اس کام سے فارغ ہونے کے بعد یکایک پس پردہ چلے گئے پھر کسی نے انہیں مکہ میں نہ دیکھا۔ قریش نے بھی ان کی گم شدگی کو درخورِ اعتنا نہ سمجھا کیونکہ ان کی تمام تر توجہ کا مرکز صرف سرورِ عالم ﷺ کی گرفتاری تھا۔ ربیع الاول ۱ھ کا پہلا عشرہ تھا اور سرورِ عالم ﷺ ہجرت کے بعد ابھی تک قبا میں ہی تشریف فرما تھے کہ ایک دن آپ نے علیؓ کو یکایک اپنے سامنے موجود پایا۔ شکستہ اور میلا لباس، اترا ہوا چہرہ، زخمی پاؤں پھٹے ہوئے تلوے، لیکن آنکھوں میں دلی مسرت کی چمک نمایاں تھی۔

حضرت علیؓ کو یوں غیر متوقع طور پر اپنے سامنے پا کر سرورِ عالم ﷺ کے سینہ مبارک سے ان کے لئے محبت اور شفقت کا ایک طوفان امنڈ پڑا۔ آپ نے بے اختیار آگے بڑھ کر انہیں اپنے سینۂ مبارک سے لگا لیا۔ اور دیر تک پیار کرتے رہے۔ علیؓ کے پائے نگار اور حالت زار دیکھ کر رحمۃ للعالمین ﷺ کے قلب شفیق میں ان کے لئے محبت کی لہریں اٹھنے لگیں اور چشم مبارک سے آنسو بہہ نکلے۔ آپ کی اس جذباتی کیفیت کو دیکھ کر حاضرین پر بھی رقت طاری ہوگئی اور فضا میں دیر تک خاموشی طاری رہی۔

لوگوں کی امانتیں واپس کرنے کے بعد حضرت علیؓ نے مکہ مکرمہ سے یثرب جانے والی شاہراہ پر اس طرح سفر کیا کہ کپڑے سے منہ چھپائے، کمر سے تلوار لٹکائے، رات کی تاریکی میں نہایت احتیاط سے قدم رکھتے ہوئے محوِ سفر ہوتے۔ اور دن کی روشنی میں چھپے رہتے تھے۔ اب اس قدر طویل سفر کرنے کے بعد نہایت خستہ حالت میں قبا میں پہنچ کر اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہوگئے تھے۔ یہ سارا سفر انہوں نے تن تنہا اور پاپیادہ طے کیا تھا اس لئے پاؤں پھٹ گئے تھے جنہیں دیکھ کر سرورِ عالم ﷺ پر رقت طاری ہوئی تھی جب آپ کی طبیعت ذرا سنبھلی تو آپ نے اپنا لعاب دہن ان کے پاؤں پر لگایا جس سے ان کے پاؤں بالکل ٹھیک ہوگئے اور اس کے بعد پھر انہیں ایسی تکلیف کبھی نہ ہوئی۔ سرورِ عالم ﷺ نے حضرت علیؓ کو بھی حضرت کلثوم بن ہدم کے مکان پر اپنے ساتھ ہی ٹھہرایا۔ تاکہ آپ کی رفاقت سے محروم نہ رہیں اور اس کا سبب آپ کی وہ محبت تھی جو آپ کو علیؓ سے تھی۔

واقعہ نمبر ۲:

تبوک کے موقع پر مکمل جنگی تیاریوں کے بعد جب ۹ ہجری میں تیس ہزار مجاہدین مدینہ کے شمال میں تین میل کے فاصلے پر مقام جرف میں جمع ہوگئے تاکہ سالار لشکر خود اس لشکر کا معائنہ کرسکیں۔ سرورِ عالم ﷺ لشکر میں موجود تھے کہ حضرت علیؓ خلاف توقع ان کی خدمت میں حاضر ہوئے حالانکہ آپ انہیں مدینہ میں اہل بیت کی نگرانی کے لئے چھوڑ آئے تھے۔ انہیں اس طرح غیر متوقع اپنے سامنے دیکھ کر سرورِ عالم ﷺ نے دریافت فرمایا: علیؓ۔۔۔۔۔۔تم یہاں؟''

علیؓ: 'ہاں۔ یا رسول اللہ

سرورِ عالم ﷺ: ''کیوں؟

علیؓ: یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں آپ مجھ سے ناراض ہوگئے ہیں اسی لئے مجھے عورتوں اور بچوں کی نگہبانی کے لئے پیچھے چھوڑ رہے ہیں'

سرورِ عالم ﷺ کے روئے انوار پر ہلکا سا تبسم نمایاں ہوا اور آپ نے فرمایا! علیؓ۔ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

علیؓ کی پریشانی جاتی رہی۔ مسرت کی لہریں اٹھنے لگیں اور آپ شاداں و فرحاں واپس مدینہ کی طرف چل دیئے۔ ادھر لشکر اسلام تبوک میں پہنچ کر خیمہ زن ہوگیا اور بیس دن تک وہاں موجود رہا لیکن نہ غسانیوں کو اس پر حملہ کرنے کی جرأت ہوئی اور نہ قیصری فوجوں کا نشان تک دکھائی دیا۔ ان سب پر دہشت طاری ہوئی تھی اور وہ یہ سوچ کر بدحواس ہو رہے تھے کہ یہ مسلمان کس قدر رنڈر ہیں جو اپنے مرکز سے سینکڑوں میل دور خود ہماری سرحدوں کے اندر اس بے باکی سے آبیٹھے ہیں گویا موت وحیات ان کے نزدیک ایک کھیل تماشہ ہے۔

رہنما اساتذہ برائے اسلامیات

ہمارا مشن

انسانی فکر کے تمام زاویوں کو اسلامی بنیادوں پر نئے سرے سے استوار کرنے کے لئے
تعلیمی میدان میں سرگرم افراد کو بصیرت فراہم کرنا

ایجوکیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ

eri

Educational Research Institute

F-77 Block B , North Nazimabad Karachi

Phone: 021-3664151, Fax: 021-36626236

Email: contact@eri.edu.pk

Website: www.eri.edu.pk